BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224740
UNIVERSAL
LIBRARY

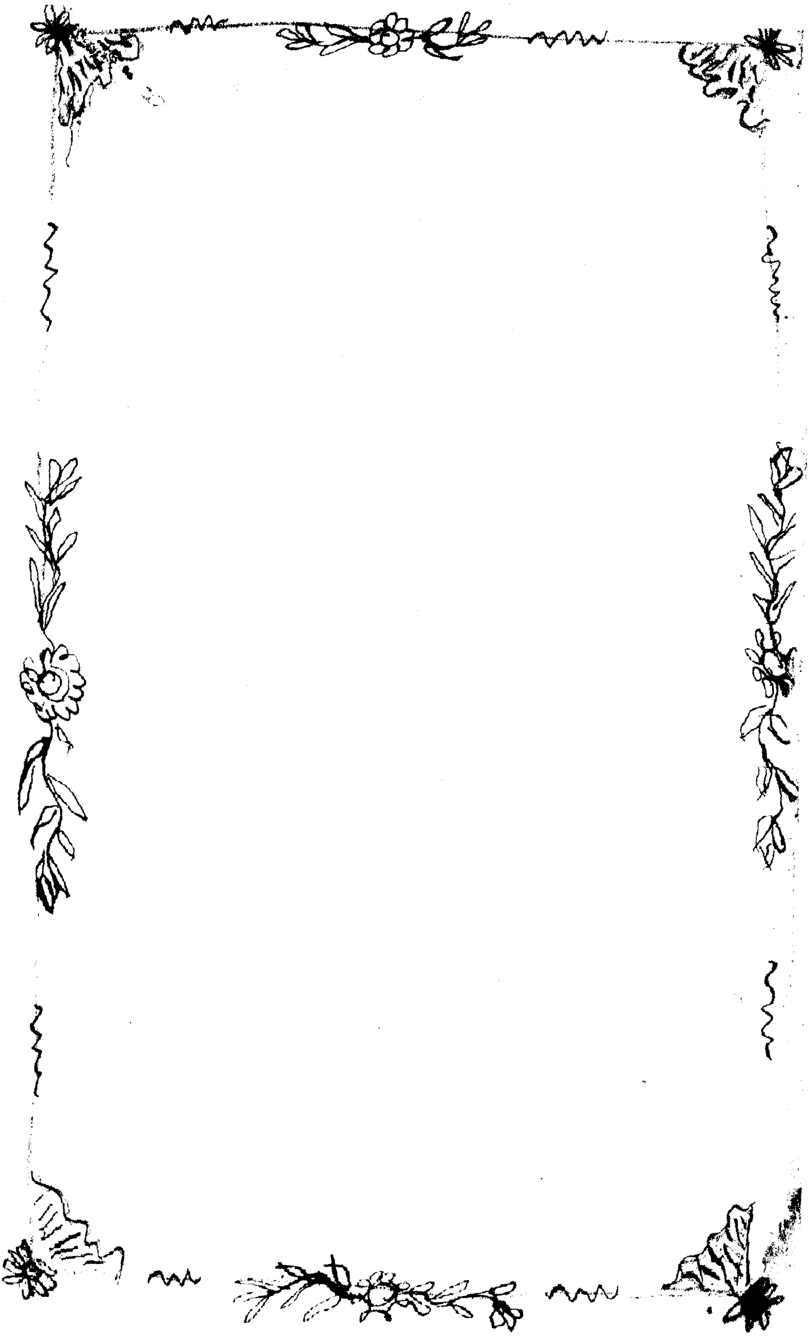

دو پیکر

یعنے

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر و تانیث کی دریافت میں جسمیں ۱۵۰۰ مستثنےٰ
اور خلاف قیاس الفاظ اور انکی نظیریں حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہین

مصنفہٗ

ظہیر الدین احمد خان بہادر

یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورہٗ

ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن

کلکتہ

طبع اول

DO-PAIKER

OR

AN URDU GRAMMAR TREATING SPECIALLY ON THE DISTINCTION BETWEEN THE MASCULINE AND FEMININE GENDERS, WITH 1500 EXCEPTIONS WITH THEIR EXAMPLES ALPHABETICALLY ARRANGED.

BY

ZAHIR-UD-DIN AHMAD KHAN BAHADUR

a member of the Carnatic Royal Family.

AS APPROVED OF BY

The Director of Public Instruction.

Calcutta.

First Edition

صحیح

Checked 19

فہرست ابواب دوپیکر

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
دیباچہ	۶	باب الف	۲۶	باب صاد مہملہ	۸۰
پابندی اول	۷	باب بای موحدہ	۳۴	باب ضاد معجمہ	۸۲
پابندی دوم	۸	باب بای پارسی	۴۰	باب طای مہملہ	〃
پابندی سوم	〃	باب تای فوقانی	۴۴	باب ظای معجمہ	۸۳
پابندی چہارم	〃	باب تای ہندی	۴۷	باب عین مہملہ	〃
پابندی پنجم	۹	باب ثای مثلثہ	۴۸	باب غین معجمہ	۸۶
پابندی ششم	〃	باب جیم عربی	〃	باب فا	〃
پابندی ہفتم	〃	باب جیم فارسی	۵۲	باب قاف	۸۸
پابندی ہشتم	۱۰	باب حای حطی	۵۵	باب کاف عربی	۹۱
تنبیہات	〃	باب خای معجمہ	۵۷	باب کاف فارسی	۹۵
قانونات	۱۲	باب دال مہملہ	۶۰	باب لام	۹۹
کلیات	۱۵	باب دال ہندی	۶۵	باب میم	۱۰۱
اوزان مصادر و اسمای عربی		باب ذال معجمہ	〃	باب نون	۱۰۸
مذکر	۱۹	باب رای مہملہ	۶۶	باب واو	۱۱۳
مونث	۲۱	باب زای ہوز	۶۹	باب ہای ہوز	۱۱۴
استعمال لفظ نے	۲۲	باب سین مہملہ	۷۱	باب یای تحتانی	۱۱۶
نظائر الفاظ	۲۶	باب شین معجمہ	۷۷	تمت	

تقریظ

رشحۂ خامۂ تفضل شمامہ مولانا واولانا مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی غازی پوری دام مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان فجعل منہ الزوجین الذکر والانثی + والصلوۃ علی خیر خلقہ محمد المصطفی وآلہ المجتبی واصحابہ المقتدی + اما بعد المنۃ للہ کہ اس زمان فرحت توامان مین عجب معشوقۂ دلفریب نے حسن وجمال اپنا دکھایا ہی + طرفہ غنج ودلال سے منصۂ شہود پر جلوہ فرمایا ہی + نئی نئی ادائین ہین طرح طرح کے ناز ہین + عجیب عجیب کرشمے ہین کیسے کیسے انداز ہین + دیدہ ورونکو حیرت ہی نظر بازون کو حیرانی ہی + کہ خدایا یہ جادو ہی یا طلسم ہی یا کوئی شکل روحانی ہی + کوئی کہتا ہی کہ پری ہی + لیکن عیب سے بری ہی + وہ جسم نار ہی یہ ہیکل نورانی ہی + کوئی کہتا ہی کہ حور ہی + مگر دور از قصور ہی + وہ مایۂ عیش جسمانی ہی یہ سرمایۂ فیض روحانی ہی + جل جلالہ کیا شاہد طناز شوخ دلنواز سراپا انداز رشک ناہید غیرت ماہ وخورشید ہی کہ ایسی صورت دلچسپ خرد افروز نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ + جس نے اس عروس زیبا خریدۂ رعنا کو ایک نظر دیکھا ہی ہر شب اوس کی شب برات ہی ہر روز اوس کا روز عید ہی + جس کی اوس پر نگاہ پڑی ہی اور اوس کے حسن ترکیب مین طبیعت جس کی لڑی ہی اوسی کا محو نظارہ ہی اوسی شاہد کا شہید ہی + عیش رغید ہی + گنجینۂ مقصد کی کلید ہی + یوسف مصری ہی ماہ عید ہی + ہر شخص اوس کا طالب ہی + سب کا اقصای مطالب ہی + تمام عالم در پئے خریداری ہی ہر سواد مس کی دیدہ وادیدہ ہی + سبحان اللہ باد بہاری ایام فرحت انجام نے گلشن عالم مین کس لطف کا یہ گل کھلایا ہی جس کی شمیم روح افزا سے مشام جان جہان وعالم روحانی سراسر معطر ہی + اور دماغ مشتاقان معانی

حقہ مشک و عنبر۔ بارک اللہ چمن آرائے گلستان فضل و کمال نے حدیقۂ گیتی مین کیا خوب یہ شجرۂ آمال نہال طوبیٰ
مثال جمایا ہی کہ بر و بار عدیم المثال اوس کا لذت بخش مذاق طالبان علم و ہنر ہی۔ اور ہر شاخ پر برگ و بار
اوس کی ساحت امید اہل زبان پر سایہ گستر۔ بس بس اے خامۂ کج مج بیان و اے قلم مقطوع اللسان جاے
ادب ہی نہ محل بیہودہ شور و شغب۔ کنایات تیری بے محل ہین اور تشبیہات تیری مبتذل۔ مشبہ تو اعلے
و افضل ہی اور مشبہ بہ اخس و ارذل۔ ہوش مین آ۔ ہوشیار ہو جا۔ کہ ایک مطبوع خاص و عام نخبۂ ایام برگزیدۂ
انام یکتاے روزگار خلاصۂ عصار زبدۂ ادوار الیل و نہار نے یہ کتاب مسرت انتساب چشمۂ فیض عام منبع افادات
تام تحقیق تذکیر و تانیث زبان اردو مین تصنیف فرمائی ہی۔ قوت طبع رسا دکھائی ہی۔ در حقیقت تصنیف ہی۔
نہایت لطیف ہی۔ نتایج افکار سابقین کا انتخاب نہین۔ کسی ذخیرے کا اخذ و انتہاب نہین۔ صرف مصنف
عالی وقار والا تبار کی طبیعت کی آمد ہی۔ راست راست کہتا ہون کہ یہ کلمہ خالی از خوشامد ہی۔ اس ربط و ضبط
سے بیان قواعد کلیہ زبان اردو کا میری نظر سے نہین گذرا ہی۔ ایسا نظم و نسق اس گفتگو کا مین نے نہ دیکھا ہی
[illegible] چشم بد دور کیا تجسس ہی کیا تلاش ہی۔ آفرین صد آفرین شاباش ہی شاباش ہی۔ حق تو یہ ہی کہ مصنف
عالی طبع نے ایسے قوانین کلیہ ضبط کیے ہین۔ کہ فرا و سیبویہ کے نام مٹا دیے ہین۔ آج بازار مبرد کا سرد ہوا
خلیل و کسائی کے کھیت پر پالا پڑ گیا۔ شستگی تحریر لائق تقریر نہین۔ جیسی کچھ تقریر ہی محتاج بہ تحریر نہین۔
کیا شیرین زبانی ہی۔ کس درجے کی عذوبت بیانی ہی۔ واہ کیا بات ہی۔ ہر لفظ مصری کی ڈلی ہی ہر فقرہ
کوزۂ نبات ہی۔ لکھنؤ والون کے دانت کھٹے ہوے۔ اہل دہلی پھیکے پڑ گئے۔ مدراسیون کی کیا کائنات ہی۔
اللہ جل شانہ اس نو رس نہال یکتائی کو لذت بخش مذاق خاص و عام کرے۔ اور مصنف والا دودمان کو
فیض رسان عالم رکھے۔ عمر و دولت مین ترقی بخشے۔ آمین یا رب العالمین آمین۔ فقط

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

دیباچہ

مطبع مصطفائی مصطفی میں طبع ہوا
کارخانہ مصطفا محمد خان صاحب ۱۲۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس مقدس پاک کو لائق ہی جس نے اپنے حبیب کے سے جناب کو سارے ذکور و اناث کا وسیلہ دین و دنیا اور شافع یوم الجزا ٹھہرایا نعت اوس سرور لولاک کو سزاوار ہی جس نے زن و مرد کو خداے بزرگ و برتر کے پہچاننے کا راستہ بتایا اللہم صل علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ صلوٰۃ طیبا دائما ابدا ذکل معلوم لک

اما بعد کہتا ہی ہیچمدان ظہیر الدین احمد خان بن نواب مولانا مولوی محمد خیر الدین خان بہادر محمود جنگ بن مرشدنا ومولانا افضل العلما اکمل الکملا نواب مولوی محمد خان عالم خان بہادر تہور جنگ ساکن مدراس صینت اسیاکر حال متوطن حیدرآباد فرخندہ بنیاد صانہا اللہ عن الشر والفساد کہ یہ ایک سالہ ہی دستگیر نام جس مین مینے چند قوانین مذکر و مونث کی دریافت کرنے مین درج کیے ہین اور جو الفاظ بلحاظ اون قوانین کے ٹھیک نہین ہو سکتے اور الگ الگ یا مذکر یا مونث مستعمل ہوتے تھے جیسے احتیاج کا مونث ہونا یا بخلاف اون قوانین کے برتے جاتے تھے جیسے پانی کا مذکر ہونا یا ہر دو صورت پر استعمال مین آتے تھے چنانچہ فکر کا مذکر و مونث دونون ہونا یا جدا جدا معنون سے جدی جنس قرار پاتے تھے اون سب کی مثالین آخر رسالے مین لکھی ہین اور جن لفظون مین اشتباہ ہوتا تھا اون کے معنے اور اعراب بھی اس غرض سے لکھدیے کہ جنس لفظ کی دریافت مین خوض و غور معانی کی

ضرورت باقی نہ ہے جیسے خَم اور خُم وغیرہ ہان باوجود اتنی تصدیع گوارا کرنے اور مشقت شاقہ رسالے لکھنے کے شاذ و شاذ کلام بعضے کم مایہ اور قصیر الاعتبار شاعرون کی کہ ہند مین اہل لسان کہلاتے تھے اور صاحب تصنیف مقبول ہو گئے ہین کہین کہین جو بمثال مین لکھے ہین محض اتنے لیے کہ کسی استاد معتبر سے دلیل ملی نہین اور منظور یہی تھا کہ الفاظ کے استعمال سے آگاہی ہو جائے کیون کہ قلت فرصت نے نہایت اور دوستون کی جلدی اور تقاضے نا اتمام بغایت تھا اور دہلی اور لکھنؤ کے معتبر شاعرون مین جن جن کی اختلاف ہے اوس مین ہیچمدان معذور ہے— اب ناظرین سے امید ہے کہ خطا و تقصیر کو ذیل عفو و اصلاح سے مستور کرین اور عاصی کو دعاے خیر سے یاد و شاد فرماتے رہین سعدی چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و ہفتاد عیب دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر +

جاننا چاہیے کہ مصنف نے اس رسالے مین جہد بلیغ اس معنے کی کی ہے کہ ہر ہر لفظ کی مثال اوس کی تذکیر یا تانیث پر صاف دلالت کرتی رہے اور اگر یہ بات حسب دلخواہ میسر نہوئی تو اس کے حصول کے لیے چند پابندیان اپنے اوپر لازم کر لین اور در صورت احتمال اون سے بھی احتراز کیا—

پابندی اول

ہر مثال مین لحاظ اس کا کیا گیا کہ لفظ مذکر الف مین تمام ہوتا ہے اور مونث یاے معروف مین اگر دونون کا احتمال ہوا کنارہ کیا مومن یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا + کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا + یہان تھا اور تھی دونون ہو سکتے تھے اور غزل نہ ہونے سے لیے ردیف کی بھی بن نہین پڑتی تھی مگر جب ایک لفظ کی تذکیر یا تانیث ثابت ہوئی پھر مضائقہ نہین دیکھا آتش بوسہ لب کا مزہ لیکے پیا ہے مین نے حلق سے میرے ہے جب شربت عناب و ترا + چون کہ اس بیت سے شربت کا مذکر ہونا ثابت ہے پھر پرہیز بھی التزاماً مذکر ٹھہرا— ایسا ہی مومن مانا بھی کہ یہ ہی رنگ رو تھا + ایسا ہی وہ چہرۂ نکو تھا + چون کہ چہرہ حسب قانون بسبب ہاے مختفی مذکر ہوا رنگ کا مذکر ہونا لازم ہے— پس جہان کہین اس طرح کی مثالین

نظر سے گذرین غور و تامل انصاف دوستون کی طبع سلیم پر حوالہ ہی۔

پابندی دوم

امانت گالون پہ نہین اوس کی نشان سبزۂ خط کا + اوڑتے کوہین پر حسن کے شہباز نے کھولے
یہان اگر لفظ پر مذکر نہوتا لازم آتا کہ صورت جمع مین کھولین ہوا اور اس سے ردیف و لحاظ دوسرے مصرعون
کا برجا رہنا معلوم لیکن شعراے ہندوستان جو بڑے اوستاد ہین اون سے قوافی مین جمع و واحد صیغون مین
ایسی ایسی غلطیان سرزد ہوئی ہین کہ اون پر عمل کرنا کیسا بلکہ احتراز واجب ہی چنانچہ آتش معرفت
مین تیری ذات پاک کی + اوڑتے ہین ہوش و حواس ادراک کے + جس کا مطلع اولی ہی سے جاون
کیون کرین بلائے اوس بت دلخواہ کے + بن طلب کوئی نہین پوہنچا حضور اللہ کے + مومن کنا جگہہ
تھی کثرت آفات کی + ہم نشین ہین جسمع اوس بدذات کے + لہذا احتیاطاً اون سے حذر کیا۔
ایسا ہی قافیہ تذکیر و تانیث بتاتا ہی مومن ہوس احت آہ کیا کیا تھی + لے گئے بخت خواب میرا بھی۔

پابندی سوم

وزن شعر مومن نے گنہ مجھکو ستایا اوس نے + اف نکی تو بھی جلایا اوس نے + یہان لفظ اف کو مذکر قرار دینا
ممکن نہین ایسا ہی مومن بھر دیے کان اوس سراپا ناز کے + خاک منہ مین تفرقہ انداز کے وقس علے ہذا۔

پابندی چہارم

الفاظ جو مذکر یا مونث لکھے جاتے ہین یعنے جن کا مذکر یا مونث ہونا محض تحریر ہی سے پایا جاتا ہی یہ کہنا
ممکن ہی کہ سہو کاتب سے یون لکھا گیا لہذا امثال مین لکھنے سے حذر کیا چنانچہ اسیر و تمامی ذخت زر ہی
گنج زر برسات مین + ہن برستا ہی مرے ساقی کے گھر برسات مین + مومن صدا نکلتی ہے ملکر
ہوا سے کیا ہو فرق + کہ بانگ خندۂ گل ہی کہ نالہاے خروس + یہان ہن اور صدا مذکر و مونث
ہونے کی دلیل موجود ہی ساتھہ اوسکے یہ بھی گنجایش ہی کہ اوسکو سہو کاتب پر حمل کیجیے پس ایسی مثال ایک نہ لکھی۔

اسی طرح اگر ایک غزل مین سواے ردیف یا قافیے کے دلیل تذکیر یا تانیث کی نہ ملی یہ اعتراض بعید نہین کہ کاتب نے غلطی سے ردیف بدل کر لکھدی ہی بس اس الزام سے بچنا اسنب جانا جیسے غزل ناسخ اوس گل کے کان کو نہین زیور کی احتیاج + ہی وہ صدف نہین جسے گوہر کی احتیاج + ایضاً ہی نازکی سے قامت جانان سمن کی شاخ + مین سوز عشق سے ہون چنار کہن کی شاخ +

پابندی پنجم

اسماے مذکر حالت وحدت و جمع مین ایک صورت پر رہتے ہین مگر جب الف یا ہا مین تمام ہون جیسے آدمی اکٹھے ہوے مردآئے وغیرہ لیکن اسم مونث کا جمع ہونا لازم ہی مثلاً کتابین ملین وغیرہ اس کا بیان مفصل آویگا انشاءاللہ تعالے۔

بعضے الفاظ مذکر کے آخر مین الف یا ہا نہین ہی لیکن صورت جمع مین مستعمل ہین جیسے دھوین اوڑ گئے وغیرہ لیکن یہ حقیقت مین محاورہ ہی اور یہ الفاظ اس معنے پر سواے جمع کے نہین آئے ہین۔

پابندی ششم

بعضے الفاظ محاورہ جنوب مین خلاف قاعدۂ کلیہ مستعمل ہین جیسے دریا مزاج نشہ وغیرہ اور کتنے ایک اہل شمال کے نزدیک ایسے ہی ہین مثلاً تعویذ اور موتی اور اسی طرح پانی دہی وغیرہ دونون محاورون برعکس رکھتے ہین پس ایسے لفظون کی نظیر لکھنے مین اہتمام بلیغ عمل مین آیا۔

پابندی ہفتم

جو الفاظ بدل مبدل یا مبتدا خبر ایک دوسرے کے اس طرح واقع ہوے ہون کہ نظر اول مین جان جانا اس معنے کا محال ہو کہ تذکیر یا تانیث کس لفظ کی نکل سکتی ہے ایسی مثالین اکثر کرکے نذین ناسخ بلبل ہون بوستان جناب امیر کا + روح القدس ہی نام مرے ہم صفیر کا ایضاً مراسینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا اسیر

حشر مین دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا +

پابندی ہشتم

ہر ایک لفظ کی مثال ایک ہی دی اس لیے کہ جو لفظ مذکر یا مونث ہو جتنی صورتین بدلے یا جو کچھ افراط و تفریط اور تغیر و تبدل اوس کے حروف مین واقع ہو وہی رہتا ہی جیسے پشواز و پیشواز تپاک و طپاک تہ اور تھاہ دامن و دامان شتر و اشتر وغیرہ **مومن** کہان تک صبر دامن کب ہا پاک + کہ داغ خون و می و نون ہین ناپاک + **ناسخ** نہ خط جادہ سمجھ اس کو مین نے وحشت مین + برنگ جیب دامان صبر چاک کیا الفاظ جو الگ الگ معنون پر مستعمل ہین اونکی مثالین البتہ متعدد لکھدین جیسے آب بمعنی پانی اور چلا اور چاہ بمعنی کنوان اور محبت ایسا ہی جوہر خط دم وغیرہ کیونکہ بعضے الفاظ ایسے ہین جو دو محل مین الگ جنس کے ہوتے ہین جیسے چاہ بمعنی کنوان مذکر اور بمعنی محبت مونث بلکہ وہ الفاظ بھی متعدد لکھے ہین جو بباعث ترکیب کے ایک لفظ ہو کر کچھ اور معنے کرتے ہون جیسے آب آتشین بمعنی شراب وغیرہ —

تنبیہات

جن لوگون کو اردو نحو مین کچھ بھی دخل ہی جان سکتے ہین کہ جملۂ فعلیہ مین لفظ ہین کہان اور کس طرح مستعمل ہی بس چونکہ یہ بحث بعید از اصل مطلب ہی اس مقام پر فقط اتنا بتا دینا ضرور ہی کہ جب یہ لفظ جملے مین موجود ہو اور فاعل یا مفعول جس کی تبعیت فعل کو لازم ہوتی ہی مونث ہو تو فعل کو جمع کرنا لازم نہین جیسے کہتے ہین رنڈیان گئی ہین اور رنڈیان گئین وغیرہ **ناسخ** دیکھی ہین جس نے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر + مانند نرگس بیت بھر بیدار آتا ہی نظر + لیکن بعضون نے اسکے خلاف لکھا ہی جیسے **نسیم** تھا اک کحال پیر دیرین + عیسی کی تھین اوس نے آنکھین دیکھین + اور ایسا استعمال سوا اس ایک جاے کے نظم مین دیکھنے مین نہ آیا۔ اور جب فعل مرکب ہو شق اول دونون حال مین جمع نہین کیا جاتا جیسے روٹیان دی گئین اور دی گئی ہین —

جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر حرف آخر اوس خبر کا یای معروف سے بدل جاتا ہی صبا اب تو
میرے حال پر لطف و کرم فرمائیے + ہو چکی ہونی جو تھی جور و جفا دو چار دن ناسخ
خواب مین وہ آنے کا کیون نہ اب کرے وعدہ + یعنی کب جدائی مین مجھکو نیند آتی ہی + مگر اسمین تبدل
کو دو شرطین ضرور ہین اول یہ کہ وہ مصدر لازم نہو نسیم بھیجا نہ اوسنے تو جان لینا + آسان ہی پیا
بھی جان دینا + دوم یہ کہ مبتدا اور خبر کے درمیان حرف اضافت واقع نہو وزیر کب گوارا ہی پہننا ملگجی
پوشاک کا + ہو گئے ڈھیلا ضعف سے اوترے یہ جامہ خاک کا + نسیم انسان و پری کا سامنا کیا + مٹھی مین ہوا کا
تھامنا کیا + لیکن جیسا دیباچے مین گذرا دہلی اور لکھنؤ کے محاورے مین فرق ہی یعنے دہلی والے ہمیشہ اس قاعدے
کے پابند ہین اور لکھنؤ والے گاہے اس کا لحاظ رکھتے ہین چنانچہ امانت سرشک نے یہ ہای تر سے دھوڈالونگا
عصیان کو + انھین چشمون سے ای دل آبرو محشر مین پانی ہی نسیم جانا کہ یہ زلف کے مین لینی + ہی سانپ کے منہ
مین انگلی دینی ہی اور گاہی نہین رکھتے جیسے وزیر آمادہ نہون پھر کہین تو یہ شکنی پہ قلقل کی صدا مجھکو
سنانا نہین اچھا نسیم تنگ آیا تو دیکھہ قید خانا + آسان نہین کرسی اوٹھانا +

ایسا ہی جمع مین بھی وزیر اوسنے دروازہ کیا تھا بند گر اے تیر آہ سیکڑون روزن بنانے تھے تجھے دیوار مین +
حرف اضافت واحد کے لیے کا ہی اور جمع مذکر کے لیے کے بیای مجہول اور واحد جمع مونث کے لیے کی بیای معروف
وزیر جسم کو جنبش نہین ہوتی ہی بے تحریک روح + پاون سے راکب کے چلتا ہی یہ مرکب خاک کا ناسخ دو ستون
کے سر کیے چن چن کے مقتل مین قلم + چشم بینا ہی ہر اک جوہر تری شمشیر کا ایضاً آوارہ یون ہوا و ہوس
مین ہین ہیر جی + جس طرح اوڑتی پھرتی ہے بڑھیا مدار کی + وزیر شکلون سے یار کی دیوار مین روزن
کی ہین مین نے منتین سے منتین معمار کی + ایسا ہی ہی مرا مرے مری وغیرہ کیون کہ یہ اونھین حروف کی
تبدیل ہی پس حرف اخیر حرف اضافت واحد مذکر کا حالات کی تبدیل مین یای مجہول سے بدل کر جمع کے
مشابہ ہو جاتا ہی جیسے کہتے ہین اوسکے یا میرے لڑکے کو وغیرہ برخلاف دوسرے حروف اضافت کے

چنانچہ اوسکے لڑکون نے اس کی لڑکی کا اور اون کی لڑکیون پر وغیرہ۔

لفظ معنے یا واحد مذکر ہی یا جمع مذکر پر کہین مونث دیکھنے مین نہ آیا نسیم مطلب کی بات کہہ نہ سکے اون سے رات بھر معنی بھی منہ چھپائے ہوئے گفتگو مین تھا اسیر دنیا مین راہ راست دلیل عروج ہے معنے سپہر پہ یہ خط استوا کے ہین + لیکن اوسکی جمع لفظ معانی واحد مونث ہوتی ہی۔

لفظ کے بجائے لفظ کو کے اکثر مستعمل ہوا کرتا ہی اعم اس سے کہ خبر مذکر ہو یا مونث اور واحد ہو کہ جمع جیسے اوسکے لڑکا ہوا تیرے لڑکی ہوئی وغیرہ وزیر پونہچائے ہڈیان سگ دل دار تک مری لیجائے چرخ چنبر مین جو نہین ہی ہما کے ہاتھ + ایسا ہی کہنا اوسکے سبزہ آغاز ہوا۔ اس کے پیٹ رہ گیا۔ اسکے لا ملی ہی۔ اوس کے پھریان بھوکین۔ اس کے ٹھنڈیان نکلین۔ تیرے لڑکا ہوگا وغیرہ۔ پس ان مثالون مین لفظ تئین یا کو مقدر ہی یعنے کہنا کہ اوسکے سبزہ آغاز ہوا گویا یہ کہنا ہی کہ اوسکے تئین یا اوس کو سبزہ آغاز ہوا۔

لفظ چاہیے ماضی مذکر کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی اگرچہ دلالت مونث پر کرتا ہو جیسے لاش گاڑا چاہیے اور لفظ نے اوسکے ساتھ مستعمل نہین ہوتا ہی کیونکہ اس صورت مین وہ فعل فعل نہین رہتا بلکہ امر ہو جاتا ہی آتش + وزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیے + خانگی معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیے۔

مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھ مرکب کرتے ہین اوس کی علامت کو محذوف کر دیتے ہین جیسے مین نے اوسکو نکال پایا وغیرہ پھر اگر تانیث کے لیے برتنا ہو شق ثانی تبدیل پاتا ہی اور اول بحال خود رہتا ہے جیسے کہتے ہین فلان عورت پکا جانتی ہی رند نظر لطف بھی تم جانتے ہو خوش چشمو + یا فقط آنکھ ہی غصے کی دکھا آتی ہی + فاتحہ رند کی تربت پہ پڑھو پھول چڑھاؤ + کیا تھین شمع ہی مرقد پہ جلا آتی ہی اسیر سبا ہون تو کہتے ہین کیس کام کا جینا + مرتا ہون تو کہتے ہین تجھے مر نہین آتا غالب ہی کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون + ورنہ کیا بات کئے نہین آتی +

قانونات

اسم مذکر واحد و جمع ایک صورت پر ہوتا ہی جیسے رہزن۔ مدفن۔ ہار۔ دوست وغیرہ وزیر ترک خون ریزہ ہین

آنکھین تو نگہ ہی سفاک ۔ ایک کیا آپ کو دیکھا کئی ہرن دیکھے ۔ سر کہین ہاتھ کہین ٹکن کہین دفن ہوے ۔ ایک عاشق
کے تمھارے کئی مدفن دیکھے ۔ صبا پھولون کی سیج گرد تھی صبح شب وصال ۔ باسی ہار اوسنے ہار اوتار پلنگ کو
اسیر حشر مین دوستون سے دوست ملے ۔ مرگ انبوہ جشن عام ہو ۔ مگر جب اسم مذکر الف یا ہا مین آخر ہو اور وہ ہا
مخلوط التلفظ نہو تو جمع کے وقت حرف آخر اوسکا یائی مجہول سے بدل جاتا ہی جیسے گھوڑا گھوڑے بندہ بندے وغیرہ
اور جب اسم مذکر نون غنہ ماقبل الف مین آخر ہو تو وہ الف یائی مجہول سے تبدیل پاتا ہی جیسے کنوان واحد
اور کنوین جمع ۔ مگر مونث مین برخلاف مذکر کے واحد کا صیغہ بجاے جمع مستعمل نہین ہوتا بلکہ اوسکی جمع یا
و نون سے ہوتی ہی جیسے ساق ساقین آنکھ آنکھین گاے گائین وغیرہ ناسخ رانون کی طرح صاف اپنی
اوس حور کی ساقین ۔ آئینے کی رانین ہین تو بلور کی ساقین ایضاً ہین یاد وہ نلے مثال انکھین ۔ کیا اپنی
تری او غزال انکھین ۔ نسیم کھیپ گائین کلیلین کر رہی تھین ۔ بن بن مین ہری دوب چر رہی تھین ۔ اور جو مونث
یائی معروف مین آخر ہو الف و نون بڑھا کر جمع بناتے ہین جیسے ہچکی ہچکیان ایڑی ایڑیان وغیرہ
سالک ہچکیان آئین تو رونا تھم گیا ۔ اچھے وقت اوسنے ہماری یاد کی ۔ ناسخ ایسے پنجے ہین اسی ہین
بشر کی ایڑیان ۔ پنجۂ خورشید کے پنجے قمر کی ایڑیان ۔

الفاظ جن کے مفہوم پر مقدار کا اطلاق ہوتا ہی جمع نہین ہوتے مذکر ہون کہ مونث جیسے گنج ۔ برسات
مونگ ماش وغیرہ مگر جب الگ اقسام بیان کرنا ہو وزیر زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے ۔ اے فلک
کونسی راحت کے عوض رنج دیے ۔ پس یہان گنج کا اطلاق عدد پر ہوا ہی اور رنج کا بھی کہ وہ اقسام کا
ہوتا ہی اور زر اور زور اور مال کو بمقدار ہونے سے واحد ہین ایسا ہی بارشین ہوئین ۔ ساتین آئین وغیرہ
جب الگ الگ بیان کی جاین ۔

الفاظ مذکر و مونث کی جمع حروف عامل کے آنے سے واو اور نون سے کی جاتی ہی جیسے ایڑی ایڑیون
کا بندہ بندون کو ساق ساقون پر مرد مردون نے وغیرہ لیکن جنکے مفہوم پر مقدار یا جنس کا اطلاق ہو

کسی حالت مین جمع نہین ہوتے سوا اسکے کہ ادنہین الگ الگ بتانا ہو جیسے چانولون کا او جالون کو
وغیرہ یا معدود کرنا ہو جیسے سیر بھر الایچی اور پندرہ الایچیان وغیرہ اور نہین لازم ہی کہنا ٹھنڈھون مین
جمع ٹھنڈھ کی اور دودھون مین وغیرہ پس آمون برساتون پانون جاڑون دھانون اور دھوپون
وغیرہ سے مراد حدی ہی جیسے اون کی الگ جنس یا موسم یا اوس کا اطلاق کیا گیا ہی یا الگ معنے پر اصطلاحاً
لائے گئے ہین اور لفظ سیویان کا واحد پایا نہین گیا ۔

جب جمع دبیان ہو اور اوس سے کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی ہی ناسخ تھی نہ امید
رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھہ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی آتش دل کو اون آنکھون کا دیوانہ سمجھہ صحرائے
سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا ایضاً آہ شررفشان کا برا ہو شب فراق + لاکھون مکان اوس سے نہ ہزرون مکین جلے +
دو جملون مین ایک خبر کو محذوف کرسکتے ہین لیکن اکثر ثانی کا ذکر کیا جانا ضرور ہی اسیر لحد مین آئے
جنس عیب کو پوچھا + کرم نکیر نے منکر نے مہربانی کی مومن تھی کہین غارت گر دو بس دہن ہنگام خواب
شب کی بیداری سحر کا خواب رہزن ہو گیا +

اگر ایک جملے کے مبتدا یا فاعل مذکر ملے ہوے ہون فعل یا خبر واحد مذکر ہوتی ہی مومن وقت وداع بی سبب
آزردہ کیون ہوے + یون بھی تو ہجر مین مجھے رنج و عذاب تھا + آتش الفت نے مجھے مارا ہی جیسے اوسی مارا
مین اور رقیب آتش اک جان و قالب تھا + اور جب ایک مذکر اور ایک مونث کے ہون بلحاظ لفظ اول کا
اکثر رہا کرتا ہی مومن دیکھانہ ہی یہ رنج و حسد وہ بلا کہ آج + سنبل کو تیری زلف کا سا پیچ و تاب تھا
و زیر قصر لیلی کا نشان پاتے نہین بنا مین ہم + سنگ و خشت خانہ کیا صرف سر مجنون ہوا +

اگر کئی الفاظ واحد ایک جملے مین آوین سب ملکر جمع نہین بنتے مومن ہاے اک بار وہ لطف پئے ہم چھوڑ دیا
امن و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا ایضاً دل قابل محبت جانان نہین رہا + وہ ولولہ وہ جوش
وہ طغیان نہین رہا + لیکن غالب کا کلام اسکے خلاف دیکھا گیا ہے تیرے در کے لیے اسباب نثار آمادہ

خاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل و دین +
جو چیز نا معلوم و محذوف ہو حسب محل مذکر یا مونث ہوا کرتی ہی جیسے کس نے کیا وغیرہ مومن او رہی کچھ
پڑھا دیا اوس کو + دشمنون کے پڑھائے لوگون نے + اسی طرح ہمارے اوس کے خوب چھنی ہے پر کی اوڑائی
کسی کی نہ سنی — ہمارا اون کے بگڑی غیرہ و زیر ہو گئی صیقل بھی ظالم بارھ بھی رکھی گئی + تو جو بگڑا ہم سے بن آئی
تری تلوار کی + ایسا ہی جب جملہ مفعول ہو فعل مذکر واحد ہوتا ہی جیسے کہتے ہین اوس نے کہا تم کھایا کرو وغیرہ —

کلیات

کوئی اسم خالی نہین اس بات سے کہ مذکر ہو یا مونث پس مذکر و مونث ہر ایک کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی
حقیقی وہ کہ جس کے مقابلے مین اوس کے خلاف جنس حیوانون سے ہو جیسے مرد عورت مرغ مرغی وغیرہ اور غیر حقیقی اس کے برعکس
جیسے گھر مذکر اور کتاب مونث پھر غیر حقیقی کی تین تقسیم کرتے ہین اول اصلی جس مین قیاس اور قانون کو کوئی بار نہ ہے
بلکہ محاورے مین ویسا ہی مستعمل ہو جیسے پتھر مذکر اور خاک مونث دوم قیاسی جو قیاس یا قانون پر مذکر یا مونث
قرار دیا جاتا ہی جیسے کپڑا اور تکبر مذکر اور لکڑی اور تدبیر مونث پس اس کی تفصیل آئندہ آویگی انشاء اللہ تعالی سوم خلافی
جو خلاف قیاس اور قانون کے مستعمل ہوتا ہی جیسے موتی اور تعویذ مذکر اور آسیا اور خبر مونث —
گذشتہ قانون سے ظاہر ہی کہ اسمای ذی روح کو مذکر یا مونث حقیقی ہونا لازم ہی پس اسمای جنس ایسے ہو نہین سکتے
لہذا اون کی مثال دینی ضرور ہے مثلاً بلبل اور بیا وغیرہ —
الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لیے مستعمل ہون مذکر ہین گو اوس جماعت یا قوم مین مونث بھی ہون جیسے
مسلمان ہندو برہمن وغیرہ صبا اک خال سینہ بھی تری انکھون کے قرین ہی + اچھے ہے ترکمن مین بھی ہندو
نظر آیا نسیم صحبت کو اثر ہی تہ یقین کیجیے کیونکر + خاصیت بت ایک برہمن نہین رکھتا +
نام خدا کے اور فرشتون کے اور نام مہینون کے خواہ عربی یا ہندی سوا اون کے جن کے ساتھ لفظ مونث کیے یا ہو جیسے بقرعید
اور تیرہ تیزی وغیرہ اور نام ملکون اور شہرون اور مقامون کے سوا اون کے جن کے آخر مین یای معروف ہو مانند دہلی وغیرہ کے مذکر ہین —

جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہی مذکر ہی گو بذات خود مونث ہو **صبا** مثل دیوانہ بہت شاد ہی آبی کف لائے
وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نگیا **ایضاً** وہ پری مجھ فقیر کا نہوا + نقش جب نقش بوریا نہوا **ایضاً** شاید
کہ وہ پری ہی کہین مسکرا رہا + بجلی چمک رہی ہی بہت آسمان پر + مگر زند کا کلام اسکے خلاف دیکھا گیا + زند کریگا
عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری + پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی **ایضاً** دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہو + بال کھولے
ہوے وہ مجھ پر دعا کرتی ہی **ایضاً** چڑھاؤنگا گل گور مجنون تک ای زند + نظر جب وہ لیلی شمائل پڑ گئی + لیکن یہ شاذ ہی —
جس لفظ کے اخیر مین ہمزہ یا الف مقصورہ یا ہای ہوز ہو اگرچہ وہ ہا اصل مین تا رہی اور وقف سے ہا ہوگئی ہو مذکر ہی
جیسے کھانا دعوی مسکہ سورہ وغیرہ سوا آسیا کے **گویا** مین فقیری مین بھی خوش چشمون سے ہم بستر رہا + بستر مین نے
بنایا ہی ہرن کی کھال کا **ایضاً** یہ اشارہ کر رہا ہی ہم کو حلقہ دام کا + ہی کف صیاد مین دانہ تمھارے نام کا +
الفاظ جو مرکب ہین بان پن زارستان وغیرہ سے یعنے جو حسب قانون فارسی اسم فاعل و مفعول و ظرف زمان و
مکان وغیرہ ترکیبی ہوتے ہین مذکر ہین **وزیر** گلی تیغ و سپر باندھے پھرا کرتا تھا وہ ظالم + لڑکپن بھی نہ تھا خالی ستم سے
میرے قاتل کا **ناسخ** نخل ماتم کے سوا کچھ بھی نہوتا ہرگز + میرے اشکون سے جو سرسبز گلستان ہوتا **گویا** گیا ہوگا
گلگشت کو جب وہ گل + تو گلزار پھولا سمایا نہوگا **وزیر** اپنے دروازے کی زنجیر سے باندھے ہاتھ + اب تو در کا
نہ کوئی اوسے دربان ہوگا + زند اوس تک شہسوار کو ہی جب سے ذوق صید + خالی شکار بند نخچیر سے ہوا **نسیم**
جب اوٹھتا ہی مرے سینہ سوزان سے دھوان + آسمان اوس کو سمجھتا ہی کہ ہمزاد آیا —
جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل الف ہو مذکر ہی جیسے پیکان جہان نام وغیرہ سوا بیاض و رجان کے اور سوا
اون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے الگ کیے جاتے ہین۔ ایسا ہی دباو دکھاو ستھراو وغیرہ **ظفر** اٹھا از جد سے
وہ قدم پاؤ پڑ گیا + کوسون دھڑلون ہی کا ستھراو پڑ گیا + **ایضاً** دابو سر کس کا تم اور ہاتھ دباؤ کس کا + سب دلیل
آپکے ہین تم کو دباؤ کس کا + اپنے کوٹھے پہ چوکی آپنے دیوار بلند + دیکھائے پردہ نشین تم نے دکھاو کس کا
جمع عربی جو وزن پر افعال کے آتے ہین واحد مذکر ہوتی ہی جیسے احوال احکام آداب ارباب القاب وغیرہ سوا اوقات کے

اسیر ہو گریزان کبر سے معلوم کیا تجھکو نہین ع مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا + نسیم زمانہ مسکون آہ سے
نسیم آباد ہی اب تو + بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا + مگر جب الگ الگ ہے ان کا اطلاق ہو جیسے تمہارے
اقوال اون کے احکام وغیرہ مومن نہین کیا تم نے احکام آزمائے + انھین باتون نے تو یہ دن کھلائے۔
جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ ایک ہوجاین شق ثانی پر لحاظ وحکم کیا جاتا ہی کہ اگر وہ مذکر ہو لفظ مذکر ورنہ
مونث ہوتا ہی جیسے شب خون مذکر اور صاحب سلامت سجدہ گاہ۔ سالگرہ محل سرا وغیرہ مونث۔
اگر ایک لفظ مذکر نام کسی معنی مونث کا ہو البتہ مونث مستعمل ہوتا ہی جیسے ہیرہ۔ کافور وغیرہ نام لونڈیون کے ایسا ہی اسکا عکس
لفظ مذکر کے آخر مین یای معروف بڑھانے سے یا حرف آخر کو اوس کے یای معروف سے بدل کر مونث بناتے ہین جیسے مرغ
مرغی گھوڑا گھوڑی وغیرہ۔ ایسا ہی یہ یا تصغیر کے لیے مستعمل ہی جیسے گڑھ گڑھی بمعنی قلعہ اور پیالہ پیالی وغیرہ یا واسطے
اسم بنانے کے صفت کے آخر مین واقع ہو جیسے لال لالی خشک خشکی وغیرہ لفظ مذکر کو مونث کرتی ہی ناسخ
تیرے آگے خشک ہوجاتے ہین کیا سیر ہی ہونٹھ + دیکھ اوناوک فگن خشکی لب سوفار کی۔
جو اسم یای معروف مین آخر ہو مونث ہی جیسے گالی انگلی پیشانی وغیرہ مگر وہ لفظ مذکر حقیقی ہو جیسے مالی وغیرہ
یا وہ یائے نسبتی یا صفتی ہو مانند کھاری جلالی خیالی وغیرہ کے آتش ملاحت فقرن یار کا ہی ہر سو شور
عجیب لطف کا کھاری ہی یہ کنوان نکلا۔
جس لفظ کے آخر مین یا ماقبل مفتوح ہو مونث ہی جیسے مَے قَے وغیرہ۔
نام نمازون کے اور اوقات نماز کے مونث ہین جیسے نفل ظہر عصر وغیرہ سوا فرض کے۔
نام اوقات شبا روزی کے مونث ہین جیسے صبح دوپہر مغرب وغیرہ۔
نام ندیون اور دریاون کے مونث ہین جیسے گنگا جمنا وغیرہ اسیر ہم تو پیاسے ہین مئے غیر کو
دے پیر مغان + اولٹی اس شہر مین بہتے ہوے گنگا دیکھی
نام کتابون کے مونث ہین جیسے گلستان بوستان وغیرہ آتش تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ فام کی

اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی + سوا قرآن کے اور سوا اون کے جن کے آخر مین ہای ہوز ہو۔

حاصل بالمصدر فارسی و ہندی مونث ہین جیسے برداشت نمود شست و شستشو چھیڑ وغیرہ ناسخ لطف شراب سے ہی خبر ہی مین کیا کرون + برداشت ساقیا نہین مجھکو خمار کی ایضاً گوہر گوش صنم کی آب کا ہی یہ اثر + سبزہ خط نے جو گالون پہ نمود آغاز کی + صبا تن کو کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر + لے غسل یہ شست و شو اچھی نہین + عرش تک سے تا لے ہماری جاینگے + چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہین + ایسا ہی جھجک چال ہار ہٹک وغیرہ سوا ے چلن و خلش کے اور سوا ان لفظون کے جو دوسر کلیون کے موافق اس قانون سے الگ ہو سکتے ہین۔

جو اسم وزن پر چیلکے ہی گو کسی اعراب سے ہو مونث ہی سوا عصا کے اور سوا اوس کے جو خاص مذکر کے لیے ہو جیسا گدا یا جو موافق دوسر کلیون کے اس سے الگ ہوتا ہو جیسے خدا لیکن بہا و نون طور پر مستعمل ہی۔

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یای معروف ہو مونث ہی جیسے دلیل کھیر کھیل بیای معروف لکیر وغیرہ سوا انگبین بیم تیر خمیر دین شیر اور یقین کے اور سوا اون کے جو مذکر حقیقی کے لیے مستعمل ہین جیسے پیر یعنی مرشد۔

ایسے ہی وہ الفاظ جو تفعیل کے وزن پر آتے ہین سوا التعویذ کے چنانچہ اوزان عربی کے ماتحت مذکور ہوتے ہین اسمای مصغر مونث ہوا کرتے ہین ناسخ آوارہ یون ہوا وہوس مین ہین پیر جی + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار کی۔

اگر کسی لفظ کے آخر مین تای مصدری عربی ہو مونث ہی جیسے قسمت ناسخ کرتے ہو تعمیر اور ون کے لیے قصر و رواق + غافلو تم کو ملی قسمت مگر معمار کی۔

جس لفظ کے آخر مین تای قرشت ہو مونث ہوتا ہی جیسے بات گھات وغیرہ سوا بت کے اور سوا اون کے جن کے حرف آخر کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے تخت دانت دست وغیرہ۔

جمع عربی جو الف و تا مین آخر ہوتی ہی اور جس کا واحد مونث ہی وہ واحد مونث ہی جیسے کہتے ہین عنایات دیکھ لی کرامات آزما لی وغیرہ۔

الفاظ جو الف و سین مین تمام ہوتے ہین مونث ہوا کرتے ہین جیسے آتش گھاس ناس وغیرہ سوا الفاظ عربی کے جیسے التماس راس قیاس وغیرہ —

الفاظ جو الف و ہا مین آخر ہوتے ہین مونث ہین سوای بیاہ چاہ بمعنی کنوان اور راہ کے اور سوا اون کے جو خاص مذکر کے لیے مستعمل ہین مثلاً شاہ یا موافق دوسرے کلیون کے اس سے الگ ہوتے ہین جیسے الہ

اگر علامت مصدر کے آگے حرف کاف ہو اور اوس علامت مصدر کو حذف کرنے سے حاصل بالمصدر کے صیغے حاصل کرین تو وہ مونث ہوا کرتے ہین جیسے چمک جھنک جھلک مہک وغیرہ —

حرف کاف جو واسطے تحقیر و تصغیر کے لفظ کے آخر مین آتا ہی مونث کرتا ہی صبا خیال نوک مژہ نے یہ اشتعال کی دی + شب فراق مین کھینچے رہا کنار چراغ + ایسا ہی کنجلک وغیرہ سوا اون الفاظ کے جو ذی روح کے لیے مستعمل ہین جیسے طفلک مردک وغیرہ —

مصادر و اسمای عربی مذکر ہوا کرتے ہین سوا بعض کے پس اس کی تفصیل کے لیے عربی اوزان مقررہ کے ہر ایک کی مثال مع استثنای الفاظ شاذہ نیچے لکھی جاتی ہی —

مذکر

افعال (بکسر اول)	گویا طائر جان کو نامہ بر کیجے + کون احسان لے کبوتر کا + غالب واسطے کرمیر اترا انصاف محشر مین نہ تواب تلک تو یہ توقع تھی کہ وہان ہو جائیگا —
افتعال	سوای احتیاج و احتیاط ناسخ رات مجھکو تیرے آنے سے جو مایوسی ہوئی + انتظار مرگ تھا یا اشتیاق خواب تھا —
افعلال	نسیم مدتین گذرین کہ اطمینان اون کا کر دیا + نالۂ بے سود نے فریاد بے تاثیر نے
انفعال	گویا انقلاب عشق آخر چرخ نے دکھلا دیا + یعنے وہ لیلی شمائل بھی مرا مجنون ہوا —
تفاعل	اسیر قیامت ہی بندھی ہی ذبح کے دم آنکھ پر پٹی + رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا —

تفعل	سوای تعجبہ توقع وتمنا ناسخ بہارِ گلشنِ دیرینہ ہم اب دکھا یا رب + ترصد بلبلِ دل کو ہی فصلِ گل کی آمد
فاعِل بفتح میم ۱۲	سالک ترے غم مین جنون نے باطن وظاہر کیے یکسان + دل صد چاک سے بدتر ہی عالم جیب و دامان کا —
فاعِل بکسر میم ۱۲	سالک نہین آتے تو نہ کہنا کہ فغان سے سالک باعث ہمی عالم ایجاد ہوا لیکن اکثر تابع رہتا ہی اپنے مدلول کے تذکیر و تانیث مین جیسے کہتے ہین فلان مرد عالم تھا اور فلان عورت عالم تھی وغیرہ
فَعَال بفتحتین	ناسخ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا + آیا وہین خیال کسی کی نقاب کا —
فِعَال بکسر فا ۱۲	سوای شال کے اور نقاب مشترک ہی غالب یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا —
فَعْل بفتح فا وسکون عین ۱۲	سوای جمع وبحث گویا مجھہ مین اور اوس مین اب ایسا ہی ہجوم اختلاط + دخل ہو سکتا نہین ہی بیچ مین پیغام کا —
فَعَل بفتحتین	سوای خبر ونظر وسحر ناسخ پاکان ازل کو نہین پروا مرے + عیسی کو ضررکچھہ نہوا بی پدری کا غالب جان دی دی ہوئی اوسی کی تھی + حق تو یہ ہی کہ حق ادا نہوا —
فِعَل	سوای حرص ناسخ ایثار دیکھنا کہ عیان ہل اتی مین ہی + مسکین کے بعد ذکر یتیم واسیر کا —
فِعَل	ناسخ غم دیا رنج دیا درد دیا داغ دیا + ہو سکین مجھسے عوض کیا ترے احسانون کے —
فَعَل	ناسخ سیکڑون آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا + تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا —
فَعَلان بفتحتین	آتش ایک عالم مین ہو ہر چند مسیحا مشہور + نام بیمار سے تم کو خفقان ہی کہ جو تھا —
فَعِلان	ناسخ ایک کا ہو دشمن جانی نہ کیون کر دوسرا + عرصۂ امکان نہین میدان ہی یہ جنگ کا
فُعْلان	ناسخ نہین ہی معتقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہی + ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا —

فَعول	ناسخ دکھائی دیگا فلک ایک نیلوفر کا پھول + ہمارے رونے سے جس دم دفور آب ہوا
مِفعال	ناسخ کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہی یہ بھی + عزیزو گر نہین معراج تم کو عرش اعظم کا
مَفعَل بفتح میم وعین ١٢	ناسخ رٹ ہی جس کے نام کی اوس کا نشان ملتا نہین + لامکان تک ڈھونڈھ ملا آخر مکان ملتا نہین وزیر جسم کو جنبش نہین ہوتی ہو بے تحریک روح + پاؤن سے راکب کے چلتا ہی یہ مرکب خاک کا۔
مَفعِل	ناسخ مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا۔
مِفعَل بکسر میم وفتح عین ١٢	گویا آہ موزون کے ساتھہ نالہ کرون + خوب مصرع ہی یہ برابر کا ناسخ نہ فلک انکو سمجھنا کہ ارے حیدر + سات زینون کا کیا حق نے یہ منبر پیدا۔
مُفَعَّل بضم میم وفتح فا وتشدید عین ١٢	امانت اوٹھایا خاک سے سر اوس نے مجھہ خم گشتہ کا جھک کر + ہوا سیدھا مقدر آج اپنے بخت واژون کا۔
مفعول	گویا ہی جو مضمون فتنہ انگیز اوس مین تیری چال کا + اب زمین شعر مین بھی خوف ہی بھونچال کا۔

ان سب اوزانون مین ایک بات کا خیال ضرور ہی یعنے کہ جب آخر پر اون کے یای معروف ہو مونث ہوتے ہین جیسے ترقی تانی وغیرہ

مونث

تفعیل	سوای تعویذ اور تمکین کے ناسخ کہتا ہی ناز سے مجھے یوسف جانیے + تعبیر پوچھتا ہون اگر خواب وصل کی صبا تو سن مشکین سے جب اوس ترک کے تشبیہ دی + جوڑ مین ٹھہرے نہ آہوی ختن کے ہاتھہ پاؤن + جاننا چاہیے کہ یہ وزن اوس کلیے سے علاقہ رکھتا ہی جو ہم کہہ آئے ہین یعنے جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یای معروف ہو مونث ہی۔

افعال افتعال انفعال	اگر ان کے آخر مین الف ہے جیسے ابتدا التجا انتہا ایذا وغیرہ تو مونث ہین مگر شاذ جیسے ایفا اور ایسا بھی اکثر ہوتا ہی کہ جب ان مین بعد الف کے حاے حطی یا ہاے ہوز یا عین مہملہ ہو تو بھی مونث ہوا کرتے ہین جیسے اصلاح اطلاع اکراہ وغیرہ ــ

اطلاع

جس کلیے مین یہ لکھا ہی کہ فلان لفظ اس سے مستثنی ہی اوس کی مثال نظائر مین دی ہی ــ

استعمال لفظ نے

لفظ نے علامت فاعل ہی اور فقط فعل متعدی کے ساتھ ہوتا ہی ماضی مطلق مین اور اون افعال مین کہ جن کے صیغون مین صیغۂ ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ صبا مانگ کر یار سے بوسہ مین پڑا جھگڑے مین + تھوڑی سی بات نے بھی طول بہت سا کھینچا + وزیر رستے سرے کے دنبالے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہی + تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہی ناسخ دھو گئی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ + سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی + رند موت اپنی بھی تجھے یاد جو آئی ہوتی + گورکن مٹی مین مٹی نہ ملائی ہوتی + پس مضارع و حال و استقبال وامر وغیرہ مین نہین ہوتا ہی ــ

کبھی اس علامت کو ضرورت کے لیے محذوف کرتے ہین پس اگر وزن شعر وغیرہ کے لیے ہو تو علامت مذکور فاعل کے ہمراہ مقدر رہوتی ہی ناسخ غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم کبھی تلوار تو مجھ پہ بھی لگائی ہوتی + مومن دی تسلی تو وہ ایسی کہ تسلی نہ ہوئی + خواب مین تو مرے آئے وہ مگر آخر شب + اور اگر فاعل ردیف واقع ہوا ہی تو خود بذات محذوف ہوتی ہی مومن مرے کہنے پہ چل مت ہاتھ سے جا نکالے پاؤن کیون اندازِ بیجا + بڑھی جان کاہی سوز نہانی گھٹائے زور عجز ناتوانی + یعنے انداز بیجا نے اور عجز ناتوانی نے ــ لیکن ہر حال مین موجود رہتا ہی ــ

جس صورت مین یہ لفظ مستعمل ہو گو مقدر ہی ہو اور مفعول مذکر واحد ہو موجود نہ بھی ہو تو فعل واحد مذکر ہوتا ہی جیسے مین نے کیا خواہ وہ فعل متصل مفعول ہو کہ منفصل جیسے مین نے جو چیز چاہی لی اور دوسری جمیع صورتون مین مفعول کی مطابقت کرتا ہی جنس مین بھی اور عدد مین بھی یعنے اگر مفعول مذکر ہو فعل بھی مذکر ہوتا ہی اور اگر مونث ہو مونث اور اگر مفعول واحد ہو فعل بھی واحد ہوتا ہی اور جمع ہو تو جمع ناسخ طاق ابروی صنم جس دم نظر آیا مجھے + ایک مسجد بس مین ہین اہ خدا تعمیر کی + وزیر زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے + اے فلک کون سی راحت کے عوض رنج دیے + رند تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھ بھال لینے کو —

جب علامت مفعول جو لفظ کو یا یای مجہول یا یا و نون ہی موجود ہو فعل تابع مفعول نہین ہوتا بلکہ واحد مذکر رہتا ہی ناسخ ہند کو آباد اوس نے کر دیا + غمزدون کو شاد اوس نے کر دیا + ایضاً گردن ساقی کے آگے بارہا محفل مین رات + گردن مینای مے کو شرم نے خم کر دیا —

جو فعل دو مفعول چاہتا ہی ثانی کا تابع ہوتا ہی جیسے ساقی نے رقیب کو مے دی اور بادشاہ نے مجھے گھوڑے دیے غالب تیرے در کے لیے اسباب نشاط آمادہ + خاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل دوین + گو مفعول ثانی مقدم ہو کیونکہ مفعول اول ہمیشہ علامت اپنے ساتھ رکھتا ہی اگر فعل اوس کا تابع ہوتا ہمیشہ واحد مذکر ہونا لازم آتا —

جس فعل مرکب کا جز ثانی متعدی ہو لفظ نے اوس کے ساتھ مستعمل ہوا کرتا ہی لیکن فعل واحد مذکر رہتا ہی مومن بات کہنے مین دو دیا مین نے + جو جواب آیا سو دیا مین نے + اور جب دونون جز متعدی ہون اعم اسسے کہ ایک ہی مصدر سے ہون یا مغایر سے اون کا وہی حکم ہی جو مفرد کا ہی نسیم جب دیکھے کبھی کے سوار آتی نہین + بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا + ایسا ہی روٹی کھا لی وغیرہ + اور جب جز اول متعدی ہو اور جز ثانی لازمی تو اوس کے ساتھ نے غیر مستعمل ہی جیسے بھول گیا کر سکا دے چکا وغیرہ

اسیر مضمون کہان نزاکت جانان کا اے صبا + سا ئے ورق مین مصحف گل کے اولٹ گیا ایضاً
جب ہاتھہ مین نئے سبزۂ خط کو لگا دیا + بولے کہ ان دنون ہی بہت تم کو چڑ گئی صبا نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا
کوی یار سے بندہ + زمین وہ بگڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے ۔

فعل مرکب جو بجہت ترکیب کے استمرار اور دوام کے معنے کرتا ہی اوس کے ساتھہ نے نہین آتا غالب نے ضر
ہی گذرتی ہی ہو گرچہ عمر خضر + حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کیے صبا شب غم مین مرنا لوگون سے لگی
دل پر چوٹ + چھاتی کوٹا کیے گھڑیال بجانے والے + ایسا ہی کھانے لگا وغیرہ کہ اس مین ابتدا ہی
معنے استمرار کے ساتھہ وزیر ہم سے کا ہیدن کو اوس سے ذرا اوٹھایا کس لیے + آسمان تنکے لگا چننے مگر مجنون ہوا ۔
جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ لازمی کے معنے کرین اون کے ساتھہ نے غیر مستعمل ہی جیسے کھائی بنا کہنے پایا وغیرہ
جو لازمی کہ ترکیب سے متعدی معلوم ہوتا ہو لفظ نے اوس کے ساتھہ غیر مستعمل ہی مثلاً لانا کہ اصل مین لے آنا ہی
چنانچہ اس شعر مین مومن اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان لے آوین
بنارس مین رند نہ ملا جب کہ نامہ بر کو جواب + پرزے خط کے مرے اوٹھا لایا + صبا ہم وہ مے کش ہین
کہ ساغر جو ہمارا توڑا + محتسب کے لیے قاضی کا پیادہ لائے ۔

بعضے افعال اگرچہ مفعول نہین چاہتے لیکن علامت فاعل اون کے ساتھہ متعدی کی سی رہتی ہی
جیسے کو سنا دھارنا موتنا وغیرہ مگر فعل اون کا واحد مذکر ہی رہتا ہی جان دوگانا جان کی بچی نے
موتا مجھہ نمازی پر + میاں تر ہوئی ساری پڑا آدھا بدن دھونا + اور بعضون کے ساتھہ علامت مفعول
ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ اصل مین متعدی نہین ہین علامت فاعل مستعمل نہین ہوتی جیسے ہم تم کو
روتے ہین رند تھا کون آگے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر + ہان نے کسی تو آج تلک مجھکو روئی ہی ۔

بعضے الفاظ لازمی اور متعدی دونون طور پر مستعمل ہین پس لفظ نے اون کے ساتھہ موافق موقع
اور مقام استعمال کے لایا جاتا ہی جیسے سمجھنا نسیم وہ چھوٹ پہ تھی ہم نہ سمجھے + بازی جو سپر کی کھیلین سمجھی

آتش بس کہ تھی اوس سے عیان سینۂ عارف کی صفا + چہرۂ یار کو مین نے دل روشن سمجھا + لتاڑنا صبا خاک پاے قیس سمجھین دیکھنے والے ہمین + ای جنون اب کی تو ایسا ہی لتاڑا چاہیے ایضاً ساقیا ابکی بڑے زورون پہ ہین ہم مے پرست + چل کے واعظ کو سر منبر لتاڑا چاہیے + لہرانا امانت تلاطم جو ہوا چشمۂ حسرت یکسر + داغ دل دھونے کو لہرا کے چلا دریا پر + صبا لہراتا ہے دل کو رخ رنگین کا خط سبز + سر سبز ہمیشہ رہے گلزار تمھارا + ایسا ہی پلٹنا ظفر خط مین جب آپنے تحریر سراسر پلٹی ہے مین نے جانا مری تقدیر سراسر پلٹی + شرمانا جیسے مین بات کہتے شرماتا ہون اور آباد دل جلاتا ہے نہایت سوز ہجر اوس ماہ کا + اخگر دوزخ کو شرماتا ہے شعلہ آہ کا + بدلنا جیسے میرا دل بدلا اور آتش زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا + بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے + بھولنا جیسے مین آپ کو بھولا اور سحر پانیتی راتون کا سونا بھی تمھین بھول گیا + وہ دوپٹی کا بچھونا بھی تمھین بھول گیا + ایسا ہی بٹنا جیسے بتی بٹنی یعنے بٹ دینا روئی بٹنی اور ظفر اب قافیہ و بحر ظفر پھیر غزل لکھ + بٹ جاے نہ جانب سے ترے دھیان کسی کا + چلنا جیسے لات چلنی اور راستہ چلنا یا ہوا چلنی - بھرنا جیسے شیشہ بھرا یعنے پر ہوا اور اوس نے پانی بھرا - تھوکنا جیسے دنیا کو تھوکا یعنے التفات بحقارت کیا یا لہو تھوکا اوس مین نے تھوکا - اوگلنا جیسے تلوار اوگلی یعنے نکل آئی اور سانپ نے من اوگلا - پکڑنا جیسے گلا پکڑا یعنے آواز بیٹھی اور اوس نے ہاتھ پکڑا -

بعضے شعراے ہند خلاف قانون بعضے مصادر کے ہمراہ لفظ نے استعمال نہین کرتے ہین چنانچہ -

بولنا	چونکہ یہ لازمی ہے بمعنی سخن کردن لہذا جب بجاے متعدی کے مستعمل ہوتا ہے تو بھی اوسی قیاس پر اس کے ساتھ نے نہین لاتے ہین نسیم بولی وہ کہ ہم تا بہ تعبیر دل سوزی کرےگا کوئی دلگیر +
بھولنا	آتش تیری جو یاد اے دل خواہ بھولا + باللہ بھولا واللہ بھولا اسیر اودی عشق کی یہ عرصۂ شطرنج نہین نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا -

جھپٹنا	نسیم اک بلی جو جھپٹی چوہے کو بھانپ + نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ +
جیتنا	مومن عدو کی عشق بازی آشکارا + غرض سچ ہے کہ تم جیتے مین ہارا +
سمجھانا	نسیم اک دن بیجزا اوڑ کے لائی + حسن آرا کو وہ کل سمجھائی +
نکالنا	نسیم سن لی قیدی کی زار نالی + زنجیر کے پیچ سے نکالی +
ہارنا	نسیم پانسے کی بدی ہے آشکارا + راجہ نل سلطنت ہی ہارا +

جاننا چاہیے جہان یہ لکھا ہے کہ نے مستعمل نہین ہوتا اوس سے کچھ یہ مراد نہین کہ محذوف ہوتا ہو یا بباعث موانع عارضی کے عمل نکرتا ہو بلکہ ویسے افعال کے ساتھ لانا اوس کا قطعاً ناجائز جانتے ہین۔

اب وہ مثالین جو ان قوانین سے مستثنی ہین یا مشترک جنس رکھتی ہین یا معنی کی تبدیل سے اون کی جنس بھی بدل جایا کرتی ہے جیسا کچھ ہم دیباچہ مین وعدہ کر آئے ہین آگے ساری مثالین بندیون کے ساتھ لکھی جاتی ہین

نظائر الفاظ

باب الف

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
آب	مذکر	ناسخ	گیا جو اوس کے کوچے مین وہ با چشم پر آب آیا	حرم سے لاتے ہین جس طرح زائر آب زمزم کا
آب عنصر	مذکر	آتش	تشنگی کرتی جو مشتاق دم خنجر مجھے	آب ہے شیر دایہ کی حلاوت مانگتا
آب بمعنی تیغ [illegible]	مونث	ناسخ	کہین دیکھی ہے شاید آبداری تیرے دانتون کی	کہ مارے شرم کے پانی سے ہے آب گہر پتلی
آب	مونث	آتش	جا ہے موتی آکاش مین گیر من رکھتا	آب ابرو کے ہے اک بال مین تلوار کی تھی
آب آتشین یعنی شراب	مذکر	آتش	مبارک کشتیان مے کی تباہی کو ہو دنیا	جہازون مین فرنگستان سے آب آتشین آیا
آب جو یعنی ندی	مونث	آتش	چمن مین صبح کو جا کر نہ دیکھا تھا	بہ رنگ آئینہ حیران ہے آب جو تیری

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
آب حیوان	مذکر	ناسخ	خط سے دونی ہوگئی اوس کے دہن کی آب و تاب	خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑھ گیا
آبرو	مونث	آتش	زمانے مین کوئی تجھسا نہین ہے سیف زبان	رہیگی معرکے مین آتش آبرو تیری
آب و تاب	مونث	صبا	عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی	غرق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی
آب و دانہ	مذکر	رند	شکر کر قید سے صیاد کے ہوتی ہو رہا	آب و دانہ ترا او بلبل شیدا اوٹھا
آب و ہوا	مونث	اسیر	نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے	اور ہی آب و ہوا ہے گلشن ایجاد کی
آتش	مونث	ظفر	بجھائے کیونکہ دل مین ہے آتش نفس کے ساتھ	اف دل مین ہے کہ آتش فرقت بھری ہوئی
آرام	مذکر	صبا	بے تابی دل نے بغل گور دکھائی	آرام نہ ہرگز کسی پہلو نظر آیا
آرزو	مونث	وزیر	مرغ بے بال و پر ہون اے صیاد	آرزو ہے کسی رہائی کی
آروغ	مذکر	ظفر	کل ایک حریص نے تخفیف وقت پر جو اری	عجیب کیا ظفر آروغ یہ آروغ کیا
آزار	مذکر	مومن	سم کھا مرے تو درد دل زار کم ہوا	بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہوا
آس	مونث	مومن	کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی	تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی
آسامی	مونث	ظفر	پڑی ہے ہر رہ الفت پہ نہین اوس کی نگاہ	ڈھونڈھتا ہے کوئی آسامی وہ رہزن اونچی
آستان	مذکر	ناسخ	برنگ پنجۂ خورشید نقش پا ہے ترا	بلند بام فلک سے ہے آستان اپنا
آستین	مونث	مومن	یہان تم نہین شوق سے قتل کر	مرے خون سے تر آستین ہو چکی
آسمان	مذکر	رند	وہ ہون غیور لونگا نہین ایسے سفلے سے	اگر زمین بھی گرنے کو آسمان دیگا
آسن	مذکر	آتش	کرتا ہے مجھسے ابلق ایام شوخیان	پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا
آسن	مونث	ناسخ	کیا گدا از دل مین ہو جاتی ہے صد طبع کی	دیکھ لو تیری مین ہے محتاج آسن آپ کی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
آشیا	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دیوانے کا دل وہ احمق ہون	جو آشیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
آشیان	مذکر	ناسخ	چل بسے ناسخ گلشن شیراز کو آباد کر	آشیان ویران پڑا ہی بلبل شیراز کا
آغاز	مذکر	آتش	خبر اول و آخر نہین مطلق آتش	نہ تو انجام ہی معلوم نہ آغاز بنایا
آغوش	مذکر	رند	مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی	وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
آغوش	مونث	ظفر	شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین لے ظفر	دیکھ ہو آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی
آفتاب	مذکر	ناسخ	آج ذرے کو آفتاب ملا	کہ مجھے ساغر شراب ملا
آفتاب	مذکر	امانت	اثر ہی گہنے مین بھی سیاہ بختی کا	ہماری بازی مین کب آفتاب آتا ہی
آگ	مونث	رند	پوچھو نہ جلن کا دل کی احوال	اک آگ پڑی دہک رہی ہی
آمد	مونث	ناسخ	آئی برسات اب ہی آمد ساقی گلفام کی	طالب مینا ہی دل مشتاق آئین جام کی
آمد آمد	مونث	مومن	ہو سواری تو سلیمان کی ہو	آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آمد و شد	مونث	اسیر	آمد و شد نفس چنبر کی بیکار نہین	حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہی
آن	مونث	مومن	مین آیا جو تن مین جان آئی	دیکھا تو نظر مین آن آئی
آن	مونث	مومن	ہر دم لب پر جان حزین تھی	ہر آن آن بازپسین تھی
آن	مونث	ظفر	اوس طرح دار کی ہر آن نکیلی ایسی	جو نظر باز ہین اون کی ہی نظر مین چبھتی
آنچ	مونث	رند	شعلہ رخسار ہمیشہ سے رہے مد نظر	آنکھین سینکا کیے ہم آنچ پہ انگارون کی
آنسو	مذکر	ناسخ	لہو سارے بدن کا کردیا ہی خشک فرقت نے	مگر اے آہ تجھسے خشک آنسو ہو نہین سکتا
آنکھ	مونث	آتش	کج نگہ تونے تو کی ہم سے کیے کھینچتے ہین	آنکھ اپنی بھی صنم سوی خدا پھرتی ہی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
آواز	مونث	ناسخ	سینہ کوبی مین نے دو ہی مین جم کی تو لا ام صنم	کیا خوش آیندہ یہ آواز دہل ہے دو کی
آہ	مونث	رند	اوس بت کے دل سخت مین تاثیر کی جا کب	حق ہے یہ مری آہ رسا کام کر آئی
آہن	مذکر	نسیم	صورت سوزن بنا کر بخیہ گر کے ہاتھ مین	بوسہ چاک جگر لینے کو آہن آگیا
آہو	مذکر	آتش	سگ کو سے شکار اوس کا تیا خون تلپچ کرتے	نہ شہر مشہد تک زندہ کوئی آہو چمن آیا
آیا	مذکر	ناسخ	چشم زاہد مین ہون گو خوار گنا ہون سے مگر	مغفرت کا تو مری شان مین آیا اوترا
آیات	مونث	ناسخ	خط نو رستہ نہ قرآن کو کرے منسوخ	لوح محفوظ سے اوتری ہے یہ آیات نئی
ابا (انکار)	مونث	اسیر	دشمنی اس آدم خاکی سے عین کفر ہے	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا
ابتدا	مونث	وزیر	ہوا ہے عشق تازہ ابتدا ہی آہ ہوتی ہے	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہے
ابجد	مونث	آتش	گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے	قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی
ابر	مذکر	مومن	رو رو کے دعا کر اک ذرہ دیکھیے	کیا ابر کرم ہے سر پہ چھایا
ابرو	مذکر	رند	دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہین تلوارن سے	تو ہلا بیٹھ کسی روز تو ابرو اپنا
ابرو	مونث	ظفر	دیکھنا بھوں چال سے ہلجائگا سارا جہان	اک ذرہ ابرو اگر اوس فتنہ گر کی ہلگئی
ابلق	مذکر	رند	لگا یار اہ پہ ہر طرح اوس کی شہسوارون نے	اگرچہ ابلق ایام کیا کیا باگ جھٹکا
اوتار	مذکر	ناسخ	یہی وظیفہ ہے دن رات مجھکو مستی مین	چڑھاؤن جام کوئی نشہ کا اوتار آیا
اوتو	مذکر	ناسخ	دست نازک سے لگائین تیے تو تلوارین جو آج	کیا ہمارے رخت عریانی پہ اتو ہو گیا
اجاغ	مذکر	ناسخ	تپ غم کے اثر سے گرم ہو جاتا ہے یہ آتش	جو مفلس ہین بنائی ہین اجاغ اکثر مری گل کا
اجل	مونث	مومن	مین اور اوس کو بلاؤن نگار روز وصل ہی ہے	اجل بھی کرنے محبت کا امتحان لگی

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
اچار	مذکر	جان	دوگانا جان تمھین انگنا مهینا ہی	نہ کھاؤ گرم نگوڑا اچار ہوتا ہی
احتیاج	مونث	اسیر	پھیلی ہی روشنی ترے حسن شباب کی	عالم مین احتیاج نہین آفتاب کی
احتیاط	مونث	اسیر	دامن بچا کے چلتے ہو میر غبار سے	کیا احتیاط آپ کو اللہ ہو گئی
احسن القصص	مذکر	آتش	حافظ رخ کتابی محبوب کے ہین ہم	یہ احسن القصص ہی ہمین یاد ہو گیا
احکام	مذکر	جان	رنڈی نہ کربلا مین کوئی جائے انّے بوا	حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا
احوال	مذکر	اسیر	ہو گر زیان کبر سے معلوم کیا تجھکو نہین	مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا
اختر	مذکر	ناسخ	گرچہ ہم بستر ہین ہم تم پر بہم روٹھے ہوے	آج کیا جوڑا مین اپنے بخت کا اختر گیا
اخگر	مذکر	مومن	داغ دل نکلینگے تربت سے مری جون لالہ	یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہو نگے
ادا	مونث	مومن	ہو نہ لے تاب ادا تمھاری آج	ناز کرتی ہی بے قراری آج
ادب	مذکر	آتش	ادب تا چند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا	سنبھل سکتا نہین اب دوش سے بوجھ اپنی گردن کا
اذان	مونث	اسیر	رہا ہی یاد ابرو مین مجھے شغل فغان برسون	وہ مومن ہون کہ دی ہی مین نے مسجد مین اذان برسون
اِذن	مذکر	اسیر	اورون کو اوس نے اذن دیا بار عام کا	ہم ڈھونڈھتے ہین دور سے موقع سلام کا
ارباب	مذکر	نسیم	زمانہ ہمسکون سے اے نسیم آباد ہی اب تو	بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا
ارغنون	مذکر	آتش	مجھ صوفی کے جو نعرہ سے حال اوس کو آگیا	مطرب نے تنگ ہے سر سے ارغنون کیا
ارغوان	مذکر	آتش	ترے شہید کا دھوکا تھا دیکھا اے ترک	جو کربلا سے معلے مین ارغوان ہوتا
ارگن	مذکر	اختر	رقص سے یار پہ پامال ہین اہل فرنگ	ٹھوکرون سے اوس بت خود کام کے ارگن بجا
ارمان	مذکر	ناسخ	لی جان خدا نے کسی بت نے نہ کیا قتل	نکلا نہ دم مرگ بھی ارمان ہمارا

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
اژدحام	مذکر	آتش	وہ کون ہی جو نہیں اون کو دیکھنے آتا	نظارہ بازون سے اک اژدحام ہوتا ہی
اژدر	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی ہی فلک پر دوڑی	مین یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اترا
اسباب	مذکر	اسیر	راہ بھر کہکے یہ رہزن کو دیا دم ہمنے	تو ہی مالک ہی یہ اسباب سفر کس کا ہی
اسپ	مذکر	صبا	کس طرح سے ہوتے حسون کو فروغ	اسپ چوبی چراغ پا ہی ہوا
استخوان	مذکر	آتش	منڈلاتے ہین کیون یہ ہما چیل کیطرح	شاید وہان سگ در استخوان گرا
اسم اعظم	مذکر	آتش	دہن اوس کے رو کتابی مین ہی ناپیدا	اسم اعظم وہی آن مین نہان ہی کہ جو تھا
اشک	مذکر	رند	لہو بہتا ہی چشمون سے نہ اشک آنکھون مین آتا ہی	ہوا ثابت مرا زخم جگر پانی چراتا ہی
اصلاح	مونث	آتش	شاعر ہون جو سیب زنخدان پہ سو نکتہ	اصلاح رہتی ہی مجھے اپنے دماغ کی
اطلاع	مونث	ناسخ	دیکھتا ہی قاصد نامہ نہ سنتا ہی پیام	کس طرح ہو اطلاع اوس کو ہمارے حال کی
اُف	مذکر	آتش	سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا
اُف	مونث	مومن	سنے گنہ مجھکو ستایا اوس نے	اُف نکلی تو بھی جلایا اوس نے
افسر	مذکر	ناسخ	کشور فقر مین مین برہنہ سر شاہ ہوا	سلطنت کا مرے سر پر جو نہ افسر آیا
افسون	مذکر	گویا	دیکھتے ہی زلف کا مضمون ہاتھہ آیا مرے	مجھکو سنبل کا نظارہ سانپ کا افسون ہوا
افغان	مذکر	مومن	گر وہان بھی یہ خموشی اثر افغان ہوگا	حشر مین کون مرے حال کا پرسان ہوگا
افیون	مونث	وزیر	گلشن مین کیا اشارہ کیا خال یار نے	افیون باغبان کو دی کوکنار نے
اکسیر	مونث	مومن	کرامات ہو رشخ بر و آپکے دل تفتہ کا ذرہ	کمین بنتی سنتی ہی آج تک اکسیر شیشے کی
اگال	مذکر	امانت	یار چباتا ہی لعل مین یاقوت	جب لبون مین اگال آتا ہی

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
اُولجھاؤ	مذکر	ظفر	سلجھیگا کیونکہ دیکھیے دل زلف یار سے	بے طرح اس مین اوس مین ہی اولجھاؤ ہوگیا
التجا	مونث	آتش	پیش از سوال دون مین نکیرین کا جواب	ہی التجا زبان سے مجھے اتنے کام کی
التماس	مذکر	مومن	فلک رس ہی غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا
الف	مذکر	آتش	بل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہر گز راست باز	چین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا
القاب	مذکر	آتش	یار کو تم سے محبت نہین ہے تو اے آتش	خط مین القاب پھر مشفق من ہی کس کا
الم	مذکر	مومن	اب تلک بھی تو ہی غم ویسا ہی	اب تلک تو ہی الم ویسا ہی
امام	مذکر	ناسخ	بجاے دانہ ہین ساقی جو دانہ انگور	ہم اپنے ڈالنے مین ڈالین امام شیشے کا
امان	مونث	غالب	گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے	تب امان ہجر مین دی برد لیالی نے مجھے
امر	مذکر	نسیم	غیر ممکن ہی کہ آسان ہو سکے	رہگیا جو امر مشکل رہگیا
امنگ	مونث	اسیر	کیا ہی مردہ فلک نے مگر ہی دل زندہ	وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانی کی
امید	مونث	مومن	خیال زلف مین جو رفتگی نے گھیر لیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
اناج	مذکر	اختر	کیسے شیطان بنگئے دہقان	کیون نہ بہکا ین گرا اناج ہوا
انار	مذکر	ناسخ	لب اوسکے پستہ ذقن سیب آنکھین ہین بادام	کھلے جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا
انبار	مذکر	اسیر	آمد سے کس کی ہی یہ گل افشان چراغ گور	پھولون کا میری خاک پہ انبار ہو گیا
انتظار	مذکر	ظفر	میری آنکھین ہین کھلی بعد فنا بھی دیکھیو	اور کیا ہو گا تمھارا انتظار ایسا تو ہی
انتہا	مونث	آتش	ہو نہ دینا مجھکو بے دردی ہی اب اے ساقیا	ابتدا جاڑے کی ہی اور انتہا برسات کی
انجام	مذکر	ظفر	آغاز محبت کو تو ہان سمجھے ہم اچھا	اچھا پر اس آغاز کا انجام نہ پایا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
انداز	مذکر	گویا	برنگ گل جگر ہوتے ہین ٹکڑے سننے والون کے	نیا انداز ہی بلبل ہمارے شیون دل کا
اندام	مذکر	وزیر	ہی آب وخاک ونار وہوا مین بھی تفرقہ	اس درجہ اضطراب مین اندام ہوگیا
اندھیر	مذکر	وزیر	زلفون نے دل کو چھین لیا رخ کی دید مین	لوٹا ہی دن دہاڑے یہ اندھیر ہوگیا
انسان	مذکر	ناسخ	شیر سے تا شربت مرگ ایک سی تلخی ہی یہان	غم لگا کھانے وہین انسان جہان پیدا ہوا
انگبین	مذکر	ناسخ	میرے مولا کو امیر النحل ملنا تھا خطاب	خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا
انگشت	مونث	اسیر	دعوی خون ہین دگر کار ہی کیا حشر کے دن	سرخ مہندی سے ہی انگشت شہادت تیری
انگشتر	مونث	اسیر	جو دہن ہی نقش ہی اوس مین تمہارا نام کہ	کوئی انگشتر جہان مین ایسے نگین ملتی نہین
انگیا	مونث	امانت	یہان گرہ کھل گئی دل کی اودھر انگیا کسکی	لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی
اوجھڑ	مونث	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہی کہ تلوار کی لچک	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوجھڑ ہی سپر کی
اوس	مونث	نسیم	لہرا لہرا کے اوس چاٹی	بن مین کالون نے رات کاٹی
اوسان	مذکر	اسیر	آنکھین ہین مین نے کھولین نظارے کے لیے	ہنگام قتل یہ نہ مجھے اوسان آگیا
اوقات	مونث	آتش	سائل دولت دنیا ہون مین اے آتش کیا	گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی
ایاغ	مذکر	ناسخ	مے سے روشن رہی ایاغ اپنا	گل نہ ہو ساقیا چراغ اپنا
ایجاد	مذکر	نسیم	قبر پر آیا ہی دینے کو مبارک باد مرگ	یہ نیا ایجاد ہی میرے ستم ایجاد کا
ایذا	مونث	رند	نالہ کیسا آہ نہین کی ہہ	کیا کچھ تجھ بن ایذا گذری
ایمان	مذکر	نسیم	مجھکو باتین تری تاثیر کرین کیا واعظ	پاس ہی اوس بت بدکیش کے ایمان میرا
اینٹ	مونث	ناسخ	سوا ہی حسرت زمین مع سن کیا مناسب	اگر لگوا دین اینٹین قبر مین دو چار سونے کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
			باب بای موحده	
باب	مذکر	ظفر	شاہد مقصود تک پونہچینگے کیونکر دیکھیے	بند ہی باب تمنا ہی غضب کھلتا نہین
بات	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی	صبح تک شام سے یا ہو کے سوبات نہ تھی
باد	مونث	ناسخ	باغ مین آج جو اوس گل کی سواری آئی	شور بلبل نے کیا باد بہاری آئی
بادام	مذکر	رند	بے مغز ہی جو کرتا ہی پھر اوس چشم سے چشمک	شرمندہ لاکھہ مرتبہ بادام ہوگیا
بادبان	مذکر	ظفر	جہاز چشم تباہی مین آگیا جو ہین	فقرہ کا باد مخالف سے بادبان ٹوٹا
بادل	مذکر	اسیر	مکان یار دریا بنگیا ہی میرے رونے سے	یہ پردے بادلے کے ہین کہ بادل گھر کے آیا ہی
بادہ	مذکر	ناسخ	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نے کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہوگیا
بار بمعنی ثمر	مذکر	ناسخ	سنا نہین کوئی اوس نخل حسن سا نازک	کہ کان سے نہین اوٹھتا ہی بار پھلی کا
بار بمعنی دربار	مذکر	اسیر	جب قیامت مین اژدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
باران	مذکر	ناسخ	ہی برنگ برق ہنسنا آدمیت سے بعید	سالہا باران غم سے ہر گل آدم ہوا
بارتنگ	مونث	اسیر	شہید عشق ہون کس کے دہان تنگ کا مین	بجاے سبزہ لحد مین جو بارتنگ لگی
بارش	مونث	آباد	کوچۂ جانان تک رسائی کیون نہو اپنی محال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کی
باڑ	مونث	ظفر	پیار سے جھڑکی کبھی دیتے تھے وہ ہمین	اے ظفر یہ کالیون کی باڑ سی جھڑتی تھی
باڑھ بمعنی دھار	مونث	ناسخ	ہجر مین سینہ سے لگاتے ہی ہوا صدمہ مجھے	ہی لب فنجان مے یا باڑھ ہی تلوار کی
باز	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک بچین نہ بچین	بلند ہو کے ہوا مین یہ باز ٹوٹ گیا
بازار	مذکر	مومن	تو کسی کا بھی خریدار نہین پر ظالم	سرفروشون کا ترے کوچے مین بازار لگا

لغت	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
بازو	مذکر	ناسخ	آج مولد ہی جناب حیدر کرار کا	ہوگیا بازو زبردست احمد مختار کا
باغ	مذکر	ناسخ	گل کہین دیکھا نہ مین نے داغ حسرت کے سوا	میرے اشکون سے مگر باغ جہان شاداب تھا
باگ	مونث	ظفر	دشت مین اب تے ہمارے توسن وحشت کی باگ	اوڑھ گئی اسے خار دامنگیر سے سکتی نہین
بال بمعنی مو	مذکر	امانت	خط کے رخ کا خیال آتا ہی	دل کے شیشے مین بال آتا ہی
بال بمعنی دنبالہ	مذکر	اسیر	کنگھی سے کے جانتا ہون کہ ٹوٹینگے دانت وہ	بیکا جو گیسوون کا کوئی بال ہوگیا
بال بمعنی پر	مذکر	غالب	مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بارہا	میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا
بام	مذکر	صبا	منزل جانان مین جائینگے کمند آہ سے	اے صبا بام حقیقت نہ دہان کھتا نہین
باندھنو	مذکر	رشک	ہون وہ سرگشتہ جیسے ہو نہین وسان نہین	باندھنو یارون نے باندھا ہی سر دستار کا
بانگ	مونث	نسیم	شیرین کیے گور مین تھا تصور یہی مدام	تاچرخ بانگ ماتم فرہاد جائیگی
بت	مذکر	ناسخ	تو وہ بت ہی کہ اگر دیر مین جاتا اکرام	شکل ناقوس تھا اک بت بھی نالان ہوتا
بحث	مونث	صبا	سخت باتون کا تری کیا دین جواب	بحث ہونی دوبدو اچھی نہین
بحر	مذکر	اسیر	خواہان آب جاہ ہین جب مین حسن ہین ہوا	موجون سے بحر اور بھی چین بہ جبین ہوا
بخار بمعنی تپ	مذکر	ناسخ	یہ نازکی کے ہین معنے کہ باغ مین وہ گل	قریب آتش گل جب گیا بخار آیا
بخار بمعنی دود	مذکر	صبا	بحث نالہ رہی مرغان چمن سے کیا کیا	اے صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا
بخار بمعنی کینہ	مذکر	آتش	ہفت آسمان پھکے سے جو مرد و واہ سے	گیا گیا بخار دل سے بخار زمین چلا
بخت	مذکر	مومن	شب تا بہ فتنہ چونک پڑتے ہی تیر عہد مین	اک سیر بخت تھا کہ وہ بیدار کم ہوا
بددعا	مونث	رند	پڑجائیگا کہین کسی عاشق کا کوسنا	مرجاوگے جوان اگر بددعا لگی

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
بدن جسم	مذکر	رند	بتا و رند ہم کو دل پہ کیا صدمہ گذرتا ہی	کئی دن سے ہی منہ اوترا تمھارا او بدن چھٹکا
بدن	مذکر	آتش	زال دنیا تنگ کرتی ہی نہایت ہی مجھے	ہی مگر اس بیوا کا کیا بدن فولاد کا
بر	مذکر	جان	بن کے بگڑی بات کیا قسمت تہی جان کی	چاند سا بر آ کے دروازے پہ کیسا پھر گیا
بر	مونث	مومن	کہان تک سوز شوق ہم کناری	کرے یون گرم جا بر مین ہماری
برات	مونث	اسیر	کبھی شادی کی نہ شادی ہوا نہ رنج کا رنج	مر دے نکلے مرے گھر سے نہ برات آئین
برتن	مذکر	جان	چڑھا کے آؤ مین جب ہین کمہار نے برتن	یہ دیکھا اوس نے کہ سو بکے ایک کچا ہی
برسات	مونث	آتش	جن دنون عشق و لا تا تھا ہمین صحرا کی	کون سی فصل تھی وہ جس مین کہ برسات تھی
برش	مونث	ظفر	لگین زخم دل پر کیون ٹیڑھے ترچھے	وہ ہی برش تیغ کی ٹیڑھی سیدھی
برق	مونث	رند	چھوڑ کر سب خس و خاشاک چمن کو آسیب	آشیانے پہ مرے برق گرا کرتی ہی
برگ	مذکر	ناسخ	اڑا دہین فتیو سے افتادگان خاک	اڈتا پھر اشجر سے جو برگ خزان گرا
بزم	مونث	رند	نشہ سے صوت تصویر تھا نے خود ہی مست	تھا مرقع کا ورق بزم خرابات تھی
بس	مذکر	سالک	مجھ جیسے سخت جان پہ کیا بس چلے قضا کا	یہان ٹوٹتا رہا ہی اکثر غضب خدا کا
بستر	مذکر	غالب	در پہ رہنے کو کہا اور کہکے کیسا پھر گیا	جتنے عرصے مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
بسم الله	مونث	ظفر	ترے عارض کا قرآن کیا بنا کر کوئی لکھیگا	بھنوؤن کے رو برو پہلے ہی بسم الله بگڑ گئی
بسم الله	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم الله ہوتی ہی
بسم الله	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہی قیس	وہ بسم الله ہی یہان داستان کی
بشر	مذکر	آتش	آئینے مین سے تیری چہرے کو دیکھے تو	کیونکر بھلا محبت تم سے بشر نہ کرتا

لفظ	جنس	استاد	نظیر	
			شعر	
بط	مونث	آتش	موسم گل کی ہوا نے کیے ساقی بے کل	بط مے اوڑ کے لب ست کو چھو آتی ہی
بغل	مونث	اسیر	لحد مین ہے سو حسینون کی لیکے تصویرین	پر یوسفون سے نہ خالی بغل زمین مین ہی
بقا	مونث	صبا	موسم عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ	کم ہی یہان برق کی چشمک سے بقا ساونکی
بل (بمعنی مروڑ)	مذکر	اسیر	زائل اندوہ کریگا سر انسان سے غرور	تیغ مین بال جو ہوگا تو کہان بل ہوگا
بلا	مونث	صبا	رخ یار پر جب چھٹی زلف یار	بلا اے صبا ہم پہ نازل ہوئی
بلبل	مذکر	انیس	دم تحریر گلریزی ہی یا سطرین ہین کہ غنچہ	صریر کلک ہی یا باغ مین بلبل چہکتا ہی
بلبل	مونث	ناسخ	گل تر سے دام محبت مین ہین یون تازہ اسیر	جس طرح دام مین بلبل ہو گرفتار نئی
بلم	مذکر	اختر	آنکھ کے ڈورے نے پلکون مین دکھایا لطف اور	برچھیون مین حسن کا بلم نظر آنے لگا
بنا	مونث	اسیر	اوس بت کے نظارے کے لیے جاتے ہین قاضی	مسجد کی بنا پاس شوالے کے پڑی ہی
بند (بمعنی حلقۂ زنجیر)	مذکر	نسیم	مخلصی ہو جنون سے ہوئی حاصل ہم کو	ایک ہی جھٹکے مین ہر بند سلاسل ٹوٹا
بند مفصل	مذکر	وزیر	جور سے وہم تو گرے ٹکڑے استخوان ہو کر	جنون مین سنگ سے یہ چور بند بند ہوا
بند (بند قبا)	مذکر	ناسخ	جو مین بھی دیکھتا سینے کی طیاری ہو تو کیا تھا	مرے آتے ہی ہر بند قبا کیون ہو بان باندھا
بند (بمعنی دیوار)	مذکر	ظفر	ہو گیا جو بند جانا اپنا کوی یار مین	یہ نہین کھلتا کہ باندھا کس نے اپنا ہی
بندش	مونث	نسیم	مومن کا طرز جھپٹ سیکھیگا نسیم سے	شاگرد سے نہ بندش استاد جائیگی
بندوق	مونث	اسیر	روبرو نالۂ سوزان کے جو آئی بندوق	گھٹ کے ہو جائیگی سر کی سلائی بندوق
بنیاد (بمعنی حقیقت)	مونث	ظفر	اے غافلو مانند حباب ایک نفس مین	مٹ جاؤگے تم کچھ نہین بنیاد تمھاری
بنیاد (بمعنی جڑ)	مونث	ظفر	مضطرب ہو کر جو مارا ہم نے سر دیوار سے	اے ظفر بنیاد تک بھی اوس کے گھر کی ہلگئی

لغت	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
بنیاد	مونث	نسیم	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوائی +	تب خود وہ کھلا ٹھہرے آئی
بو	مونث	آتش	خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آرزو تیری	خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری
بوتل	مونث	ناسخ	کیا کہیے تیغ ابروئے قاتل کی آب کی	عکس مژہ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی
بوجھ	مذکر	گویا	جنون تیرے پڑیں منہ پہ نازک دماغی ہے	رکھا ہے پھول چھاتی پر گویا بوجھ ہے سل کا
بوچھار	مونث	اسیر	کشتنی وہ ہون جو مقتل میں کبھی آنکلا	منھ پڑا تیروں کا تلوار کی بوچھار پڑی
بوند	مونث	ناسخ	ممکن نہیں صیام میں اک بوند آب کی	شعبان میں ضرور ہے کثرت شراب کی
بہا	مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر	عدم آب سے ارزان ہو بہا گوہر کا
بہا	مونث	یاس	رو نہ اے چشم یہ اشکوں کی بہا دینی تھی	دے کے یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
بھاپ	مونث	دبیر	پڑتی ہے دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ زمین سے نکلتی ہے
بہار	مونث	رند	جنون کے پیچ میں پھر جان بے قرار آئی	ہوائیں زور کی چلنے لگیں بہار آئی
بھاگڑ	مونث	اسیر	پیری کی مگر فوج اسیر آئی ہے نزدیک	دل مردہ ہے بھاگڑ ضعف انہیں پڑی ہے
بھاو	مذکر	ظفر	ہوسے ہم چشم مرے اشک رواں دریا سے	دیکھیے دونوں میں ہو بھاو زیادہ کس کا
بہتان	مذکر	آتش	شب فرقت میں کافر ہوں جو میری آنکھ جھپکی ہو	عبث بہتان غش نے آگے مجھ پہ خواب کا جوڑا
بھرم	مذکر	ظفر	بولتے جو ہم نہیں منہ سے کچھ اس میں بھید ہے	بولنا اچھا نہیں سارا بھرم کھل جائیگا
بھنور	مذکر	ظفر	عکس مے آتشیں ساقی کا دریا میں پڑا	ہم سر خورشید تابان ہر بھنور پیدا ہوا
بھنوین	مونث	ظفر	جو بھنوئیں اس شوخ چشم خشمگین کی کھچ گئیں	دو کمانیں متصل و ترک چین کی کھچ گئیں
بھور	مذکر	صبا	سحر وصل کی مانگوں جو دعا	بھور کر دے شب ہجراں میرا

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
بھید	مذکر	رند	ہوجائے ابھی کافر دیندار کی اک راہ	کھل جائے اگر بھید ترے از نہان کا
بھیڑ	مونث	آتش	لاش پر لاش نکلتی ہی ترے کوچے سے	کیا تماشا ہی کہ پھر بھیڑ نہین چھٹتی ہی
بھیس	مذکر	اسیر	سنا ہی غیرت نوشاہ ہی وہ حسن خوبی مین	چلون مثل سکندر مین الگر بھیس قاصد کا
بھیک	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ ملے کیا اوس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانۂ زنجیر سے
بیابان	مذکر	ناسخ	عمر بھر وحشت مین صحرا نوردی کی تو کیا	سیر کے قابل جو تھا دل کا بیابان رہ گیا
بیاز	مذکر	جان	جیسے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہے	مثل ہی مول سے بی جان ہے تا بیاز پیارا ہی
بیاض	مونث	اسیر	دشت وحشت مین بیاض چشم جانان یاد کی	شاخ آہو مجھکو قلم ہو گئی استاد کی
بیان	مذکر	ناسخ	یقین ہی سنتے سنتے اوس کا سر پیٹنے لگے ناسخ	بیان مین سامنے جس کے کرون اپنے جگر کا
بیاہ	مذکر	جان	کیا ہوا چل دور ہو تجھ سے موے	بیاہ میرا اور ہی جا ہو گیا
بیت	مذکر	ناسخ	سر سے پا تک اپنے شعلے کی طرح تھرا گئی	شمع کو جس شب مرا بیت الحزن یاد آگیا
بیت	مونث	نسیم	مزہ مطلع کا دے فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو	رہین جیسے برابر بیت ابرو ہو تو ایسی ہو
بلے بتے	مونث	جان	بلے تے کی موئی نے فضیلت کی لاگ ہے	دق ہو کے مدرسے سے لعل خان نکل گیا
بیداد	مونث	اختر	بس بس ستم ترا نہ وہ جان تن مین نہین ہے	بیداد نہ کر ہم پہ تو بیداد گر ایسی
بید مجنون	مذکر	آتش	رہا سالہا سال جنگل مین آتش	مرے سامنے بید مجنون نہ نکلا
بیخ	مونث	ظفر	لی جو زیر خاک کروٹ عاشق بیتاب نے	بیخ خار السے دل اندوہگین الجھا گئی
بیر	مذکر	ظفر	گذر ہو کیونکر مرا وہان کہ مجھسے لوگون نے	عزیز و بیر ہی اوس رہگذر پہ باندھ لیا
بیستون	مذکر	آتش	فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشے سے مر گیا	شیرین نے ناپسند مگر بیستون کیا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
بیعن	مذکر	اسیر	نامے کا میرے نے سر و پا لکھ دیا جواب	نے مہر کی نہ بیعن مرے یار نے کیا
بیگار	موئنث	اسیر	کب تلک بار غم ہجر اوٹھاؤں بے بخت	عشق معشوق نہ ٹھہرا کوئی بیگار ہوئی
بیم	مذکر	سالک	ہون شب وصل اس قدر بیخود	بیم مرگ سحر نہین آتا
			باب بای پارسی	
پا	مذکر	آتش	رعونت کونسی شیشے پہ ان عزلت گزینون کو	حصیر کہنہ دیکھا دست خشک و پاے تل پایا
پاتراب	مذکر	ناسخ	جب کہ مین نے وطن سے کوچ کیا	گور مین میرا پاتراب ہوا
پاٹ	مذکر	آتش	ڈراتا ہی کسے اے شیخ تو نار جہنم سے	سمندر موج مارے گر نچوڑون پاٹ دامن کا
پاس [illegible]	مذکر	سالک	گھٹتا تھا ورنہ بھی تو ہزار آفتون کے ساتھ	ہر پاس اوس کا ہم سر روز شمار تھا
پاس [illegible]	مذکر	نسیم	ماتم سہت ہا مجھے اشک چکیدہ کا	آخر کو پاس آہی گیا نور دیدہ کا
پاسخ	مذکر	مومن	کاش آپ وہ آئین جو سنون ناز کی باتین	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہوگا
پاسنگ	مذکر	ظفر	پلے مین حسن کے تم نے ہے دو خال ابرو	میزان حسن مین یہ پاسنگ ہی دھرے کا
پان	مذکر	امانت	شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر جستان مین	لب رنگین پہ مسی مل کے اوس نے پان کھایا ہی
پانی [illegible]	مذکر	آتش	رو کے مین نے دل نہین خالی کیا ہنوز	پانی ابھی سما سے کہان تا سمک بھرا
پانی [illegible]	مذکر	ظفر	چمن مین تجھ جو پژمردہ ہو ہی دیکھ کر اوس کو	مگر کچھ تجھ مین پانی اے گل شاداب باقی ہی
پانی	مذکر	آباد	تشنۂ شوق شہادت کب سے ہون سیراب کر	مجھ کو پانی چاہیے قاتل تری شمشیر کا
پانی	مذکر	اسیر	جا سکا پھر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا
پانی [illegible]	مذکر	اسیر	یاد اوس رنگ طلائی کی ہی صحرا مین ضرور	چاہیے گنبد آہو کو سنہرا پانی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
پاؤن	مذکر	مومن	کیا صعب گذار ہی رہ حمد	جبریل کا پاؤن لڑکھڑایا
پایان	مذکر	آباد	انتہا یون ہی نہین ہی میرے طول صبر کو	جس طرح پایان نہین قاتل ترے بیداد کا
پپیہا	مذکر	وزیر	پس مردن بھی مین بیتاب ہون نالان کے ہاتھون	بجاتے ہین پپہاے جنون لڑکے مری گل کا
پتنگ	مذکر	اسیر	پھبتی کہی یہ دیکھ کے انسان کا غرور	لو چو پڑا پتنگ اوڑا ایک تار کا
پتھر	مذکر	ناسخ	مرگیا ہون دیکھ کر جلوہ رخ پرنور کا	میری لوح قبر کو زیبا ہی پتھر طور کا
پٹ	مذکر	ظفر	وہ نہ ٹوٹا ترے مجنون نے بہت سر پھوڑا	ہی ترے دل کی طرح پٹ ترے در کا مضبوط
پر	مذکر	ناسخ	جس کو کیا نشانہ ہوا دم مین بے نشان	ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا
پرتو	مذکر	اسیر	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پہ	پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا
پرچم	مذکر	اختر	سب کے نشان نیچے ہوے	اونچا مرا پرچم رہا
پرچھاوان	مذکر	آتش	چمن آئینہ ہو گل عکس ہی رخسار گلگون کا	رہا جو سرو پرچھاوان ہی تیرے قد موزون کا
پرچھائین	مونث	رند	اوپری ہی ترے دیوانے سے عالم کو گریز	بھاگتے پھرتے ہین پرچھائین سے سودائی کی
پرستار	مونث	ناسخ	کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمی	تیری خدمت مین ہی ہر روز ایک پرستار نئی
پروا	مونث	آتش	غلمان و حور رہین ہی خدمت کو خلد مین	پروا نہین جہان مین کنیز و غلام کی
پرواز	مونث	ظفر	دے خدا گر بال و پر تو مثل مرغ تیز بال	یہان سے ہم پرواز بام یار پر سیدھی کرین
پرہیز	مذکر	مومن	یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا	کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا
پشواز	مونث	نسیم	پشواز کنار حوض اوتاری	شب کی پوشاک پہنی ساری
پکھاوج	مونث	نسیم	اوس نے جو پکھاوج اوس کو دے دی	کیفیت اتفاق سے نے دی

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
پُل	مذکر	ظفر	پیدا کیا وہ اوس نے شبر عوج بن عنق	پایا جب کے ساق پا سے نبار دو پل کا
پلک	مونث	رند	حسن حیرت سے آئینہ تیری پتلیاں تھیر اگئین	اب پلک سے بھی پلک دو دو پھر ملتی نہین
پلنگ	مذکر	ناسخ	ہے مکان گور تنگ سونے کا	کیا کرونگا پلنگ سونے کا
پلنگ	مذکر	اسیر	زور بخشتا ہے کیا جنون نے آ	پنجے ہم سے پلنگ کرتا ہے
پناہ	مونث	امانت	ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے کہین دل سے آہ کی	مانگی کہین پناہ رسالت پناہ کی
پند	مونث	ناسخ	غرض پند ماموں سے ہر چند کی	ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی
پندار	مذکر	ظفر	سرکشی کرتا ہے کیا کیا اپنی ہستی پہ حباب	دیکھنا اک دم مین پندار کیا تھا کیا ہوا
پور	مونث	اختر	گننے سے آنکھ وہ لگاتی ہے	پور اک ایک اوس کی بہاتی ہے
پوست	مذکر	آتش	لالہ سو کمکر لگاتے ہین گل اندامونکو داغ	روز محشر شاعرون کا پوست کھینچا جائیگا
پوشاک	مونث	ناسخ	موت آتی ہے جنون غم نہین عریانی کا	ہوگی پوشاک مرے واسطے تیار نہی
پھاگ	مذکر	نسیم	بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا	بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا
پھانس	مونث	رند	اب اوس مژہ کا دل سے خلش دور ہوگیا	وہ پھانس جو جگر مین چبھی تھی نکل گئی
پھل	مذکر	اسیر	ہین تماشائی جو گلزار محبت کے اسیر	پھل سر منصور کو کہتے ہین نخل دار کا
پھل	مذکر	اسیر	ہمارے بعد ہوگا زخم کھانے کا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیون کے مول قاتل پھل کٹاری کا
پہلو	مذکر	ناسخ	ہوگیا تھا سر دین تو تیرے اوٹھ جانے کے	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہوگیا
پہلو	مذکر	آتش	دور سے کوچۂ دلبر کو کھڑا تکتا ہون	نہ تو دیوار کا تکیہ نہ تو در کا پہلو
پہلو	مذکر	آتش	بڑھ چلا لاکھ قد یار کی موزونی سے	مصرع سرو مین نکلا نہ کمر کا پہلو

پ

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
پہلو	مذکر	آتش	کھائے گا خنجر جلاد کا پہر کا پہلو	زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
پہلو	مذکر	اسیر	کرون اگر نقش نام جانان نگین دل مین سلیمان	تمام عالم ہو زیر فرمان ہارون پہلو تو نگین کا
پھول	مذکر	نسیم	صدا دی سینۂ بلبل مین دل اپنے توڑ جانے کی	سحر کو دست گلچین نے جو توڑا پھول گلشن کا
پھول	مذکر	رشک	اہل جنت کو ہو جنت پہ جہنم کا خیال	پھول اگر پڑ جا میری آہ آتشبار کا
پھولام	مذکر	جان	مالن نہین کے آئی ہے تو دیکھ نوبہار	سستا گزری مول سے پھولام ہو گیا
پھیر	مذکر	وزیر	بہکر جو آستین سے پونچھا ہے گوش تک	اے اشک کے سن بھر کا تجھے پھیر ہو گیا
پیار	مذکر	مومن	معشوق سے بھی ہم نے نباہی برابری	وہان لطف کم ہوا تو یہان پیار کم ہوا
پیاس	مونث	ظفر	نہ بجھی پیاس سے پرسوختہ جان کی ہرگز	اوس نے جس دم کہ پیا خون جگر اور لگی
پیام	مذکر	اسیر	قاصد ایسا ہو کہ جیسے تھے جناب مصطفے	مومن بندون کو پہنچایا پیام اللہ کا
پیپ	مونث	رند	ڈالدی پیپ کلیجون مین غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگارون کی
پیٹ	مذکر	ناسخ	جو پایا بدل ماتحلل کا پیٹ	چٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
پیٹ	مذکر	جان	دل کھول کے جب تک نہین کبھی آئیگی زندگی	ہے پیٹ کہین منہ کا نوالہ نہین ہتا
پیٹھ	مونث	ناسخ	منہ آگے دکھا نہین سکتا ہے شرم سے	اس واسطے ہے پیٹھ ادھر آفتاب کی
پیچ	مذکر	گویا	بھول جائے اپنا بل کرنا ابھی شاخ غزال	پیچ دکھلادے جو تو گیسوی عنبر فام کا
پیچ وتاب	مذکر	مومن	دیکھا نہ ہو یہ شکر حسد ہ بلا کہ آج	سنبل کو تیری زلف کا سا پیچ وتاب تھا
پیر	مذکر	مومن	دزد نہان نے پیر نکالا	عمر ابد سے مار ہی ڈالا ہو ہو
پیراہن	مذکر	ناسخ	آنے پائے بزم جانان مین تعجب یہ بالیدہ ہو	پیراہن ہو تنگ جسم شمع پہ فانوس کا

نظیر

لغت	جنس	استاد	شعر	
پیڑ	مذکر	آتش	بعد فنا بھی رنگ طبیعت نہ جائیگا	تربت سے میرے پیڑ اوگیگا پتنگ کا
پیش خیمہ	مذکر	وزیر	باغ کو جائیے گا ابر سیہ مست او ٹھا	پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا آج
پیغام	مذکر	مومن	مین وہ ہم سے مرتا ہون ہان عتاب اوسکے	قاصد کی زبان سے نہین پیغام نکلتا
پیکان	مذکر	مومن	ایسی لذت خلش دل مین کہان ہوتی ہے	رہگیا سینے مین اوس کا کوئی پیکان ہوگا
پیل	مذکر	ظفر	ملا بادل سے بادل کیا گرج کر دیکھیے ساقی	یہ پیل مست پیل مست سے چنگھاڑ کر جھپٹا
پیمان	مذکر	آتش	صادق القول نہین سر مجھہ سا مے کش	شیشے سے عہد و پیمانہ سے پیمان گیا
پیوند	مذکر	آتش	ہو نہ اوس لیلی وحشی کا دل دیوانہ مجھو	بید مجنون سے کہان پیوند نخل طور کا
			باب تای فوقانی	
تاب	مونث	ناسخ	لے لقے مین صبا بو سے تو مرجھائے وہ گل	برگ گل کو تاب ہے بلبل تری منقار کی
تاب	مونث	ظفر	ہے سوا الماس سے بھی تیرے دانتون کی چمک	تاب رکھتا ہے در شہوار ایسی کا ہیکو
تاب	مونث	ناسخ	خط جو اوس محبوب کا بنتا نہین ہے یہ سبب	ہاتھہ گالون کو لگائے تاب کیا جام کی
تابدان	مذکر	ظفر	ہمارے دل مین ہے یون اوسکی تیر کا روزن	اندھیرے گھر مین ہے جس طرح تابدان ہوتا
تابوت	مذکر	اسیر	اوٹھہ گئی لاش مگر آپنے اتنا نہ کہا	کہ یہ تابوت سر راہ گذر کس کا ہے
تاب و توان	مذکر	ظفر	نہین دل چھوڑتا آہ و فغان بے ہمت	اگرچہ دل مین غم نے کچھہ نہین تاب و توان چھوڑا
تاج	مذکر	اسیر	مرا خط لے گیا اوس تک بلقیس غیرت جب سے	ملا ہے طائرون مین تاج ہدہد کو تفاخر کا
تار	مذکر	اسیر	کھل گئین نوح کی آنکھیں وہ اوٹھایا طوفان	تار رونے کا جو ہم نے لب جیحون باندھا
تار	مذکر	ناسخ	ساق سیمین کی محبت مین ہمارا دم کیا تھم	اے پری تار نفس بھی تار سیمین ہو گیا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
تاک (درخت انگور)	مذکر	آتش	اینڈتا تھا ایسے مستوں کی طرح سے باغ مین	صاحب کیفیت ہے اپنے سلسلے مین تاک تھا
تاک [illegible]	مونث	ظفر	یون ہی طبیعت اپنی ہوس پہ لگی ہوئی	ٹکڑی کی جیسے تاک مگس پر لگی ہوئی
تال	مذکر	اختر	راحت کے لیے رنج خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہے میان ایک ہی سر کا
تالاب	مذکر	ظفر	ظفر یہ دیدۂ پر آب اپنا کوئی جانان مین	رہا یون جس طرح سے باغ مین تالاب پانی کا
تان	مونث	رند	کان مین دیس کی آواز چلی آتی ہے	تان لیتی ہے کوئی حور لقا ساون کی
تبر	مذکر	ناسخ	غیر کا کچھ نہ چلے گر نہ ہو دشمن اپنا	چوب دستے کو شجر ہی سے تبر لیتا ہے
تپ	مونث	آتش	جو گنہ وصل مین سرزد ہوے تھے عفو ہوے	فارغ البال ہوا مین تپ ہجران آئی
تپاک	مذکر	ناسخ	ترے جلانے کو اے سنگدل صنم ہمنے	اک اور صاعقہ طور سے تپاک کیا
تتبع	مذکر	رند	ابر اکثر اس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	مذکر	اسیر	جیسے صحرا مین ہو گرد باد دشت کہتے ہین	تتق باندھا ہے میری آہ نے گرد تفکر کا
تخت	مذکر	ناسخ	جس طرح خورشید سے بڑھ جائے لکا ابر کا	تجھ سے آگے بس ہوا مین تخت سلیمان بڑھ گیا
تخت روان	مذکر	ناسخ	بس سلیمان کا جنازہ بنا	کچھ جو تخت روان بلند ہوا
تخم	مذکر	ظفر	دیکھیے کھلتا ہے کیا گل آخر اے رشک گل	ہم نے دل مین تخم الفت کا ترے بویا تو ہے
ترازو	مونث	نسیم	نکلتے ہین برابر اشک میری دونون آنکھون سے	متاع درد تلنے کی ترازو ہو تو ایسی ہو
تربت	مونث	ناسخ	کیا برستی ہے بجا سے ابر رحمت نے کسی	ہے یہی تربت مقرر ناسخ مغفور کی
تردد	مذکر	نسیم	کم حقیقت کے لیے پرسش کبھی ہوتی نہین	کون استفسار کرتا ہے تردد مور کا
ترک [illegible]	مذکر	آتش	عاشقون سے طلب بوسہ کہان جاتی ہے	مور سے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
ترک نشان کمان کے	مونث	اسیر	پھر تسکین دیکھتا ہون جن مین جب ہین کتاب	ترک اک اک جزو کی دو دو پھر ملتی نہین
تڑپ	مونث	آباد	تو جو آئی تو نہ مجھے ہجر مین آیا آرام	ورنہ لے موت تڑپ کیا دل بیمار کی تھی
تعویذ نقش کے	مذکر	اسیر	فلک پہ ہر سحر مہر اس تمنا مین نکلتا ہے	بنے تعویذ ہین اوس کے در دروازے کے بازو کا
تعویذ قبر کے	مذکر	آتش	دشمن و دوست پس از مرگ ملینگے آ کے	نقش جب کا ہے مرے سنگ لحد کا تعویذ
تکان	مونث	صوفی	تکلیف نہ جانے سے اوٹھائی	نے راہ کی کچھ تکان پائی ہے
تکرار	مونث	آتش	منہ دکھاؤ بہت رہی تکرار	ارنی اور لن ترانی کی ہے
تُکّل	مونث	ظفر	اوڑا پھرے ہے تن اریون ظفر میرا	ہوا پہ جون کوئی تکل خراب اوڑتی ہے
تل سیاہ نقطہ	مذکر	صبا	کوٹھے مین گردش نگہ یار کے لیا	تل تیل ہو کے بہ گیا چشم غزال کا
تل خال کے	مذکر	ناسخ	مردم چشم ملائک ہین سے ترے خال سیاہ	رخ خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہو گا
تلاطم	مذکر	اسیر	قیامت ہے بندھی ہے ذبح کے دم آنکھ پتلی	رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا
تلچھٹ	مذکر	اختر	کس کی مٹی خراب ہو ساقی	اس کا تلچھٹ خمار کرتا ہے
تلوار	مونث	آتش	نہ ہوا مین ہے قسمت کا قصور اے قاتل	ہاتھ کم زور نہ تلوار تری بھاری تھی
تمکین	مذکر	آتش	تول دیکھا ہم نے میزان خرد مین بارہا	کوہ سے لے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا
تُمن	مذکر	آتش	صف مژگان کی جنبش کا کیا اقبال نے کشتہ	شہید ان کے ہوے سالار جب سے ہم تمن بگڑا
تمنا	مونث	اسیر	کیا کہون حسرت دل وصل مین کیا کیا نکلی	حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی
تن	مذکر	مومن	لے اوڑی لاشہ ہوا لاغر بس تن ہو گیا	ذرۂ ریگ بیابان اپنا مدفن ہو گیا
تنخواہ	مونث	وزیر	ملا جب درہم داغ جنون گھبرا کے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار مین تنخواہ ملتی ہے

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
توان	مونث	نسیم	زبان ذبح نکلی روح لفظ مرحبا کہہ کر	مرے قاتل توان دست و بازو ہو تو ایسی ہو
توبہ	مونث	اسیر	آئی بہار جبس ورع رائگان ہوئی	توبہ مرید حضرت پیر مغان ہوئی
توپ	مونث	رند	ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنے کی	توپ تا صبح قیامت بھی نہین چلنے کی
توڑ	مذکر	ناسخ	کم بضاعت جتنے ہین کرتے ہین جوش و خروش	توڑ ہوتا ہی کسی دریا مین کب سیلاب کا
توسن	مذکر	ناسخ	وادی ہستی مین آتے ہی عدم کی راہ لی	ساتھ اپنے توسن عمر روان پیدا ہوا
توقع	مونث	مومن	مر گئے پہ ہی کہ سب بے خبر صیاد	اب توقع نہین رہائی کی ہے
تہ	مونث	مومن	رنگ رفتہ نے جھلک دکھلائی	منہ پہ اک سرخی کی تہ سی آئی
تھان	مذکر	اسیر	ہو گئے آج بیابان بیک ہی کیا گل عذارون کو	بنا کرتی ہین آنکھین آنسوؤن سے تھان شبنم کا
تھاہ	مونث	صبا	ڈوبتے کھاتی ہین فرنگی سے ابھر حسن	تھاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین
تیر	مذکر	ناسخ	اُس ابرو کی طرف مژگان گستاخ نہین	تیر بھی پیش کمان تو اضع خم ہوا
تیغ	مونث	صبا	ہلال ابروی قاتل نے معرکہ مارا	نیام شب مین نہان تیغ آفتاب ہوئی
تیل	مذکر	اسیر	آنکھون مین ان بتون کی مروت نہین رہی	کیا ان تلون سے تیل الٰہی ٹپک گیا
			باب تای ہندی	
ٹاپو	مذکر	جان	ہوتی تھی مجھکو عشق مین اوس گھڑی	ٹھہرا ہوا جب کوئی ٹاپو نظر پڑا تھا
ٹبر	مذکر	جان	پنجتن پاک کی ہی آس مجھے اناجی	جن کے صدقے مین اسارا ہی ٹبر چلتا
ٹھاٹھ	مذکر	اسیر	غم و اندوہ و حرمان ہین صاحب ہو رہا سینہ	فقیری مین میسر ٹھاٹھ ہی ہم کو امیری کا
ٹیس	مونث	رند	ٹیسین گئین نہ دل کی دوا بارہا لگی	کوسا تھا کس نے کس کی اسے بددعا لگی

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
			باب ثای مثلثہ	
ثمر	مذکر	وزیر	یار کا نخل عداوت بارور ہونے لگا	بڑھ چلی دل مین گرہ پیدا ثمر ہونے لگا
ثنا	مونث	ظفر	منہ کیا مرا ظفر جو کہون نعت مصطفے	اوس کی ثنا خدا نے ہی قرآن مین کہی
			باب جیم عربی	
جا	مونث	صبا	سیر ہفت اقلیم اسکندر سے یہ ثابت ہوا	بیٹھہ رہنے کو کہین جا ہاتھہ
جادو	مذکر	صبا	افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا	آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا
جاروب	مونث	اسیر	خط رخسار جانان سے کدورت دل کی زائل کی	شعاع مہر تھی جاروب صحن خانۂ دل کی
جاگیر	مونث	جان	اے جان بسر ہو یگی کس طرح سے اوقات	میرا کہین منصب ہی نہ جاگیر تمھاری
جال	مذکر	ناسخ	اوڑ کے اب جائیگی کہان بط مے	ابر باران کا جال آپونہچا
جال	مذکر	جان	کوٹھے پہ چڑھکے رنڈی کرتی ہی تو جو کنگھی	مین پیچ خوب سمجھی یہ بھی ہی جال تیرا
جام	مذکر	مومن	اگر گردش یہی ہی مغبچون کی چشم گرگون کی	کف ساقی مین جام بادۂ گلگون نہ ٹھہریگا
جان	مونث	مومن	اگر امید بر نہین آتی ہی	جان رہنی نظر نہین آتی
جانماز	مونث	اسیر	تھی جو زاہد کی جانماز اسیر	سنتے ہین وہ بھی رہن جام ہوئی
جانور	مذکر	آتش	بلبل کا عشق حسن گل سے نہین خوش آتا	تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا
جاے	مونث	مومن	عشرت و عیش سے فرصت اوسے دم بھر نہ ہوئی	اپنے ملنے کو کوئی جاے مقرر نہ ہوئی
جبین	مونث	ناسخ	سنگ اسود کی طرح سب رخ زاہد ہو سیاہ	کیا جو سجدۂ ون ہوئی تیرہ جبین
جدول	مونث	ناسخ	جا بجا تعریف لکھی ہی خط دلدار کی	چاہیے جدول مرے دیوان کو زنگار کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
جرس	مذکر	ناسخ	پین حمازۂ لیلی یہ کہتا ہی جرس دل کا	ہمارا پردۂ غفلت ہی بس ہی وہی محمل کا
جرم	مذکر	نسیم	کیونکر صدقے ہون مین اپنے جرم نے تقصیر کا	قتل کے بعد ایک مدت تک اونھین شرمائیگا
جریب	مونث	ظفر	جریب کاہکشان لیتے تو ضعف پیری مین	کبھی نہ لیے فلک پیر ہاتھہ سے پھینکی
جڑ	مونث	ظفر	کیا قیامت ہی ہماری صرصر آہ و فغان	جس سے باغ دہر مین جڑ ہر شجر کی ہل گئی
جزو	مذکر	ناسخ	نکہت کا کل ہی جان جو دیتے تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
جستجو	مونث	آتش	شب فراق مین اے آرزوے وصل تا دم صبح	چراغ ہاتھہ مین ہی اور جستجو تیری
جسم	مذکر	ناسخ	گھل گیا ہی پیرہن مین جسم مجھہ مایوس کا	ایک عالم کو گمان ہی شمع اور فانوس کا
جشن	مذکر	سالک	خلعت مسند نشینی کا یہ جشن	جشن جمشید سے بھی کچھہ بڑھ گیا
جفا	مونث	آباد	ابر رلواتا ہی تڑپاتی ہی بجلی دل مرا	ہجر مین دیکھے نہ دشمن بھی جفا برسات کی
جگ	مذکر	نسیم	اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	پو پھٹتے ہی جگ اون کا ٹوٹا
جگر	مذکر	غالب	ہر ایک تیر جس مین دو نون چھد گئے ہوتے تھے	وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا
جگنو	مذکر	رند	سر کا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگنو	مذکر	اسیر	دل سوزان ہمارا پھنس گیا جب زلف جانان مین	کہا سب نے شب تاریک مین جگنو چمکتا ہے
جگہ	مونث	ناسخ	وسعت آباد جہان تنگ ہوا زیر فلک	چاہیے مجھہ کو جگہ یہ زمین تھوڑی سی
جلوہ	مذکر	نسیم	چشم عاشق بن گیا ہون اس لیے مین اے نسیم	شاید آجائے نظر جلوہ جمال یار کا
جل تھل	مذکر	ناسخ	ایسے مرے مژہ کے ہین بادل بھرے ہوے	پل مارتے مین دیکھے ہین جل تھل بھرے ہوے
جلد	مونث	اسیر	مضمون غم ہین قابل رقت ہزار ہا	دیوان ہمارا جلد نوین ہی بہار کی

لفظ	جنس	استاد	تنظیر — شعر	
جلد	مونث	اسیر	لائق ہین دیکھنے کے مرے داغہاے تن	تجھپے عجیب رکھتی ہی جلد اس کتاب کی
جلد	مونث	اختر	ہمین چھو چھو کے تو پارس کا ملا ہی تسبیح	ہم نے یہ جلد بدن آپ کی چمکائی ہی
جلن	مونث	مومن	یون داغ عدو کا شکر اے دل	بے شرم تجھے جلن نہ آئی
جمع وخرچ	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہی	مری نگاہ مین ہی جمع وخرچ دریا کا
جن	مذکر	ناسخ	حسن وحشت خیز ایسا ہی تو کیسے آدمی	اے پری ہر جن بھی کتا باولا ہو جائگا
جنجال	مذکر	صبا	اس بکھیڑے سے الٰہی کہین چھٹکارا ہو	عشق گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
جنس	مونث	آتش	سایہ سان حسن کے ہمراہ ہی عشق بے باک	ساتھہ یہ جنس خریدار لیے پھرتی ہی
جنگ	مونث	ناسخ	صلح نامہ جو لکھا تیرے خط مشکین نے	نہ رہی جنگ جو کچھہ میرے اور اغیار کے تھی
جنگل	مذکر	ظفر	ہون وہ سرگشتہ جنون مین کہ بگولے کی طرح	اے ظفر دیکھہ کے چکر مجھے جنگل کھاتا
جو	مونث	آتش	کرم حق سے ہی گل زار توکل سرسبز	کٹ کے دریا سے مرے باغ مین جو آتی ہی
جواب	مذکر	اسیر	کیا جو خالق عالم نے خلق دل میرا	خلیل نے یہ کہا کعبے کا جواب بنا
جواہر	مذکر	امانت	ملبوس زرنگار ہی اوپر دھرا ہوا	شیشے ہی کشتیون مین جواہر بھرا ہوا
جوبن	مذکر	آتش	چاہیے آغاز خط ہو گل سے رخ پر یار کے	دل کو لہراتا ہی جوبن سبزۂ نوخیز کا
جوبن	مذکر	ظفر	خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو	قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
جود	مذکر	ناسخ	بخل جتنا ہی زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جور	مذکر	مومن	واقعی سجدہ در ایسی ہی تقصیر ہی	جور جو بندے پہ ہوتا ہی بجا ہوتا ہی
جوڑ	مذکر	رند	عدو غیر نے تجھہ کو دلبر بنایا	کوئی جوڑ مجھہ پر مقرر بنایا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
جوشش	مذکر	اسیر	ہمارے رونے سے چمکیگا حسن چہرہ یار	جو مینہ برستا ہی جوشش بہار ہوتا ہی
جوشش	مذکر	صبا	جب اوسے سن بہر کولے جذب دل کچھ جوش آتا ہی	مہ نو کی طرح کھولے ہوے آغوش آتا ہی
جوکھون	مونث	رند	نہ کر عادت وصل گھبرائیگا پھر	جدائی کی جوکھون جو اے دل پڑیگی
جوہر	مذکر	گویا	قتل عشاق سے اب نفرت ہی	تیغ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا
جوہر	مذکر	ناسخ	کھول دیتا ہی اگر جوہر شمشیر کسیں	چھپ گیا تیرگی بخت سے جوہر اپنا
جوہر	مذکر	ظفر	میرا دم اور تری تیغ کا دم ایک سا ہی	جوہر اخلاص کا دونون مین ہم ایک سا ہی
جھاڑ	مذکر	آتش	دین غم ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج	گوشۂ دامن سے اولجھا جھاڑ کب بلور کا
جھاڑو	مونث	صبا	آتے ہی باد خزان نے ایسی جھاڑو پھیر دی	جائے گل تھا چمن مین باغبان کہتا نہین
جہاز	مذکر	اسیر	بھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھوان	یہ جہاز گنبد گردان دخانی ہو گیا
جہان	مذکر	رند	اک جہان دیوانہ اوس زلف دوتا کا ہو گیا	ابتدا ہی مین سودا انتہا کا ہو گیا
جھجک	مونث	رند	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	وحشت تو گئی جھجک رہی ہی
جھجک	مونث	رند	باقی ہی ابھی اثر جنون کا	سودا تو گیا ہی جھجک رہی ہی
جھلک	مونث	ظفر	آنکھین ہین کٹورے سے وہ ستم گردن ہی صراحی از غضب	اور اوس مین شراب بھی یار رکھتی ہی جھلک بھی ویسی ہی
جھنک	مونث	ظفر	وہ کہے گا تو آفت لائے ہی تال مین کیو جان نکالے	ناچ اوس کا اوٹھائے سو فتنے گھنگرو کی جھنک بھی ویسی ہی
جھنکار	مونث	اسیر	خلقت زیر زمین خواب سے بیدار ہوئی	شور محشر مری زنجیر کی جھنکار ہوئی
جہنم	مذکر	رند	ضرور حشر کے دن عاصیون کی ہوگی تلاش	نہونگے ہم تو جہنم جلائیگا پھر کیا
جھوٹے موٹ	مذکر	ظفر	سچ کو بھی میرے سمجھتا ہی وہ کیا جھوٹے موٹ	جانا سچ مچ اگر اوس نے کہا جھوٹے موٹ

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
جھومر	مذکر	ظفر	چرخ پہ پھرتے ہیں عقد ثریا کی چمک	جب کہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جی	مذکر	نسیم	تھا خوف اس قدر چمن روزگار سے	جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
جیحون	مذکر	آتش	پھرتے پھرتے جستجوئے گوہر مقصود مین	بیٹھ کر رو دیا گھڑی بھر مین جہان جیحون ہوا
			باب جیم فارسی	
چاٹ	مونث	ظفر	سناتے ہین باقی کو مے خوار ڈھب کی	کہ ہو چاٹ کوئی مزے دار ڈھب کی
چادر	مونث	وزیر	خوب بدلا ہے گلگون سے ہماری قبر کو	چادر گل نقش پائے یار نے تیار کی
چارباغ	مذکر	صبا	چار عنصر کے سب تماشے ہین	واہ یہ چار باغ کس کا ہے
چاک	مذکر	ناسخ	تنہ ہلال کو شکستگی کی تھی ناسخ	جو میری خاک سے تیار اوس نے چاک کیا
چاک	مذکر	ناسخ	زخم دل ... جو ہو نہ ہرگز التیام	ایک دن بخیہ اوس کا ہی کا چاک در ہو جائیگا
چال	مونث	صبا	ان کی رفتار ناز اوڑا لیتا	کبک نے کچھ تو چال کی ہوتی
چال	مونث	ناسخ	اسقدر پھرتے سے رو یار پہ ہے دور خط	چال اوس کمبخت نے سیکھی ہی کیا تلوار کی
چاند	مذکر	امانت	تیغ اوس کی معرکے مین جو چمکی ہلال وار	شرمندہ ہو کے چاند سپر سے نکل گیا
چاند	مذکر	امانت	ہلال دیکھ کے اوس رشک ماہ کا منہ دیکھ	خوشی سے تجھ کو امانت کہیگا سارا چاند
چاند	مذکر	آتش	ساقی ہون تیس روز سے مشتاق دید کا	دکھلائے جام مے مین مجھے چاند عید کا
چاند گہن	مذکر	امانت	تیرے منہ پر جو رکھا غیر سیہ فام نے منہ	مجھ کو اے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
چاہ	مذکر	آتش	جان شیرین سے بھرے دل کو تمنا ہی یہی	آب شیرین کے عوض چاہ زنخدان تیرا
چاہ	مونث	اسیر	اتنا تو جذب عشق نے بارے اثر کیا	میری طرح سے اون کو مری چاہ ہو گئی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
چپ	مونث	مومن	پردے سے اک آواز خوش آئی	جس نے یہ چپ ہی مجھہ کو لگائی
چتر	مذکر	اسیر	واہ اے دو فلک خانۂ احسان آباد	چتر بخشا سر مخمور کو انگڑائی کا
چتون	مونث	رند	ہمین یہ نہ تھی تم سے چشم امید	کہ دو دن مین چتون بدل جائیگی
چراغ	مذکر	مومن	ہوتا ہی آہ صبح سے داغ اور شعلہ زن	کیسا چراغ تھا یہ کبھی گل نہ ہو سکا
چراغان	مذکر	ناسخ	شمعین کافوری جلاتے تھے سلو کی گور پر	دیدۂ غول بیابان سے چراغان ہو گیا
چرخ	مذکر	مومن	گل سنگ ہوا گریۂ خون سے مرے اس ن	کیا اب بھی خجل چرخ سیہ فام نہ ہوگا
چشم	مونث	صبا	فراق یار مین چشم اس قدر پر آب ہوئی	طناب عمر ہماری رگ سحاب ہوئی
چک	مونث	اسیر	کبھی اوتار کے رکھا جو بار غم مین نے	اسیر چک کمر کو ہسار مین آئی
چکر	مذکر	اسیر	آنکھ اوس کی پھری مجھہ سے یہ دو نہین آتا	کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا
چکور	مذکر	صبا	ہوے ایار مین کیا دل کو ضطراب رہا	چکور چاند کے خاطر بہت خراب رہا
چلم	مونث	اسیر	سوز دل سے کس طرح خالی اپنا کوئی شعر	محتسین کین مہ تو ن چلمین بھرین استاد کی
چلمن	مونث	اسیر	آنکھون میں کس پردہ نشین کا ہی تصور	چلمن جو در چشم پہ مژگان کی پڑی ہی
چلن	مذکر	نسیم	ساقی وہ پلا مجکو کہ دو عالم ہون فراموش	ہو جاے خدائی سے نرالا چلن اپنا
چلن	مذکر	آتش	سکۂ داغ وفا اک دن مرے کام آئینگے	عشق کے بازار مین اون کا چلن ہو جائیگا
چلو	مذکر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہی تردد ساقی	حاجت جام نہین جام ہی چلو اپنا
چمک	مونث	ناسخ	لگ چلے گلشن مین گیسو اوس سیم اندام سے	ہو چمک موج ہوا مین نقرئی زنجیر کی
چمن	مذکر	نسیم	پوشیدہ ہی چھپا ہون سے ہر اک داغ تن اپنا	پامال خزان آپ کیا ہی چمن اپنا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
چنار	مذکر	ناسخ	تری سواری مین کب پنچ شعلے ہین اے سرو	جلو مین صحن گلستان سے ہی چنار آیا
چنان اور چنین	مونث	ظفر	خط مین بہت سی اوس نے چنان اور چنین لکھی	پر بات اک چنی ہوئی اب تک نہین لکھی
چنبر	مذکر	اسیر	محو راس قدر ہون قلیان کا شوق ہی	گرداب کی چلم ہو تو چنبر حباب کا
چنبر	مذکر	اسیر	دم قلیان کشی اوس ترک کو کیون نہ پسند آئے	نہ سونے کا نہ چاندی کا ہی چنبر میری گردن کا
چنگ	مونث	ظفر	ہوا بلند فلک پر ہی میرا شعلۂ آہ	ہوا یہ چنگ نہین لیکے یہ چراغ اوڑی
چنگل	مذکر	آتش	ہجران یار مین تن خاکی سے تنگ ہون	ایذاے مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
چنور	مذکر	وزیر	ہو گئے تیمور یا بے حرص جب توڑا وزیر	ہاتھ اوٹھایا جاہ سے سر پہ چنور ہونے لگا
چوب	مونث	ظفر	کس کو مارا کس کا سر پھوڑا بتاؤ تو سہی	تم نے لوہو مین کیونکر چوب دستی ہی بھری
چوٹ	مونث	نسیم	جو چوٹ ہی اسے دل کی خالی نہین جاتی	آخر کو وہی کی جو سنبھالی نہین جاتی
چوٹ	مونث	ظفر	ہمارا نالۂ پر شور و صور اسرافیل	ہی چوٹ اے دل اندوہگین پر ابر کی
چوٹ	مونث	ظفر	چوٹ پر چوٹ لگی دل پہ نئی عشق مین اور	شام کو اور لگی وقت سحر اور لگی
چورنگ	مذکر	آتش	کشتۂ تیر مژہ پر تیغ ابرو بھی چلے	اے شکار انداز ہو چورنگ اس نخچیر کا
چورنگ	مذکر	ناسخ	مجھی پہ دم پہ دم پڑتی ہی محفل مین جو اے ناسخ	مگر تیغ نگاہ یار نے چورنگ ٹھہرایا
چھاؤن	مونث	ناسخ	جنون پسند مجھے چھاؤن ہی ببولون کی	عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولون کی
چھپر کھٹ	مذکر	ظفر	جو ترے کوچے مین سویا خاک پر آرام سے	ترک اوس نے اپنے سونے کا چھپر کھٹ کر دیا
چھت	مونث	آتش	طالب آرام کی بے جا ہی گرفتاری مین	کب بھلا خانۂ زنجیر مین چھت پٹتی ہی
چھڑکاؤ	مذکر	آتش	مشق خرام مین عرق افشان ہی روے یار	چھڑکاؤ ہو رہا ہی زمین پر گلاب کا

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
چہل چراغ	مذکر	ظفر	جو سوز عشق سے مین کے داغ داغ جلا	تو جس نے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا
چھیڑ	مونث	آتش	ساز کی طرح رہا کرتے ہین عاشق نالان	چھیڑ طرفہ تجھے لے عربدہ جو آتی ہے
چھینٹ	مونث	ظفر	پڑے نہ دامن قاتل پہ کہیں اے بسمل	لہو کی چھینٹ دم اضطراب اڑتی ہے
چیز	مونث	جان	بو دار جلا کر نہ اگر اس مین بھرو گے	دکھہ دیگی زناخی یہ بہت چیز تمھاری
چیز	مونث	جان	نہ بھولونگی کبھی یاد اس کی ہای جی ایک ٹھار کے	سنی ہے دائرہ مین چیز بین نے وہ کدار کے
چین	مذکر	مومن	گستاخ نالے فتنۂ محشر جگا ئینگے	خواب عدم مین چین ہے گر خواب ناز کا
چین	مونث	آتش	خود بخود کچھ دل شیدا کو ہے اندوہ و ملال	کس جبین کے لیے درکار ہے چین تھوڑی سی
چین	مونث	مومن	ہے شرم سے نیل پانی پانی	موج عمان نے چین مانی

باب حای حطی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
حال	مذکر	مومن	کہہ کے یہ بات جو مین رونے لگا	اور ہی حال مرا ہونے لگا
حباب	مذکر	ناسخ	نے ثبات اپنی بزم عیش جو ہے	شیشۂ مے کی جا حباب ملا
حبل المتین	مونث	اسیر	ہر گنہ سے پاک کر دیتی ہے حب اہل بیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتین ملتی نہین
حجر الاسود	مذکر	مومن	بوسہ صنم کی آنکھ کا لیتے ہی جان دی	مومن کو یاد کیا حجر الاسود آگیا
حد	مونث	مومن	نالہ فلک نہم سے گذرا	کچھ حد نہ رہی مرے الم کی
حدیث	مونث	مومن	رو کے حدیث شوق ادا کی	آگ پہ روغن تھی تمنا کی
حرز	مذکر	مومن	نامہ تھا کاہے کو حرز جان تھا	یاد ہان بند دم افغان تھا
حرص	مونث	مومن	عشق مین کام کچھ نہین آتا	گر نہ کی حرص مال و جاہ نہ کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر (مصرع اول)	نظیر — شعر (مصرع دوم)
حرف الف تا ہا	مذکر	ناسخ	آدمی مین آدمی تم کیون نہ ہو باہم ملاپ	حرف کو دیکھو کہ کیا ہم جنس سے مدغم ہوا
حرف ملامت	مذکر	وزیر	زبان کٹ گئی دانتون سے مل گئی تعزیر	کبھی جو لب پہ مرے حرف آرزو آیا
حسن	مذکر	مومن	مہ نو بن گئے ہم طول شب ہا جدائی سے	کہان تک دیکھیے وہ حسن روز افزون ٹھہریگا
حشر	مذکر	مومن	صور تھی منقار مرغ صبح پہلو سے مرے	وہ قیامت قد جو اوٹھا حشر برپا ہوگیا
حصار	مذکر	اسیر	شاد ہے دل قیدی زلف سبز پیر کا	ہاتھ آیا ہے حصار عافیت زنجیر کا
حصن حصین	مونث	ظفر	گر درخ اوس حسین کی جو لے لی حسن کی	کیا خوب خط خوب سے حصن حصین لکھی
حضیر	مذکر	صبا	بلند و پست عالم ایک ہے چشم حقیقت مین	حضیر فقر ہم پایہ بنا تخت فریدون کا
حظ	مذکر	مومن	حظ اوٹھاؤ ذرہ جوانی سے	کچھ مزے دیکھو زندگانی کے
حق	مذکر	مومن	وا رہین حشر تلک بہر دعا گو لب زخم	پر ترا حق نمک کوئی ادا ہوتا ہے
حل	مذکر	وزیر	اگر عقدہ سر آیا ہے برنگ شانہ کیا غم ہے	مری افتادگی کے ہاتھ حل ہوتا ہے مشکل کا
حلق	مذکر	ناسخ	مین اگر زینت فتراک کے قابل ہوتا	حلق میرا بھی تہ خنجر قاتل ہوتا
حمام	مذکر	جان	بیگم یہ ڈھونڈھی سانسین ہین کس کے واسطے	خس خانہ سے سوا جو یہ حمام ہو گیا
حمائل	مونث	رند	خدا حافظ و ناصر اون کی کمر کا	سنا ہے گلے مین حمائل پڑیگی
حنا	مونث	مومن	کیسے تھے کاٹ کاٹ آلودہ خون سے ہاتھ اپنے	وہان دست عدو سے پاؤن مین بھی شب حنا لگتی
حواس	مذکر	مومن	شغل طفلانہ دل کے پاس گئے	ہوش کے آتے ہی حواس گئے
حور	مونث	آتش	دور پونہچا ہے کمال اوس کی صفا کا شہرہ	دیکھنے حور وہ آئینہ رو آتی ہے
حوض	مذکر	آتش	صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے	کنج قفس مین حوض بھرا ہے گلاب کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
حیا	مونث	مومن	کیون کہ حسرت سے فلک کو دیکھون	شرم آتی ہی حیا سے تیری
			باب خای معجمہ	
خاتم	مونث	اسیر	آرزو تھی کہ ترے ہاتھ کا چھلا ملتا	خاتم دست سلیمان مجھے درکار نہ تھی
خار	مذکر	صبا	چمن مین جب مرے ہمراہ وہ نگار رہا	گلون کو داغ ہوا بلبلون کو خار ہوا
خار	مذکر	مومن	کانٹا سا کھٹکتا ہی کلیجے مین غم ہجر	یہ خار نہین دل سے گل اندام نکلتا
خارخار	مذکر	مومن	خار خار غم آشکارہ ہوا	مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا
خاطر	مونث	اسیر	پھر بندھا زلف پریشان کا خیال	پھر پریشان اپنی خاطر ہوگئی
خاطر	مونث	اسیر	چار عنصر مین سب اب ٹھہریگا کون	چارون اون کی بھی خاطر ہوگئی
خاک	مونث	آتش	ظاہر ہوا ہے مجھے یہ بلندی سرو سے	کرتی ہی کام خاک بھی عالی دماغ کی
خاکستر	مونث	ظفر	دل جلون کی ہوتی ہی برگشتہ قسمت کیون نہین	پھرتی پروانے کی خاکستر اوڑی ہوئی
خاک شفا	مونث	رند	آسکتے ہین لحد مین فرشتے عذاب کے	دیکھینگے جب کفن مین ہی خاک شفا لگی
خال	مذکر	وزیر	آتا نہین نظر مسی آلودہ وہ دہن	گویا کہ ہی وہ خال رخ آفتاب کا
خاندان	مذکر	رند	گو خاکسار خلق ہین رتبا بلند ہی	سید ہین خاندان ہمارا بلند ہی
خانقاہ	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ مے کچھ مگر کہین	ہم رات جس مین تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانہ باغ	مذکر	صبا	دل پر داغ کی یہی ہی بہار	دیکھیے خانہ باغ کس کا ہی
خبر	مونث	ناسخ	مین ہی کچھ ڈوبا نہین دریا مین سیاہ قبا	کشتی مری بھی خبر لینے گئی ہی تھاہ کی
ختن	مذکر	ناسخ	لب مین رخ حلب نہین زلفین	آپ نے کیا کیا ختن اپنا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
خدنگ	مونث	اسیر	مین سمجھا تھا کہ دل تک رہ گئی یون اوسکی نظر	پار سینے سے خدنگ نگہ کمان ہو جائیگی
خرابات	مونث	ظفر	نکلینگے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی	ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہوگی
خرام	مذکر	اسیر	ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن	نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا
خرچ	مذکر	آتش	مرد درویش ہون تکیہ ہی توکل میرا	خرچ ہر روز ہی یہان آمد بالائی کا
خرمن	مذکر	مومن	فروغ جلوۂ توحید کو وہ برق جولان کر	کہ خرمن پھونک دیوے ہستی اہل ضلالت کا
خزان	مونث	آتش	افسوس کیا جوانی رخصت کا کیجیے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزان نہ تھی
خسرو خاور	مذکر	ناسخ	تو وہ شیرین ہی کہ تیرے حکم سے نے ہاوسان	بیستون آسمان پر خسرو خاور گیا
خضاب	مذکر	صبا	وہ بادہ نوش تھے پیری مین بھی نہ توبہ کی	شراب خم مین رہی شیشے مین خضاب رہا
خط لکیر	مذکر	غالب	نے می کسے ہی طاقت آشوب آگہی	کھینچا ہی عجز حوصلہ نے خط ایاغ کا
خط ریش	مذکر	ناسخ	کم ہوا خط شعاعی سے فروغ آفتاب	کچھ نہین غم گر خط رخسار جانان بڑھ گیا
خط نامہ	مذکر	مومن	آ سکے اک نامۂ دلدار دیا	خط مشکین رقم یار دیا
خط تحریر	مذکر	ناسخ	اُسترا منہ پہ جو پھیرے نہین وہ تیا ہی بجا	محو دیدار سے ہی کیونکر خط قرآن ہوتا
خطا	مونث	رند	تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجھ سے اتنی تو قاتل ہوئی
خفقان	مذکر	صبا	گھر کے دروازے مین زنجیر لگی رہتی ہی	میری وحشت سے اونھین بھی خفقان ہی شاید
خلا	مذکر	ناسخ	ہی یوہین تیغ کہو ہم کو اگر اے فلسفی	ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائیگا
خلخال	مونث	اسیر	اس قدر رویا مین آنکھین مل کے اوسکے پاؤن پر	یار کی خلخال پا گرداب دریا ہوگئی
خلش	مذکر	آتش	بھولتی ہین نہین کدم تجھے اے شہسوار	یاد تیری دل سے رکھتی ہی خلش مہمیز کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
خلعت	مذکر	آتش	کس کے داغ دل سے محشر مین ملایا جائیگا	روز اک خورشید کو ملتا ہی خلعت نور کا
خلق	مونث	رند	اک نظر بام پہ اے بت نظر آجا آکر	دیکھنے کو ترے اک خلق خدا آئی ہی
خم	مذکر	ناسخ	ہر کسی کا حال ہی وضع مصاحب سے عیان	دال حیدر کی تو وضع یہ ہی خم تلوار کا
خم	مذکر	مومن	شاید کہ دست غیر رہا رات شانہ کش	اوس زلف تابداد مین کچھ آج خم نہ تھا
خم	مذکر	ناسخ	لڑکھڑا اونکا عروج نشہ مین تو دیکھنا	ایک ٹھوکر مین کہی ٹکر سے خم گردون ہوا
خمار	مذکر	ناسخ	شکست پائی ہی توبہ کی طرح اس کو بھی	ہمارے پاس جو آے میکشو خمار آیا
خمیر	مذکر	جان	کمال منہ کا نوالہ نہین ہی بے نعمت	خمیر چینی کا بارہ برس مین اوٹھتا ہی
خنجر	مذکر	مومن	اس روانی سے ذرا خنجر فولاد رہا	بار سے اک دم اثر نالہ و فریاد رہا
خندق	مونث	اسیر	وہ زار ہون کہ میرے لیے وقت قطع عمر	ہر نقش پا کا ہو رہی خندق حصار کی
خصلت	مونث	آتش	فرشتہ بھی تجھے کہتے ہین بشر شاعر	یقین ہوا ملک الموت مین ہی خو تیری
خواب	مذکر	اسیر	نوجوانی کا یہ پیری مین کبھی ہوش ہوا	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
خواب	مذکر	آباد	قسم مجھے انھین آنکھون کی جھپکی ہو جو پلک	شب فراق مین کس کو نصیب خواب ہوا
خواص	مذکر	ظفر	ٹھہرتے ہی نہین ہین آنچ پر سوز محبت کی	رکھے ہین اس زمانے مین خواص احباب پارے کا
خوان	مذکر	آتش	قل ہو فراق یار مین کس کا دیکھیے	تارون کی نقل سے ہی خوان فلک بھرا
خورشید	مذکر	مومن	کرتے جو مجھے یاد شب وصل عدو تم	کیا صبح کہ خورشید نہ تا شام نکلتا
خوش بو	مونث	رند	ہم سوختہ دلون کے معطر ہوئے دماغ	خوشبو جو پھیلی آپکے حقے کے دود کی
خوف	مذکر	گویا	تعلق ہووے دامنگیر سالک کا یہ ممکن ہی	نہین آب روان کو خوف موجون کی سلاسل کا

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
خون	مذکر	رند	یاد کرکے لب پان خوردہ کی تیرے سرخی	خون دل آج پیا ہی کئی چلو اپنا
خون	مذکر	اسیر	حنا وہ ملتے ہین اتنا کوئی نہین کہتا	کہ خون عاشق شیدا حضور رہوتا ہی
خوناب	مذکر	مومن	یہ رنگ آمیزیان کیسی ہین کس کا دیکھو تو	مجھے تو کچھہ نظر آتا ہی یہ خوناب اپنا
خیر	مونث	آتش	اللہ رے پھڑکنا اسیران تازہ کا	صیاد خیر مانگتا ہی اپنے دام کی
			باب دال مہملہ	
داد	مونث	مومن	ہی روز حشر کے آنے مین دیر	اب کون دے داد اس ستم کی
دار	مونث	ناسخ	دل کو اوس زلف چلیپا مین لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور بنیا دار نہی
دارو	مونث	رند	خاک پا اوس غیرت منصور کی چہرے پہ مل	تجھہ کو داروی کلف کیا او قمر ملتی نہین
داستان	مونث	اسیر	لازم ہی اجتناب معاصی سے غافلو	کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی
داغ	مذکر	رند	پھر دل مین گھر کیا ہی کسی شکل ماہ نے	دو چار دن سے داغ جگر پھر چمک گیا
دال	مونث	اسیر	دانہ خال کا بوسہ وہ کہین دیتے ہین یا	کچھہ کہین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین
دالان	مذکر	سحر	ہم بھی رہنے کو ڈھونڈھینگے کوئی قبر کہین	آپ بھی سوئین مبارک رہے دالان نیا
دام	مذکر	مومن	ہان جنبش طپش چھیڑ چلی جاے کہ پر تو	جھڑ جاینگے فرسودہ اگر دام نہوگا
دامن	مذکر	آتش	آتش گل سے کیا ہی مری طینت کو خمیر	دامن باد بہاری سے مجھے بھڑکاتا ہی
دانت	مذکر	ناسخ	زہر گیسو کا بہت ہی اور تھوڑا سا نپ کا	تیری کنگھی نے صنم ہر دانت توڑا سانپ کا
در [illegible]	مذکر	آتش	وحشت دل کا تقاضا ہی نکل چلنے کا	تنگ ہون گنبد گردون کا نہین در ملتا
در [illegible]	مذکر	اسیر	وہ شعر تر مین صف در گوش مین پڑ ہون	سیپی اوتار دے مجھے کو نہ گوش کا

نظیر: شعر		استاد	جنس	لفظ
عبث دام بلا مین تو نے یہ دراج کھینچا ہے	ہوا پامال تیری چال پہ صیاد نے مین ہون	اختر	مذکر	دراج
وقت شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا	عشق کا قصہ کہینگے ہم حضور شاہ حسن	آتش	مذکر	دربار
درخت مین سے نہ گل تو میوہ دار ہوا	وہ کون ہے جسے نعم البدل نہین ملتا	اسیر	مذکر	درخت
درد دونا ہوا مرے سر کا	اوس نے صندل لگایا ماتھے پر	گویا	مذکر	درد
درد کی دوا پائی درد لادوا پایا	عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا	غالب	مذکر	درد ٹیس
اے ترک دُرد ہے تری جھوٹی شراب کا	کہتے ہین جس کو عطر یہ مردم گلاب کا	آتش	مذکر	دُرد تلچھٹ
لیا ہر چند ظاہر مین درس اک حرف ابجد کا	عبو اللہ نے اوس کو دیا ہے علم باطن کا	ناسخ	مذکر	درس سبق
اوٹھاؤن داغ مین تو آسمان سمجھے درم پایا	نشانہ تیر تہمت کا ہے میرا اختر طالع	آتش	مذکر	درم سکہ
چارہ گر ہم نہین ہونے کے جو درمان ہوگا	درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے مین ساری	مومن	مذکر	درمان علاج
غنیمت ہے نمک کی کنکری کا تو سہارا ہے	برابر گر نہین نسبت کے درماہہ ہمارا ہے	جان	مذکر	درماہہ
خدا ہی جانے کہ قاصد کو کیا درنگ لگی	مین مرگیا وہ نہ لایا جواب خط اب تک	اسیر	مونث	درنگ
مہر عالمتاب کا منظر کھلا	صبح دم دروازۂ خاور کھلا	غالب	مذکر	دروازہ
کہ ہر زخم بدن سے خون کا دریا نکل آیا	دم بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو	مومن	مذکر	دریا
دست عاشق رسا نہین ہوتا	دامن اوس کا جو ہے دراز تو ہو	مومن	مذکر	دست ہاتھ
کہنہ ہو جائیگی زاہد تری دستار نئی	سر برہنہ جو ہین رند نہ بگڑنا ان سے	ناسخ	مونث	دستار
کس نے میرے در پہ دی دستک بتاؤ کون ہے	متہم کرکے ظفر کو پوچھے ہے غیروں سے وہ	ظفر	مونث	دستک
حاکم مردہ کا دستور العمل پایا تو کیا	کیون کسی استاد کے دیوان کو دیکھین تقلید	اسیر	مذکر	دستور العمل

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
وحشت	مذکر	مومن	جہان تنگ و ہجوم وحشت غضب کہ دم پر بنی ہی تھی	کہان مین جاتا نہ جی ٹھہرتا کہین جو دشت عدم نہ ہوتا
دشنام	مونث	ناسخ	کسی نے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی
دعا	مونث	آتش	کسی طرح سے نہ ٹوٹا طلسم حسرت و یاس	در قبول سے ٹکرا کے سر دعا الٹی
دغا	مونث	مومن	دیا علم و ہنر حسرت کسی کو	فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی
دفتر	مذکر	مومن	پڑا ہی مزا بس اب تو ہم کو جو اس نے خط پڑھ کے نامہ بر سے	کہا کہ گر ہیچ چال ہو تو دفتر اتنا رقم نہ ہوتا
دفتر	مذکر	صبا	اے زلف کس حساب مین ہی خط کا دور ابھی	سرکار حسن یار کا دفتر بدل گیا
دکان	مونث	ناسخ	بند ہو جائے در توبہ تو زاہد غم نہین	ہو قیامت بند گر دیکھون دکان خمار کی
دکھ	مذکر	مومن	کھو دیا مفت مین دل مین نے کہ دکھ ہی پایا	قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا
دل	مذکر	رند	گنجائش نہین ملتی جو کعبے مین تری ہی	دل تجھ سے کسی طور سے دل بر نہین ملتا
دلدل	مونث	امانت	بندھے ہین کس قدر مضمون صفائے تیغ قاتل کے	زمین شعر مین دلدل ہوئی ہی آب آہن کی
دلیل	مونث	ناسخ	شبیر کا جو لہو بنا ہی یہ شفق	ادنی ہی دلیل مرتبۂ اعلی کی
دم	مذکر	ناسخ	دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا	جھونکا نسیم کا جو چمن سے نکل گیا
دم	مذکر	اسیر	ساربان ناقۂ لیلی کو نہ دوڑا اتنا	تھک گئے دم قیس حزین نے پس محمل توڑا
دماغ	مذکر	غالب	غم فراق مین تکلیف سیر باغ نہ دو	مجھے دماغ نہین خندہ ہای بیجا کا
دماغ	مذکر	رند	کیا پست فطرتون کی رسائی ہو تم تلک	واقف ہون مین دماغ تمھارا بلند ہی
دن	مذکر	آتش	روز سیاہ ہجر مین میرے جلے چراغ	پروانون کو نصیب ہوا دن وصال کا
دنیا	مونث	رند	گذرے جب دم ہم دنیا سے	ہم نے جانا دنیا گذری

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
دوا	مونث	رند	نصیب شربت عناب لب نہین ہوتا	مین وہ مریض ہون جس کی دوا نہین ہوتی
دوات	مونث	اسیر	مین صف لفظ دم گریہ لکھ نہین سکتا	شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے
دوپہر	مونث	رند	یار سے وعدہ ملاقات کا ہے بعد زوال	دوپہر آج کسی طرح نہین ڈھلنے کی
دوجہان	مذکر	آتش	نقاب الٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہین	قیامت آئی اکٹھا ہی دوجہان ہوتا
دود	مذکر	اسیر	دعوی خون کس سے کرتا مین رہ زیر بار بس	چھپ رہا قاتل یہ دود نالہاے دل اوٹھا
دودھ	مذکر	اسیر	جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا	میکشو دودھ چھٹی کا جو تمھین یاد آیا
دور	مذکر	ناسخ	ہجر مین مے سے بجائے نشہ ہوتا ہے خمار	باعث دوران سر ہے دور جام کا
دور	مذکر	اسیر	اے قیس عمل وادی وحشت سے اوٹھا لے	تھا پیش از ین دور ترا اب ہے ہمارا
دور دور	مذکر	صبا	خوب عاشق کا پاس کرتے ہو	ہر گھڑی دور دور ہوتا ہے
دوران	مذکر	رند	بادۂ گلگون مین افیون کا اثر ہو جائیگا	دور مے سے یار بن دوران سر ہو جائیگا
دوربین	مونث	اسیر	ہر طرح محروم نظارہ سے رہتے ہین ہم	بام پر آتے ہین وہ تو دوربین ملتی نہین
دولت سرا	مونث	ناسخ	بچے اے غافلو سیل حوادث سے نہین ممکن	کرو بالفرض اگر دولت سرا تعمیر لوہے کی
دھار	مونث	رند	تیغ ابرو کے مضامین بھی کرتے ہین تلاش	راہ چلنی ہے مجھے دھار پہ تلوارون کی
دھڑ	مذکر	آتش	نہ پیچھے ہٹانا کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤن	سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
دہلیز	مونث	رند	توبہ کبھی نہ بھول کے بھی سجدہ کیجیے	دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپ کی
دہن	مذکر	مومن	نسبت عیش سے ہون نزع مین گریان یعنے	ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خندان ہوگا
دھن	مونث	امانت	شرارے سے جلایا کی صحبت مین گانے کی	اوتاری نقشہ دیپک مین دھن اوس نے ہوا کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
دھنک	مونث	ظفر	محرم ہے جو حباب آب رواں سورج کی کرن ہی اوس پہ بنت	جالی کی کرتی ہی بوٹے ٹکے کی دھنک پر ٹوپی ہی
دھنوان	مذکر	اسیر	تیرے فروغ حسن نے کھویا غبار خط	روشن ہوئی جو آگ تو غائب دھنوان ہوا
دھوپ	مونث	اسیر	ہم کو بھی ہوتی ہی امید زوال تپ غم	دھوپ دیوار سے جب چڑھ کے اوتر جاتی ہی
دھوم	مونث	اسیر	روح نے میری ابھی تن کو ہے چھوڑا نہین	دھوم ہے گلزار جنت مین مبارکباد کی
دھوون	مذکر	آتش	عمر خضر سے اوس کی زیادہ ہو زندگی	دھوون پیئے جو یار کی زلف دراز کا
دھیان	مذکر	آتش	دھیان ہمنا شرط ہی اوس دل پر مغرور کا	فکر سے نزدیک ہی جاتا ہی مضمون دور کا
دید	مونث	ناسخ	دید قاتل دیر تک کی گو ہوئی ایذا مجھے	ہون بہت ممنون احسان خنجر بے آب کا
دیدار	مذکر	رند	عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی	مرتے دم شکر ہی دیدار تمھارا دیکھا
دیر	مونث	مومن	مرے جنازے پہ آنے کا ہی ارادہ تو آ	کہ دیر اوٹھانے مین کیا ہی صبا کے آنے کی
دیکھ بھال	مونث	صبا	حیف مین اون کا آئینہ نہ ہوا	خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی
دیگ	مونث	اسیر	سوزش دل مین نکلیگی وہ ہی سے مرے اف	آنچ ہو لاکھ کڑی دیگ اوبلنے کی نہین
دین	مذکر	مومن	ساتھ دل کے کھو دیا کیا دین بھی	نذر اوس بت کے کیا کیا دین بھی
دیو	مذکر	آتش	مین نے لیا بغل مین پری وصال کو	دیو فراق کشتی مین مجھ سے پچھڑ گیا
دیوار	مونث	ناسخ	سب نئی نہین ہین نئی بتین ہین یہ اے یار نئی	روز یہان ریختے کی اوٹھتی ہی دیوار نئی
دیوار	مونث	اسیر	عالم فقر مین جمعیت سامان نہ ہوئی	در اگر تھا مرے ویرانے مین دیوار نہ تھی
دیوان	مذکر	ناسخ	ہر بیت مین اک شاہد معنی کی ہی تصویر	ناسخ ہی مرقع نہین دیوان ہمارا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
			باب دال ہندی	
ڈاک	مونث	ظفر	مرے اشکون کی ہم اک سے چشم تر بہتیری آتی ہی	تسلی ہو نہ ہو دل کی خبر بہتیری آتی ہی
ڈانڈا	مونث	اختر	لٹو ہوتا ہون ترے حسن پہ اے شاہ سوار	ڈانڈ نیزے کی عجب ناز سے لٹکائی ہی
ڈانک	مذکر	آتش	اوڑایا پان کی تحریر نے اوس کے دانتون کو	نگین کا رنگ چمکا دے ستمگر ڈانک کندن کا
ڈانو	مذکر	اختر	آپ نے سیدھا داؤ ڈالا ہی	یہ تو تمنا نیا نکالا ہی +*
ڈر	مذکر	مومن	کہ جو وہان پھر چلو تو ڈر کس کا	ہوش رکھتے ہین سب بے خبر کس کا
ڈکار	مونث	اسیر	ہماری بیڑیون کے غل سے ڈر گئی وحشت	ہرن کے کان ہوے شیر کو ڈکار آئی
ڈنک [illegible]	مذکر	اسیر	تمیز اسفل و اعلیٰ نہین ہوتی ہی موذی کو	برابر نیک و بد کے واسطے ہی ڈنک بچھو کا
ڈورا [illegible]	مذکر	ناسخ	صوفی جو ہین نماز کرینگے بجاے رقص	ڈالینگے ڈورا سبحہ مین تار رباب کا
ڈول	مذکر	اختر	ہجرت کے پاؤن ٹوٹ چکے دشت غربت مین	کچھ ڈول ڈالا آج تو ہم نے وصال کا
ڈھال	مونث	اسیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہین فروغ نصیب	وہ چاند چاند نہین ہی جو ڈھال رکھتی ہی
ڈھب	مذکر	ظفر	ڈھب رونے کا ترے غم مین اک آن بنا	مجھ پہ یارو نہ بنے لیا پہلے ہی طوفان بنا
ڈھنگ	مذکر	ناسخ	تم چھپ کر کھٹ مین ہم جانتے ہی پر	کیا نکالا ہی ڈھنگ سونے کا
ڈھیر [illegible]	مذکر	وزیر	بلبل چمن مین گل کی روش اب خموش رہ	مجھ بے نوا فقیر کا یہان ڈھیر ہو گیا
ڈھیر تودہ [illegible]	مذکر	اسیر	بعد مردن بھی نہ جائیگی کبھی سرگشتگی	چاک کی صورت پھریگا ڈھیر میری خاک کا
			باب ذال معجمہ	
ذات [illegible]	مونث	رند	چار دن نسبت کے جو کچھ ہے کہوانے مہ	پیش ازین خاک کے پتلے کی کوئی ذات تھی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
ذات	مونث	رند	کیا تکلف تھا بھلا قیس میں جو مجھ مین نہین	عاشقی حصے مین اوس کے نہ تھی کچھ پر ذات تھی
ذقن	مذکر	وزیر	ہی صفائی کے سبب عکس مسون کا اوس پر	خط سے یہ سبز نہین ہی ذقن سرخ ترا
ذکر	مذکر	مومن	کس کو دیتے تھے گالیان لاکھون	کس کا شب ذکر خیر تھا صاحب
ذو الفقار	مونث	اسیر	ذقن کے بدلے پڑا ہاتھہ اوس کے ابرو پر	بجاے سیب سے مرہا تھہ ذو الفقار آئی
			باب رای مہملہ	
رات	مونث	ناسخ	نور مہتاب ہی دھوین کے مثال	ہاے کیا آج رات کالی ہی
راز	مذکر	آباد	باتین کرنے مین تمھین نیند چلی آتی ہی	راز آنکھون سے کھلا رات کی بیداری کا
راس	مونث	نسیم	کنیا تھی عرض کر راس اوس کی	پوری نہ ہوئی وہ راس اوس کی
راغ	مذکر	صبا	اے جنون تیرے واسطے سب ہین	باغ کس کا ہی راغ کس کا ہی
راگ	مذکر	اختر	بہت گاتے ہین وہ غیرون مین کیون مشتاق ہوتے ہین	سناتے ہین مجھے بے وقت کیون وہ راگ گوری کا
رال	مونث	رند	کس قدر تجھ کو حسین پیدا کیا اللہ نے	اوپری تجھ پر نہ کیون کر رال ٹپکے حور کی
ران	مونث	اختر	بھر گیا دل تو زیادہ کہین شرماین نہ آپ	آپ نے ران عبث زانو سے سرکائی ہی
راہ	مونث	رند	زندگی کے کس لیے صدمے اوٹھاتی ہی عبث	راہ کیا جانے کی جان نوحہ گر ملتی نہین
راہ	مونث	رند	پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہریگا طریق	راہ تو نکلے کہین اوس سے شناسائی کی
راہ	مونث	امانت	شہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو	بازار مین ہم دیکھتے ہین راہ تمھاری
رایت	مذکر	ناسخ	ہو مبارک تا صد و سی سال جیتر سلطنت	سایہ افگن ہو صدا رایت علم بردار کا
رُت	مونث	صبا	جھولا جھلوائینگے لے جا کے چمن مین تجھ کو	رُت کہین آے تو اے حور لقا ساون کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
رحم	مذکر	مومن	غصے کے بدلے رحم کھایا	کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
رُخ	مذکر	ظفر	جدھر سے ہوتے تھے نظارہ ہاے یار ظفر	وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا
رُخ	مذکر	ظفر	جام مے میں رخ ساقی جو نظر آہی گیا	گھر میں خورشید کے گویا کہ قمر آہی گیا
رخت	مذکر	ناسخ	پہنا دیا ہی خلعت زر اوس کے نور نے	رخت سیاہ دور شب تار نے کیا
رخسار	مذکر	غالب	پوچھ مت رسوائی انداز استغناے حسن	دست مرہون حنا رخسار رہن غازہ تھا
رخش	مذکر	رند	پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا	آنکھوں کو انتظار رہا اوس غبار کا
ردا	مونث	آتش	شب فراق میں میں نے جو منہ لپیٹا ہی	خیال وصل میں پھر ون نہیں ردا اولٹی
ردیف	مونث	ظفر	بدل کے قافیہ لکھو غزل اک اور ظفر	مگر ردیف ہو ساری یو ہین برابر کی
رسم	مونث	اسیر	قاتل کو وقت ذبح تماشا دکھائیں کیا	ہم کو تو رسم یاد نہیں اضطراب کی
رسم	مونث	ناسخ	ہی معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان	رسم کی موقوف اوس نے نامہ و پیغام کی
رسم و راہ	مونث	ظفر	ہم اون سے مانگتے بوسہ بھی نقد دل دیکر	جو لین دین کی کچھ رسم و راہ پڑ جاتی
رسن	مونث	اسیر	گیسو ہوے سپید مگر ناز رہ گیا	بل اب تلک وہی ہی رسن گو کہ جل گئی
رسید	مونث	اسیر	برسوں گلی میں یار کی قاصد پڑا رہا	نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی
رشک	مذکر	سالک	کیا رشک عرشیوں کی مجھے پایگاہ کا	زائر ہوں آستان حبیب اِلٰہ کا
رضا	مونث	اسیر	جنان میں تو ہمیں لے جاے یا جہنم میں	وہی رضا ہی ہماری جو ہی رضا تیری
رطل	مذکر	ظفر	ساقی ہی نشہ آنکھوں میں جو رطل سے ہلکا	نظروں میں ہی اب رطل گران آنکھوں سے ہلکا
رعیت	مونث	اسیر	شریک حال عالم ہی جو انسان نیک سیرت ہو	رعیت کم نہیں ہی فوج سے سلطان عادل کی

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
رفتار	مونث	ناسخ	بول چال ایسی کسی کی بھی نہین نیا ہین	تیری گفتار نئی ہے تری رفتار نئی
رفو	مذکر	ظفر	خدا نہ دے تجھے ناخن جنون ترے ہاتھون	ہمیشہ چاک جگر کا رفو بگڑتا ہے+
رقص	مذکر	آتش	موسم گل کی ہوا پلوا کے مے رکھتی ہے مست	رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاؤس کا
رکن	مذکر	اسیر	طاعت مین دھیان ہے کسی قد دراز کا	اعظم یہی ہے رکن ہماری نماز کا
رگ	مونث	ناسخ	کمال اے غیرت گل ہے تری نازک کمر پتلی	رگ گل بھی نہین باغ جہان مین اس قدر پتلی
رم	مذکر	مومن	جوش قلق نے اوس کو بھی دیوانہ کر دیا	پہلے تو ورنہ طبع تحمل مین رم نہ تھا
رن	مذکر	دبیر	کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے	رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رن	مذکر	اسیر	گلستان مین جو تیرا ظل بدن پڑتا ہے	بلبلین آپس مین لڑتے ہین کہ رن پڑتا ہے
رنج	مذکر	اسیر	الٰہی مجھ کو موت آئے کہ میرے دل کو موت آئے	کہ بیماری سے بدتر رنج ہے بیمارداری کا
رنج و محن	مذکر	امانت	تجھے بھول گئے رنج و محن یاد آیا	رو دیا مینے قفس مین جو چمن یاد آیا
رنگ	مذکر	صبا	باغ عالم مین جو آہون کا یہی عالم ہے	اے صبا اور ہی کچھ رنگ ہوا کا ہوگا
رنگ	مذکر	ناسخ	جو سرخی آتی ہے عکس شفق سے بھی ترے منہ پر	حسد سے رنگ ہوتا ہے مبدل چرخ گردان کا
رنگ ڈھنگ	مذکر	ظفر	گر نہ پہلے رنگ ڈھنگ اوس غنچہ لب کا دیکھ لین	کیون کہ دل دین جب تلک اپنے ڈھب کا دیکھ لین
رو	مونث	ظفر	لاکھ تم منع کرو جب کہ بھر آئیگا یہ دل	ناصحو آنسوون کی چشم مین رو ہوے ہی گی
رونق	مذکر	آتش	حسن سے قدرت خدا کی رو نظر آیا مجھے	ریش سے پیغمبر ترا گیسو نظر آیا مجھے
رواج	مذکر	اختر	حکمرانی ہے حسن کی لے عشق	سکہ داغ کا رواج ہوا+
روپہ	مذکر	ناسخ	صبح فرقت نے دکھایا دن سیاہ شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
روح	مونث	وزیر	بعد از فنا جو قبر پہ آئے وہ اسے وزیر	پونہچانے اون کو روح مری دور تک گئی
روداد	مونث	ظفر	منہ دیکھے ہی جون آئینہ حیرت سے تمھارا	ہم جب سے ظفر کہتے ہین روداد تمھاری
روز	مذکر	ظفر	بوسہ روز آپ نے ٹھہرایا تو در روز کا رو	کیون چڑھاتے ہو تم اس عاشق دل سوز کا
روز	مذکر	آتش	حسن و جمال سے ہے زمانے مین روشنی	شب ماہتاب کی ہے تو روز آفتاب کا
روزن	مذکر	مومن	زخم تو بھی مرہم زخم کہن ہے چارہ گر	بند تیر یار سے سینے کا روزن ہو گیا
روغن	مذکر	اسیر	ہو چکا تھا گل چراغ زندگانی ہجر مین	کام روغن آگیا لیکن تری تصویر کا
روغن	مذکر	گویا	تیرے عکس رخ سے ہے خوشبو کیے پھول مین	روغن گل بن گیا ہے صاف روغن ڈھال کا
روغن	مذکر	وزیر	نظر سے میری گر بیمار اون کی ہوئین آنکھین	تصدق کے لیے بھیجا اون روغن آنکھ کے تل کا
روگ	مذکر	آتش	وعدہ خلاف یار سے کہیو پیامبر	آنکھون کو روگ دے گئے ہو انتظار کا
رومال	مذکر	صبا	دولت فقر ہوئے منعمو ار کملی ہو	فخر کیا ہے جو دوشالہ ہوا رومال ہوا
رونق	مونث	مومن	وہ کوچہ ہے اشک خون سے گلزار	رونق ہے یہ ساری اپنے دم کی
رویان	مذکر	اسیر	بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بی ہے	ایک رویان نہ ہیلا مری بارانی کا
ریاض	مذکر	اسیر	جب تک ہے راست قامت شمشاد اے خدا	پھولے ریاض حسن سے سرو ناز کا
ریش	مونث	ظفر	یہ عمر ہم نے بسر سب شباب مین کی ہے	سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہے
ریگ	مونث	اسیر	جگہ کشتی یہ ہے یارب کشتی شمائل کی	جو شربت آب دریا ہے تو شکر ریگ ساحل کی
			باب زای ہوز	
زاغ	مذکر	ظفر	کرے جو خال صنم سے ہمارے ہمچشمی	تو بن ہی جاے مقرر وہ زاغ پتھر کا

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
زاغ (کمان کا)	مذکر	صبا	خال ابروی یار کا کتنا قرہ کے پاس ہی	خوف زخم تیر کا زاغ کمان کھتا نہین
زانو	مذکر	رند	مشغلہ تھا یہ شب ہجر مین سر و اپنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زبان (جیبھ)	مونث	مومن	نہ انتظار مین یہان آنکھ ایک آن لگی	نہ ہاے ہاے مین تالو سے شب زبان لگی
زخم	مذکر	وزیر	ہون وہ بسمل کہ مرے لاشے پہ نہ رویگا کوئی	زخم تن بھی مرے حال پہ گریان ہوگا
زر (سلنع)	مذکر	صبا	خاک حاصل ہی اسے مردون کو	زر جو صرف قبور ہوتا ہی
زرہ	مونث	اسیر	ڈر گیا اس درجہ تیغ ابروی جلاد سے	آینہ پہنے ہی جوہر سے زرہ فولاد کی
زعفران	مونث	آتش	زردی نے میرے رنگ کی مجھکو رولا دیا	ہنسواے جو کسی کو تو وہ زعفران نہ تھی
زکام	مذکر	اختر	جو درد سر ترا صندل سے کم ہوا جانان	تو سرد مہری سے افزون مرا زکام ہوا
زگال (سیاہ)	مذکر	ناسخ	ہوا ہون خال رخ یار دیکھکر حیران	سیاہ آگ مین کیون کر زگال رہتا ہی
زلف	مونث	آتش	آئینے نے رخ انور پہ اجارہ باندھا	شانے کے حصے مین وہ زلف پریشان آئی
زمرد	مذکر	آتش	رشک سے مارے زمرد خاک مین ملجایگا	سبزے پر اوس گوش کے فیروزہ ہی رکھایگا
زمین (شعر کی)	مونث	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہی کسی نے گھر	ہم نے زمین شعر جہان مین خرید کی
زمین	مونث	مومن	جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اوڑاے	کہ اک جوش ہی مین زمین مین ہوچکی
زنار	مذکر	وزیر	کافر ہوا ہون پی کے مے عشق جب سے زیر	زنار مجھ کو چاہیے موج شراب کا
زنار	مونث	وزیر	اوس بت کے دین پہ ہم مرنے ابھی لگے	برہمن زنار پہنا دے کفن کے تار کی
زنجیر	مونث	ناسخ	ناسخ ضعیف بھاری ہی زنجیر آہنی	کافی ہی اوس کی قید کو زنجیر یار کی
زندان	مذکر	ناسخ	ایسے لاغر جو نہ ہوتے تو سماتے کیون کر	تنگ ہی خانۂ زنجیر سے زندان اپنا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
زنگ	مذکر	ناسخ	کدورت اپنے چہرون کی نظر آتی ہی لوگون کو	تماشا ہی کہ اولٹے آینے مین زنگ ٹھیرایا
زنگ	مذکر	ناسخ	میری لیلی کو یہان اگر لائے	باندھون ناقے مین زنگ سونے کا
زور	مذکر	آتش	زندہ اون آنکھون کے کشتے کو نہ وہ لب کر سکے	اوس فسون گر پر زور چل سکتا نہین اعجاز کا
زہر	مذکر	ظفر	کون ہو تجھ سے دوچار آنکے ظالم کہ بلا	تجھ مین زہر آنکھ چشم پر افسون ہی بھرا
زہراب	مذکر	ظفر	ترے بھیگے ہوئے گیسو سے یہ بوندین نہین چھٹتین	دہان مار سے زہراب جان من ٹپکتا ہی
زہرہ	مونث	صبا	دم رقص اوس نے جو کی زلف وا	تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی
زیان	مذکر	مومن	دیت مین زر خبر لے رہینگے قاتل کو	ہمارا جان کے جانے مین بھی زیان نہ ہوا
زیب	مونث	اسیر	تجھ سے اے رشک چمن زیب چمن گھٹتی ہی	سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن بڑھتی ہی
زیست	مونث	مومن	تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہی	نام مردن سے لذت آتی ہی
زین	مذکر	آتش	دم بھی اس مہمان سرا دہر مین لینے نہ پایے	آتے ہی یہان توسن عمر روان پر زین ہوا
زیور	مذکر	اسیر	زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک	زیور بنا کے لائے زر آفتاب کا
			باب سین مہملہ	
ساتھ	مذکر	اسیر	یہ اللہ کس لڑائی مین نہ آئے کام احمد کے	حقیقت مین بہادر ساتھ دیتا ہی بہادر کا
ساتھ	مذکر	ناسخ	تو بھی غضب ہی تفرقہ انداز اے اجل	دم بھر مین چھوٹ جاتے ہین سو سو کے ساتھ
ساز	مذکر	نسیم	مرسوم تھے جس طرح کے انداز	شادی کا خوشی خوشی کیا ساز
ساز	مذکر	سحر	فرقت مین مغنی نے چھیڑا دل نالان کو	ناساز ہوا ہم کو محفل مین جو ساز آیا
ساعد	مذکر	سالک	صبح واعظ نے بیان کی روشنی شمع طور	خواب مین دیکھا تھا شب کو مین نے ساعد یار کا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
ساعد	مونث	اسیر	جہان کو قتل کیا تیغ نے نیام کی طرح	اگرچہ ساعد معشوق آستین مین ہی
ساغر	مذکر	ناسخ	نشۂ عرفان نہین جب تک دلا ہی قیل و قال	تا نہ ہو لب ریز ساغر نے صدا ہوتا نہین
ساغر	مذکر	امانت	سائل علی سے ہین می کوثر کے اے فلک	ساغر ہمارے ہاتھ مین دے آفتاب کا
سال	مذکر	ناسخ	دشت سے کب وطن کو پہنچون گا	کہ چھٹا اب تو سال آ پہنچا
سالگرہ	مونث	دبیر	تیر سے زخمی یہ ہوگا تری ماں روئیگی	اس کی دنیا مین یہی سال گرہ ہوئیگی
سامان	مذکر	مومن	کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام	سر ہو مگر غرور کا سامان نہین رہا
سان	مونث	ناسخ	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے	تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی
سانپ	مذکر	ناسخ	عشق گیسو مین ہے عالم ہے دل نے تاب کا	نالہ پیچان جو ہی اک سانپ ہی سیماب کا
سانس	مونث	ظفر	ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈھی سانس	بھری بھی ہم نے تو ہو کر نہ تنگ جان سے بھری
ساون	مذکر	ظفر	کیا ہی باندھی ہے تری چشم نے اشکون کی جھڑی	کبھی ایسا نہ برستے ہوے ساون دیکھا
سبب	مذکر	مومن	محمد کے سایہ نہین کیا سبب	کہا اوس نے مت پوچھ اوس کا سبب
سبحہ	مونث	ناسخ	فصل گل مین اس قدر ہے میکشون کا دور دور	سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی
سبق	مذکر	مومن	کچھ نہ سیکھو سکھا دیا دل نے	سبق اولٹا پڑھا دیا دل نے
سبو	مذکر	وزیر	دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے	پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا
سپر	مونث	صبا	تیغ حسن یار کی کیا تاب لائے آفتاب	منہ پہ لینے کے لیے کس دن سپر ملتی نہین
سپہ	مونث	ظفر	ہراسان ہے دل عاشق کبھی سے فوج مژگان کی	کچھ ایسا ہو یہ برگشتہ سپہ اولٹی سے سیدھی ہو
سپہر	مذکر	اسیر	سپہر کینہ جو دیکھا ہو ہی اپنے نالون کا	یہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہی بھالون کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
ستار	مذکر	رند	چھیڑ در پردہ جان عاشق سے	اوس پری کا ستار کرتا ہے +
ستم بمعنے ظلم	مذکر	سحر	جب اکبر مغموم کا دم ٹوٹتا ہے +	سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹتا ہے
ستم	مذکر	اسیر	سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخ پیر کا	ٹوٹ جاتا ہے لڑائی مین ستم شمشیر کا
ستون	مذکر	ظفر	گرنے سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے	دیکھو تو کیا ستون تہ سقف کہن لگا
ستھراو	مذکر	ظفر	انداز سے جدھر وہ قدم پاؤن پڑ گیا	کوسون اودھر دلون ہی کا ستھراو پڑ گیا
سج دھج	مونث	ظفر	کٹ جائے ابھی ازرہ غیرت سے چمن مین	سج دھج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمھاری
سجدہ گاہ	مونث	وزیر	نہین اوٹھتا ہے سر سجدے سے میرا	مگر ہے سجدہ گاہ اوس خاک پا کی
سحاب بمعنی ابر	مذکر	صبا	نہ برشکال مین جب تک شراب پلوائی	بلا کی طرح سے سر پر مرے سحاب رہا
سحر بمعنی جادو	مذکر	نسیم	بول اوٹھا گوسالہ زر ایک ہی افسون مین واہ	سامری نے سحر سیکھا ہے تری تقریر کا
سحر بمعنی صبح	مونث	صبا	امید زیست کسی ہو فراق جانان مین	نہوا گر شب غم کی سحر نہین ہوتی
سخن	مذکر	نسیم	بس کہ ہے مضمون نازک مین تو کامل اے نسیم	شہرۂ آفاق تیرا بھی سخن ہو جائیگا
سدھ	مونث	ناسخ	تھا تری نرگس میگون سے زمانہ بدمست	سدھ کسی کو نہ کب خانہ خمار کی تھی
سر	مذکر	گویا	صندلی رنگت پہ مین مر ہی گیا	دردسر کس کا بیان سر ہی گیا
سرا	مونث	اسیر	دل سوزان مین ہمارے نہ قدم رکھ اے غم	کوچ کر جلد مسافر یہ سرا جلتی ہے +
سراغ	مذکر	ناسخ	کس کی ہم جستجو مین نکلے تھے	نہین پاتے کہین سراغ اپنا
سرانجام	مذکر	مومن	کیا کیا سرانجام اسباب سور	کہ صرف چراغان ہوئی چشم حور
سرحد	مونث	اسیر	عبرت سے نے کہا بنی جو تربت	سرحد ہے یہ ملک آرزو کی +

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
سرخاب	مذکر	اختر	گجر جو سنتے ہین وصلت مین دل دھڑکتا ہی	جب آئی شام کی نوبت ہین اوڑا سرخاب
سرسام	مذکر	وزیر	ہذیان تپ فراق سے بکنے لگا رقیب	نکلا مرا بخارا وسے سرسام ہو گیا
سرسون	مونث	نسیم	وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی	سرسون آنکھون مین سب کی پھولی
سرشک	مذکر	نسیم دہلوی	اوٹھے شعلے درون سینہ سے تعظیم فرقت مین	سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا
سرکار	مونث	ناسخ	خوش رہو تم کو اگر قدر پرایون کی نہین	ڈھونڈھ لینگے اجی ہم بھی کوئی سرکار کہین
سرکنگبین	مونث	ظفر	میری دوا تو شربت دیدار یار ہی	نسخے مین کیون طبیب نے سرکنگبین لکھی
سرگذشت	مونث	مومن	کہا جو مین نے کہ مت پوچھو سرگذشت مری	جب آپ جا کہ ہوتی ہی کیسی دل کی لگی
سرنگ	مونث	اسیر	نہین ہی غم جو مرے ہاتھہ قبر تنگ لگی*	کہ باغ خلد مین اس جا سے ہی سرنگ لگی
سرو	مذکر	مومن	دل مین اتنا تو سمایا ہی کہ جل جاتا ہون	سرو نوخیز جو انگشت نما ہوتا ہی
سرو چراغان	مذکر	آتش	کیا بیان عالم زوال حسن خوبان کا کرون	روشنی جاتی رہی سرو چراغان رہ گیا
سرور	مذکر	مومن	ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کر دے چرخ	مرا سرور ہی گل خندہ شرر کا سا
سڑک	مونث	ظفر	زلف کے کوچے سے بہتر ہی دلا مانگ کی راہ	اوس مین سو خم ہین اک سیدھی سڑک جاتی ہی
سزا	مونث	مومن	قتل دشمن کا ہی ارادہ اوسے	یہ سزا اپنی جان نثاری کی
سطح	مذکر	وزیر	پرتو سے رخ کے چاندنی ہی سطح آب کا	ہی رشک ماہتاب ستارہ حباب کا
سفر	مذکر	آتش	جو ساتھہ چلنا ہی آتش تو باندھیے کمر اپنی	سفر زیارت کعبے کو ہی ضرور ہمارا
سقف	مونث	ناسخ	اثر درکار ہی تو جا پہونچ عرش معلی تک	نہین سقف فلک اے نالۂ شبگیر لوہے کی
سگ	مذکر	آتش	اے ہما منہ نہ لگانا تو مری ہڈی کو	سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہی

لفظ	جنس	استاد	نظیر	
			شعر	
سل	مونث	اسیر	کیسے یہ وار تھکے دست و بازوی قاتل	ٹلی نہ سل مرے سینے سے سخت جانی کی
سل	مونث	رند	یہ ہین تینون بماریان جان گسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی
سلاخ	مونث	ظفر	بھری ہے آہ کی خون دل و جگر مین سلاخ	کہ لال کی ہے کوئی آتش سقر مین سلاخ
سلاسل	مونث	اسیر	بڑھ کے آئی ہے ادھر کاکل لیلی شاید	پائے مجنون مین سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی
سلام	مذکر	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
سلک	مذکر	ناسخ	خجلت دندان جانان سے گہر ہے آب آب	سلک گوہر اپنے مژگان کی طرح تر ہو گیا
سلک	مونث	صبا	اون کی تبسیح یاد آتی ہے تو کہتے ہین ہم	کیا ہوا مدت سے وہ سلک گہر ملتی نہین
سم	مذکر	آتش	دنیا مین نیک سے ہے فزون بد کا امتیاز	کیا کیا گران نہ شہد سے قیمت مین سم ہوا
سم	مذکر	اختر	آہوے چین ہوں آنکھوں سے تیری شہسوار	چوکڑی وحشت مین بھولین گر سم توسن بجا
سمان	مذکر	ناسخ	صدیون سینہ کوبی مین ہے ہے یہان زنجیر گردن کی	سمان ہو و فغانی مین جیسے آواز جلاجل کا
سمجھ	مونث	ظفر	وہ اولٹی کاہے کو سمجھے ہماری سیدھی بات	جو اوس پری کی سمجھ ہو نہ ایسی اولٹی
سمرن	مونث	رند	نہ دلایا داو تسلسل اشک *	سمرنین یار کی کلائی کی *
سمند	مذکر	وزیر	زبان شمع سے نکلے صدائے بسم اللہ	چراغ پا جو کسی شب ترا سمند ہوا
سمندر	مذکر	ظفر	جو وقت جوش گریہ دیدۂ تر جوش کھاتا ہے	تو بلبے جوش گویا اک سمندر جوش کھاتا ہے
سمندر	مذکر	ناسخ	کب ہین ہمارے سینۂ سوزان مین لخت دل	آتش کدے مین ہین سمندر بھرے ہوے
سن	مذکر	اسیر	اوٹھ کے کوچے سے تمہارے کون جائے سوے خلد	آپ کل بارہ برس کے سن زیادہ حور کا
سنان	مونث	رند	کون سے دل کو نہ تھی لاگ تری مژگان سے	کس کے سینے سے مری جان سنان پار نہ تھی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
سنبل	مذکر	وزیر	سنبل گلشن مین کھر رہا ہی	یکتا ہی وہ زلف گو دوتا ہی
سنگ	مذکر	رند	لرزا یہ اضطراب سے میرے مزار	جو سنگ لوح اپنی جگہہ سے سرک گیا
سواد	مذکر	آتش	پونہچا دیا عدم شب تار فراق نے	دکھلا دیا سواد ہمارے دیار نے
سوال	مذکر	گویا	مانگون خدا سے عشق بشیر و نذیر کا	رد کب کرے کریم سوال اک فقیر کا
سوانگ	مذکر	صبا	جلسے میلے مین وہ مہ اورون کے ساتھ	سوانگ دیکھو گردش افلاک کے
سوت	مونث	ناسخ	بہتے ہین عشق فتن مین اشک آنکھون سے روان	دیکھنا پھوٹی ہی سوت آکر کہان اس چاہ کی
سود	مذکر	غالب	تھا خواب مین خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیان تھا نہ سود تھا
سورج گہن	مذکر	اسیر	رخصت ہوا وہ مہر تو تھا شام صبح سے	اپنے سیاہ خانے مین سورج گہن رہا
سوز	مذکر	آتش	فغان و آہ سے ہی سوز دل عیان ہوتا	دلیل آگ کے ہونے کی ہی دھوان ہوتا
سوزن	مونث	آتش	فصل گل باقی ہی کرلونگا گریبان پھر چاک	آئے دو سوزن اگر پھر رفو آتی ہی
سوغات	مونث	آتش	اے نسیم سحری پھر اسیران قفس	تحفہ تر نکہت گل سے کوئی سوغات بھیج
سوفار	مذکر	ظفر	جب استخوان سے یہ سوفار تیر کا ٹھہرا	تو مرغ تیر ترا طائر ہما ٹھہرا
سوگ	مذکر	مومن	کچھ غم نہ کرین یہ لوگ اوس کا	دو دن بھی رکھین نہ سوگ اوس کا
سوگند	مونث	اسیر	احسان نہ اوٹھیگا ناکسون کا	سوگند ہجوم بیکسی کی
سوم	مذکر	اسیر	عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے	چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہین ہوا
سوہان	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہین زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا
سہو	مذکر	رند	لکھ دیتا وصل ہجر کی جا سر نوشت مین	اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
سیب	مذکر	ناسخ	نہ کبھی مرگ سے یوسف کو پونہچتا آسیب	پاس اوس کے جو ترا سیب زنخدان ہوتا
سیر	مونث	مومن	مومن آؤ تمھین بھی دکھلا دون	سیر بت خانے مین خدائی کی
سیل	مذکر	ناسخ	نہی مے خواری کرے جس دم وہ محبوب خدا	سیل مے ہو کیون نہ ہادم خانۂ خمار کا
سیل	مونث	سالک	کہتے تو کہتا مین او نہین جاتم یہ کیا کہون	اک سیل بہ گئی عرق انفعال کی
سیلاب	مذکر	ناسخ	میرے اشکون کا فلک پر موج زن سیلاب تھا	ہالہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا
سیماب	مذکر	ناسخ	رات ایسا انتظار یار مین بے تاب تھا	بستر گل پر نہ تھا مین آگ پر سیماب تھا
سیمرغ	مذکر	اسیر	ڈرتے ہین تری ناوک مژگان سے یہ طائر	سیمرغ تلک قاف سے باہر نہین آتا
سینک	مونث	اسیر	ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالے	گاڑھی ہے چھنی بھنگ کہ سینک اوسمین کھڑی ہے
			باب شین معجمہ	
شاخ	مونث	وزیر	ترے سر کے دنبالے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہے	تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہے
شاخ	مونث	رند	سرکشی کی گلشن ہستی مین جلتی ہے ہوا	اس چمن مین جھک کے شاخ بارور ملتی نہین
شام	مونث	آتش	خط کا آغاز ہوا اوس رخ نورانی پر	چل بسی صبح وطن شام غریبان آئی
شان	مونث	مومن	ہنسو تم تو مرے حال پر مین ہون وہ ذلیل	کہ جس کی ذلت و خواری سے تم کو شان لگی
شاہ باز	مذکر	آتش	تو نے زلفون کو اولجھ پڑنے سے منڈوایا جو یار	شاہ باز حسن نے بازو نظر آیا مجھے
شاہین	مذکر	صبا	وہ ردغلائق تھے ہم اعمال جو تولے	اوڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا
شب	مونث	مومن	بلا اوس سیہ روز کو بزم مین	شب عیش اے مہ جبین ہو چکی
شبخون	مذکر	مومن	جان و دل پر لشکر آرائی تھی جس شب یاس کی	مفت اس بلوے مین شبخون تمنا ہو گیا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
شب دیز	مذکر	ناسخ	کوسنے نالوں کے لگا تا ہوں قدم اوٹھتا نہیں	کیا ہی شب دیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا
شبنم	مونث	امانت	ٹھنڈھی سانسیں تھیں جو طالش نگہ جاتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبنم	مونث	رند	روے رنگین عرق فشان ہی	شبنم گل سے ٹپک رہی ہی
شبہہ	مذکر	ناسخ	شکل اوس کی ایسی ہی دیکھے گر پڑ جائے عکس	تا قیامت آئینے مین شبہہ ہو تصویر کا
شبیہ	مونث	رند	چاند سورج کو تمھاری شکل سے نسبت ہی کیا	کچھہ شبیہ او غیرت شمس و قمر ملتی نہین
شجر	مذکر	امانت	دل ہوا سرو گلستان کے نظارے سے نہال	شجر قامت دلدار مجھے یاد آیا
شر	مذکر	گویا	مین موا کون کریگا وہان شور	آپکے کوچے سے اب شر ہی گیا
شراب	مونث	رند	نہ چھٹیگی مجھہ سے کیونکر مرے ہی میرا خمیر	مجھہ کو گھٹے مین پلائی ہی شراب انگور کی
شرار	مذکر	ناسخ	کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجھہ کو	ادھر نہ آتش مے کا کوئی شرار آیا
شربت	مذکر	آتش	بوسۂ لب کا مزہ لے کے پیا ہی مین نے	حلق سے میرے ہی جب شربت عناب اوترا
شرح	مونث	آتش	لب جان بخش کے قریب وہ خط	شرح ہی متن زندگانی کی
شرر	مذکر	وزیر	سخت جانی سے جھڑین چنگاریان ہنگام ذبح	سنگ و آہن مل گئے پیدا شرر ہونے لگا
شرط	مونث	اسیر	کسب سے فن مین لگی ہی شرط استعداد کی	کب کھلین سب سے نکھتین گوہر مادرزاد کی
شرم	مونث	غالب	کعبے کس منہ سے جاؤگے غالب	شرم تم کو مگر نہین آتی
شست و شو	مونث	صبا	تن کو کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر	اے نجس شست و شو اچھی نہین
شطرنج	مونث	اسیر	جہان کو وضع جہان پایمال رکھتی ہی	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہی
شعر	مذکر	آباد	سراپا کھنچ گیا نقشہ قلم سے روے جانان کا	مشابہ ہو گیا تصویر سے ہر شعر دیوان کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
شعور	مذکر	آتش	سمایا دیدۂ مشتاق مین وہ غیرت یوسف	پسند کس کو کیا واہ رے شعور ہمارا
شفا	مونث	صبا	اثر آتش سودا سے دوا جلتی ہی	تیرے بیمار کی صورت سے شفا جلتی ہی
شفتالو	مذکر	آتش	طفل کے مانند اوس پر رال ٹپکیگی مری	باغ عالم مین مجھے شفتالو لب بھائیگا
شفق	مونث	آتش	سرخی پان ہو لعل مسی زیب یار پر	پھولے شفق دیار بدخشان کی شام مین
شک	مذکر	وزیر	گلے سے سرخی پان صورت مے جو نظر آئی	ہوا شک مے کشون کو گردن ساقی پہ مینا کا
شکار	مذکر	آتش	چھوا جو گیسوے عنبرین کو تو سانپ کھیلا فسون سے گویا	لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار مین نے کیا ہرن کا
شکار	مذکر	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینۂ شکار مین	مین خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا
شُکر	مذکر	مومن	اوس در پہ جو مین غبار ہوتا	شکر دم شعلہ بار ہوتا
شکر	مونث	ناسخ	کیا لیا لب ہی ترے تنگ دہن مین شکر	دیکھیو مجھ کو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی
شکل	مونث	اسیر	منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی	قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی
شکل و شمائل	مونث	اسیر	واہ کیا خوب جوانی مین نکالا جوبن	آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نتھی
شکم	مذکر	آتش	ساقی شراب سے ہے قصر فلک بھرا	شیشے کی طرح مے سے شکم حلق تک بھرا
شکن	مونث	اسیر	یہ شانۂ دل صد چاک نے کیا سیدھا	شکن ذرا بھی اوس زلف عنبرین مین رہی
شگون	مذکر	ظفر	وہ آتے کب ہین مگر ہم نے اون کے آنے کا	شگون سن کے کچھ آواز زاغ لے تو لیا
شمار	مذکر	اسیر	بتاؤن کیا کہ مرے سینے مین داغ کتنے ہین	نجوم چرخ کا کس سے شمار ہوتا ہی
شمشاد	مذکر	رند	سرو قد نے مرے کاٹا جو آ کے خوب کیا	تارہ سا قد لیے کیون سامنے شمشاد آیا
شلک	مونث	اسیر	مے خانے مین جو قلقل مینا کی ہی صدا	گویا یہ عیدگاہ ہی شلک ہی عید کی

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
شمشیر	مونث	ناسخ	برش کب تیغ ابرو کی ملی تیغ مہ نو کو	کہان شمشیر چاندی کی کہان شمشیر لوہے کی
شمع	مونث	اسیر	داغ اپنے دل صدچاک مین یون جلتا ہی	جس طرح شمع مزار شہدا جلتی ہی
شمیم	مونث	رند	شمیم گیسوے مشکین یار آہی گئی	تن عروس کی بو ایک بار آہی گئی
شور	مذکر	آباد	کیا اس کا عجب گر لب سوفار ہون نالان	ہی شور کمان دار کی بیدادگری کا
شوق	مذکر	رند	اے رند شوق جامہ دری پھر جھپک گیا	پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریبان تلک گیا
شہاب	مذکر	امانت	چمن مین ذبح کیا بلبلون کو بے تقصیر	قبائے گل مین مرے شوخ نے شہاب دیا
شہپر	مذکر	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہی ایسا یہ چمن	جھاڑ بھی سکتے نہین ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	مذکر	ناسخ	تیرہ بختی موذیون پر کرتی ہی نازل بلا	شہد لٹتا ہی شب تاریک مین زنبور کا
شی	مونث	اسیر	گل تھے بلبل کے لیے سرو تھے قمری کے لیے	کوئی شے گلشن ایجاد مین بیکار نہ تھی
شیر بیشہ	مذکر	رند	روبہ بستہ بھی اب کھل نہین سکتی ہم سے	باندھ لاتے تھے کبھی شیر نیستان جیتا
شیر	مذکر	اسیر	سگ دربان سے جو بچتا ہون مین اوس کوچے مین	شیر کوٹھے سے اوتر آتا ہی بنگلے کا
شیطان	مذکر	ظفر	تو خیال زلف کو اے دل نہ بس اتنا چڑہا	وہ بلا ہووے گی گو شیطان اوس کو آ چڑہا
شین حرف	مذکر	اسیر	کس طرح توام لڑائی مین ہو فتح و شکست	شین ہی مفتوح بھی مکسور بھی شمشیر کا
شیون	مذکر	مومن	ہو گیا سنکر نوید وصل شادی مرگ مین	لب تلک آ زمزمہ آیا کہ شیون ہو گیا

باب صاد مہملہ

صاحب سلامت	مونث	ظفر	پاس گر رکھیے کسی کا پاس داری سمجھیے	ورنہ رہنے دیجیے صاحب سلامت دور کی
صاد	مذکر	اختر	رشک ہی ہجر مین ہمین اتنا	وصل کا صاد با وصال رہا

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
صاد	مونث	نسیم	صاد آنکھون کی دیکھ کر پسر کی	بینائی کے چہرے پر نظر کی
صبا	مونث	غالب	فشار تنگی خلوت سے بنتی ہی شبنم	صبا جو غنچے کے پردے مین جا نکلتی ہی
صبح	مونث	آتش	شب برات جو زلف سیاہ یار ہوئی	جبین سے صبح مہ عید آشکار ہوئی
صحن	مذکر	نسیم	بیٹھنے دیگی نہ کونے مین بھی وحشت مجھے کو	صبح کو زیر قدم صحن بیابان ہوگا
صدا	مونث	رند	گداز آتش غم نے کیا یہ جسم کا حال	جو استخوان کو بھی توڑون صدا نہین آتی
صراط	مونث	اسیر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہیے یہان	دنیا نہین صراط ہی یوم الورود کی
صریر	مونث	اسیر	اسیر اوس کے خرام ناز کے مضمون مین لکھتا ہون	صریر کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہی
صف	مونث	وزیر	جس نے نگاہ کی اوسے بس مار ہی رکھا	جنبش جو دی مژہ کو تو اک صف اولٹ گئی
صفا	مونث	اسیر	دیدۂ دل سے نظر کی رخ جانان آیا	چشم موسے سے صفائے ید بیضا دیکھی
صلح	مونث	مومن	پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی	صلح اب کے کسی طرح نہوئی
صل علی	مذکر	امانت	جس نے نظارہ کیا صل علے یاد آیا	تیرے حصے مین صنم حسن خدا داد آیا
صندل	مذکر	نسیم	پریون نے کشان کشان نکالا	صندل آتش کدے مین ڈالا
صندوق	مذکر	اسیر	اوٹھاتے نجد مین دھوم سے ہم قیس کا مردہ	اگر صندوق ملجاتا کہین لیلی کی محمل کا
صنم	مذکر	ناسخ	جس نے دیکھا تجھ کو عریان وہ بھی کہنے لگا	خوب آذر نے بنایا ہی صنم بلور کا
صنوبر	مذکر	ناسخ	محبت گلشن عالم مین جنسیت سے لازم ہی	نہ کیون اوس سرو پر عاشق صنوبر ہو مرے دلکا
صوف	مذکر	اسیر	روشنائی سے قلم جب وصف گیسو ہو گیا	مشک تاتار سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا
صوم و صلوۃ	مونث	اختر	جبین ہو سجدے کی جا اور تن ہمہ سجدہ	خیال یار مین صوم و صلوۃ اتنی ہی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
صهبا	مونث	آتش	خون دل آنکھون مین اس طرح سے بھر جاتا ہی	جام مین جیسے کہ صہبا سبو سے آتی ہی
صید	مذکر	مومن	ہون خجل گرفتہ یار و شفاعت سے فائدہ	صید اجل کسے نے چھڑایا نہین منوز
			باب ضاد معجمہ	
ضد	مونث	مومن	مبتلا سے شب فراق ہوے	ضد سے ہم تیرہ روزگاری کی
ضرب	مونث	رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے	سینے پر کھاونگا جو ضرب دو دستی ہوگی
ضریح	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہی کی	زیادہ سیم و زر سے ہوگئی توقیر لوہی کی
ضیا	مونث	نسیم	خورشید مین یہ ضیا کرن کی ٭	ہی مہر گیا اوسی چمن کی ٭
			باب طای مہملہ	
طاس	مذکر	ظفر	خورشید جو چھپا تو یہ آیا نشے مین شوخ	سونے کا وہ فلک نے کہان طاس کھو دیا
طاق	مذکر	اسیر	رہے مارا ہی سر زور سے جب ہجر مین مین نے	دیوار مین وزن نہ سہی طاق ہوا ہی
طاوس	مذکر	صبا	تقلید بن پڑی نہ تمھارے خرام کی	طاوس لڑکھڑا کے گلستان مین گیا
طائر	مذکر	ناسخ	اوس پر آفت نہین منہ سے سو خدا ہی جسکا	طائر قبلہ نما کا ہی کو بسمل ہوگا
طبع	مونث	وزیر	بے ہوا اوڑنے لگا مشت غبار	طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبق	مذکر	سحر	جنون مین بھوکھ لگی جب کبھی تو سہا نکی کن	طبق زمین کا اولٹ کر طباق مین کھا
طرب	مونث	مومن	طالع مین نہین طرب و زہرہ بھی	منحوس ہی زہرہ مشتری بھی
طرح	مونث	مومن	یہ تم سے نئی طرح نکالی	معشوقی ہی آپ کی نرالی ٭
طرز	مونث	اسیر	زلف کے مانند کنگھی نے ترے سینے کی داد کی	طرز ہی شاگرد مین بھی ٹھیک استاد کی

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
طرف	مونث	مومن	نہ کی نے کریگا کسی کی طرف	وہ جس کی طرف حق اوسی کی طرف
طفل	مذکر	ناسخ	پیش غیر آتا نہین باہر واق چشم سے	طفل شک اپنا جو ناوان تھا برا دانا ہوا
طلب	مونث	ناسخ	اب رہے وساغری ہی بس اے ساقی مجھے	کب طلب ہی جام جم کی کاسۂ فغفور کی
طلسم	مذکر	آتش	مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند	قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا
طناب	مونث	ظفر	کون کہتا ہی کہ یہ نکلی ہی شب کو کہکشان	ہی مگر کوئی طناب اس خیمۂ افلاک کی
طور	مذکر	آباد	خاتمہ تجھ پہ ہی اے یار جفا کاری کا	سیکھ لے تجھ سے کوئی طور دل آزاری کا
طوطی	مذکر	وزیر	صاف بندش ایسی کی بیت آئینہ بنی	دیکھتے ہی اوس کو گویا طوطی مضمون ہوا
طوغ	مذکر	ظفر	شکوہ عشق مین کام آئے وہ نون نالہ و آہ	کیا علم اوسے ہم نے تو اوس کو طوغ کیا
طوفان	مذکر	صبا	ہوگیا عالم بالا سے بھی بالا پانی	جب کہ طوفان مرے دیدۂ تر سے اوٹھا
طوق	مذکر	گویا	اوپری پیکر مین دیوانہ ہون تیری چال کا	طوق ہو میرے گلے مین حلقۂ خلخال کا
طول	مذکر	نسیم	حد نہین معلوم ہوتی پڑ چکے کیا کیا نظر	طول ہی زخمون کے دامن مین شب ہجر کا
طومار	مذکر	نسیم	اک عمر کا قصہ ہی برسون ہی کا جھگڑا ہی	سنتے وہ اسے کب تک طومار ہی فرقت کا
طی کرنا	مذکر	وزیر	کبھی دل مین کبھی آنکھون مین چلے آتے ہین حسینونکو	کہ ماہ و مہر کا ہی کام طی کرنا منازل کا
			باب ظای معجمہ	
ظفر	مونث	رند	لشکر اندوہ کے نرغے مین ہی تنہا یہ دل	فوج غم پر مرد غازی کو ظفر ملتی نہین
			باب عین مہملہ	
عار	مونث	نسیم	تم تو کب آتے تھے لیکن مرگ بھی آتی نہین	آپ کی آزردگی سے ہم سے سب نے عار کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر	
			شعر	
عارض (ع)	مذکر	وزیر	خط سے پنہان عارض شک قمر ہونے لگا	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا
عالم	مذکر	نسیم	نہ کیونکر بلبلین چہکین پے غور گریہ سے میرے	نسیم اب دامن گلچین مین عالم ہی گلستان کا
عالم	مذکر	رند	حسن کی دولت سے ہی تجھ مین شان خدا	جس طرف تو ہوگا اک عالم ادھر ہو جائیگا
عالم	مذکر	آباد	گریان وہ ہین کہ بعد فنا بھی برنگ ابر	عالم ہی دوش باد پر اپنے غبار کا
عذاب	مذکر	مومن	تاسحر جان پر عذاب رہا+	ماہ کی طرح اضطراب رہا
عذار	مذکر	ناسخ	یاسمین دھوپ سے ہوگل سرخ	دیکھو آئینے مین عذار اپنا
عرش	مذکر	ناسخ	کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرتضیٰ	عرش اعظم بھی برا سائبان پیدا ہوا
عرض	مونث	ناسخ	یہ کی عرض یا اشرف انبیا	کسی کا برا در کسی کو کیا ہ
عسل	مذکر	آتش	مال موذی سے تنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہی عسل زنبور کا
عصا	مذکر	اسیر	زور بازو ہی جوان ہی آسرا ہی پیر کا	دیکھ لو دست کمان مین بھی عصا ہی تیر کا
عطا	مونث	آتش	عفو ہو جائینگے ہرچند کہ لاکھون ہی گناہ	یہ عطا تیری ہی رحمت کے قرین تھوڑی سی
عطر	مذکر	آتش	اللہ رے ہمارا تکلف شب وصال	روغن کے بدلے عطر جلایا گلاب کا
عقاب	مذکر	ناسخ	نہ ملیگا کبھی شکار یقین+	گو عقاب گمان بلند ہوا
عقرب	مذکر	آتش	ایذا جو ہوس خال و گیسو سے تعجب ہی	وہ افعی ہے دندان نیش عقرب تھا
عقل	مونث	آتش	زلفون کی طرح تا کمر یار پونہچتی	اے کاش سا ہوتی یہ عقل بشر اپسی
عقیق	مذکر	آتش	آویزہ تیرے گوش کا ہو اس امید پر	کیا کیا عقیق کان یمن سے نکل گیا
عکس	مذکر	نسیم	آسمان پر کچھ شفق پھولی نظر آنے لگی	عکس جا پونہچا تمھارے دامن گلنار کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
علاج	مذکر	ظفر	جب تک وہ خفا مجھ سے ہین سن لو طبیبو	کچھ میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا
علم	مذکر	اسیر	عشق عباس کو تھا شاہ شہیدان سے اسیر	اس لیے تعزیہ کے ساتھ علم ہوتا ہے
عمر سن و سال ۱۲	مونث	آتش	شب ہجران کی درازی کا گلہ کیا کیجیے	خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے
عنان	مونث	ظفر	بلا سے خاک ہو برباد سارے خاکسارونکی	سمند ناز کی اوس کے عنان پھیری نہین جاتی
عنایات	مونث جمع	رند	کیا تعجب ہے جو دو جام دے سب سے سوا	کب سے مرے حال پہ ساقی کی عنایات تھی
عنبر	مذکر	آتش	فی الحقیقت تری زلفونکی جو ہوتی خوشبو	مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا
عندلیب	مذکر	اسیر	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان ہوتا نہین
عندلیب	مونث	رند	کئی دن سے ہے گھات مین صیاد	عندلیب آج کل مین پھنستی ہے
عنقا	مذکر	امانت	عنقائے وصل تھا نہ ابھی دام مین پھنسا	مرغ سحر کی آنے لگی دور سے صدا
عنوان	مذکر	ظفر	بھیجتے تھے خط ہمین پہلے وہ جس عنوان سے	اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
عہد	مذکر	ناسخ	کوئی دم پیری بھی اپنی ہے بسان صبحدم	مثل شب عہد شباب آنکھون سے پنہان ہو گیا
عیار	مذکر	غالب	سکہ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروی زر کھلا
عیب	مذکر	مومن	تجھ سے نے نام و ننگ کو کیا عیب	دل لگا کر ہمین لگایا عیب
عید	مونث	رند	زمانہ ہو غمگین بلا سے تری	ترے گھر مین تو عید قاتل ہوئی
عیش	مذکر	سالک	یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خون کریگا	وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا
عینک	مونث	اسیر	کیا تکلف ہے اگر سرمہ لگایا آنکھ مین	اے قناعت عینک قطع نظر ملتی نہین

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
			باب غین معجمہ	
غبار	مذکر	وزیر	چلے ٹھکرا کے میری تربت کو	خاک سے بھی مری غبار رہا
غبار	مذکر	آباد	بے سبب گردش نہیں اس چرخ کی ہے شکستہ ماد	کچھ غبار عاشق گرشتہ شامل ہو گیا
غذا	مونث	آتش	غم بہت کھلوانا مجھ گریاں کو تو اے ہجر یار	خوف بد ہضمی کا رکھتی ہی غذا برسات کی
غرض	مونث	نسیم	گل کی وہ غرض جتائی اوسکو	رخصت کی طلب سنائی اوسکو
غزال	مذکر	آتش	رتبے کو تیرے سن کے سبک ہو کے ہر غزال	دیوانہ ہو کے دشت ختن سے نکل گیا
غزل	مونث	رند	رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہے اے رند	اکثر غزلیں پڑھتے ہیں آزاد ہماری
غسل	مذکر	آتش	نہیں ہم سا گنہگار اے فلک کوئی زمانے میں	ہمارے مرد کو درکار ہے غسل آب آہن کا
غش	مذکر	آتش	حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہیں	چشم سے موسیٰ کے دیکھیگا اوسے غش آئیگا
غُل	مذکر	مومن	مری فریاد سن کہتا ہے اسرافیل حیرت سے	قیامت آگئی کیوں کر یہ غل کیسا زمیں پر ہے
غل	مذکر	آباد	اوڑگئی زنجیر ٹکڑے ہو کے پرزے سب غل ہو گیا	تیری طاقت کا لب آئے دشت جنوں غل ہو گیا
غلاف	مذکر	آباد	نئی تشبیہ ہے مہتاب کو ہم کہتے ہیں	ہے غلاف آپکے گل تکیے کا میلا اوترا
غم	مذکر	غالب	غم اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے	غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غور	مونث	رند	ڈالی ہیں بے کلیجوں میں غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگاروں کی
غول	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اوسے	آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں لے گیا
			باب فا	
فاتحہ	مذکر	نسیم	مذاق خدمت صیاد مدت میں ملا ہم کو	مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے رہائی کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
فاختہ (جانور)	مونث	صبا	کنار جو جو اونھین غم آتش اب تب ہی لی	تو سرو سے نغم ہوا فاختہ کباب ہوئی
فتح	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجھ کو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہو گئی
فتح و ظفر	مونث	صبا	آدمی چاہے تو دیو آسمان کو مار لے	نفس سرکش پہ مگر فتح و ظفر ملتی نہین
فراغ	مذکر	ظفر	سوا لے کنج قناعت ظفر بسر کیجے	کہین جہان مین ہرگز فراغ ہو اچھا
فرد	مونث	اسیر	محشر مین موج زن جو نسیم کرم ہوئی	اوڑتی پھریگی فرد ہمارے حساب کی
فرزند	مذکر	نسیم	خالق نے دیے تھے چار فرزند	دانا عاقل ذکی خردمند
فرس	مذکر	آباد	فرق آتا ہی نہین وحر ان کی چال مین	یہ فرس محتاج ہی کس دم بھلا مہمیز کا
فرش	مذکر	آتش	مسند شاہی کی حسرت ہم فقیرون کو نہین	فرش ہی گھر مین ہمارے چادر مہتاب کا
فرض	مذکر	آتش	گنہگار ہین محراب تیغ کے ساجد	جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا
فرض	مذکر	نگار	ترک اوس کوچے مین جانا نہ مرا ہوگا	زاہدو فرض نہین ہی کہ قضا ہو ویگا
فرع	مونث	اسیر	نخل ہستی سے نمودار ہی قدرت تیری	اصل وحدت ہی تری فرع ہی کثرت تیری
فرمان	مذکر	آتش	کون سے دل مین نہین ہے تری عشق کا نقش	کس قلمرو مین شہ حسن کا فرمان گیا
فروغ	مذکر	ناسخ	فروغ کواکب دو چندان ہوا	ہر اک ساکن ملک حیران ہوا
فریاد	مونث	رند	تھرائینگے ابھی نغمے شیشے ترے سنکر	تا عرش جو پہنچی کبھی فریاد ہماری
فریب	مذکر	غالب	فلک کے وارث کو دیکھا خلق نے	اب فریب طغرل و سنجر کھلا
فسون	مذکر	رند	کیا ہوا اسے ہت کافر وہ تری چشم کا سحر	کیا فسون بھول گئی نرگس جادو اپنا
فشار	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہین نجات	کس مردے پر فشار نہ زیر زمین ہوا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
فصد	مونث	اسیر	راز ہوتا ہی جو افشا نہ مجھے ہوتا ہی ملال	خون کرتا ہون لہو فصد اگر دیتی ہی
فصد	مونث	ظفر	کیا تماشا ہی رگ لیلی مین ڈوبا نشتر	فصد مجنون باعث جوش محبت کھل گئی
فصل	مونث	آتش	ڈھونڈھین نہ اپنے لیے معشوق کوئی گلفام	فکر پہلو کی کرین فصل زمستان آئی
فضا	مونث	صبا	اپنی نظرون مین سب اندھیر ہے بے جام شراب	دیکھون کن آنکھون سے ساقی مین فضا ساون کی
فکر	مذکر	اسیر	قرار آ ہی گیا غم مین جی سنبھل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا
فکر	مونث	اسیر	فکر ہی اون کو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی
فلک	مذکر	امانت	ہو گیا حسرت پرواز مین دل سو ٹکڑے	ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا
فن	مذکر	آتش	مفسدے جو کہ ہون اوس چشم سیہ سے کم ہین	فتنہ پردازی جسے کہتے ہین فن ہی کس کا
فنا	مونث	ظفر	جب کوئی کہتا ہی ہستی کو کہ ہستی خواب ہے	اوس کی غفلت پر فنا اوس وقت ہنستی خوب ہے
فندق	مونث	رند	کیون لبھاتی ہی مرے دل کو تو او فندق یار	کیون حنا بن مین مجھے انگشت نما کرتی ہی
فوج	مونث	صبا	نہ جائے امن مرے دل کو نہ سمجھے لشکر غم	شکست پائیگی جو فوج قلعہ بند ہوئی
فولاد	مذکر	آتش	سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد	مومی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا
فیر	مونث	ظفر	عاشق کو جو دکھائی فرنگی پسر نے توپ	پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی
			باب قاف	
قابو	مذکر	رند	واے قسمت کیا صنم آئینہ نے رو دیکھا	شانہ نے کر لیا اوس زلف پہ قابو اپنا
قامت	مذکر	دبیر	تڑپا جو شہ کے ہاتھون پہ قامت سے گر گیا	ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا
قانون	مذکر	اسیر	کس کو ہے حکم خدا و رسول یاد نہین	زبان پہ خلق کے قانون ہی فرنگی کا

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
قبا	مونث	اسیر	بالیدہ ہے پیر آئنے سے ایسا ہوا بدن	گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی
قبر	مونث	اسیر	ہو وہ بھی کوئی روز جو زائر کہیں اسیر	لو کربلا میں قبر مظفر علی بنی
قحط	مذکر	رند	یاد ایام کہ معشوقوں میں بھی تھیں الفتیں	قحط اپنے عہد میں مہر و وفا کا ہو گیا
قد	مذکر	رند	ہنستے ہنستے دل لگی کے واسطے ناپا جو آج	سرو کا قد اوس سہی قامت کے تا شانہ ہوا
قدح	مذکر	مومن	اوس نے جو دل کو منہ نہ لگایا دو نیم ہو کر	یہ جام جسم ہوا قدح مل نہ ہو سکا
قدر	مونث	رند	لب شیریں سے ترش ہو کے کہے تلخ کلام	قدر سرکار نے کی خوب نمک خواروں کی
قدم	مذکر	صبا	عازم دشت جنوں ہو گئے میں گھر سے اوٹھا	پھر بہار آئی قدم پھر نئے سر سے اوٹھا
قرآن	مذکر	وزیر	ہاتھ جو بیٹھنگے سبھی گبر و مسلمان میرے	ایک میں دست صنم ایک میں قرآن ہوگا
قرص	مذکر	آباد	سرد ہو جلوہ جو دیکھے عارض پر نور کا	مہر تابان قرص بن جائے وہیں کافور کا
قرض	مذکر	مومن	ہم قرض یہ نقد دل اوسے دیتے ہیں مومن	جس نے نہ کبھی آج تلک لے کے دیا قرض
قرطاس	مذکر	اسیر	رنگ اوڑا یہ سامنے اوس گل کے عجب نہیں	سادہ ہے قرطاس ماہ مصر کی تصویر کا
قسم	مونث	ناسخ	تلوار کچھ نہیں ترے ابرو کے سامنے	باور نہ ہو تو کھاؤں قسم ذوالفقار کی
قصد	مذکر	اسیر	فرہاد یہ پیغام نہیں کوہ کنی کا	شیریں نے کیا قصد تری سر شکنی کا
قصر	مذکر	ناسخ	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے کیا ہے خم مجھے	قصر تن میرا بنا ہے جب سے نے محراب تھا
قضا	مونث	صبا	عشق نے تاب تواں لیا اور ہے عالم پیدا	زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے
قضا	مونث	آتش	روتے روتے مر گیا اک رتبہ وحشی کی یاد میں	قسمت آتش میں لکھی تھی قضا برسات کی
قطب	مذکر	اسیر	ہرزہ گردوں کا کبھی ساتھ نہ دیگے گوشہ نشین	مہر و مہ لاکھ پھریں قطب کہاں پھرتا ہے

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
قفس	مذکر	رند	فصل گل اوٹھتا ہی کب مجھ سے ستم صیاد کا	توڑ ڈالونگا اگر ہوگا قفس فولاد کا
قفل	مذکر	آباد	دہن کا لینگے بوسہ لب تک آ لینے دو گیسو کو	اندھیری رات مین توڑینگے قفل اس گنج پنہان کا
قُل	مذکر	ناسخ	وصل کے ایام مین وہ شور قلقل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی مین مرا قُل ہو گیا
قلق	مذکر	مومن	سنئے وجہ کہان یہ ماجرا ہے	یون بھی یہ قلق کہین ہوا ہے
قلقل	مونث	امانت	ہجر مین ہم کو قلقل مینا	صورت گریہ در گلو ہوگی
قلم	مذکر	ناسخ	وصف ابرو بعد مژگان جو مین لکھنے لگا	تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہو گیا
قلم	مونث	ظفر	ظفر جو خوف سے تیرے کانپتا یہ ہاتھ	قلم تری دم تحریر ہلگئی تھی کیون
قلمرو	مذکر	آتش	اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع	زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا
قلمرو	مونث	آتش	چند پریان بھی کرون مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی
قُلیا	مونث	اسیر	کہکے بسم اللہ جب اوس طفل نے مصحف پڑھا	ہو گیا بسمل معلم ختم قلیا ہو گئی
قمر	مذکر	ناسخ	قمر ہی کیا ترے آگے محاق مین آیا	کہ آفتاب بھی تو احتراق مین آیا
قنات	مونث	اسیر	نہین جو مائل سیر جہان وہ پردہ نشین	تو کیون فلک کی مشبک قنات تنی ہے
قند	مذکر	نسیم	اب وہ مزہ نہین لب شیرین کے قند مین	جوٹھا سا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا
قندیل	مونث	اسیر	ہمارے کعبہ دل مین چراغ داغ روشن تھا	نہ تھی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی
قوام	مذکر	نسیم	بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوئے ہین تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قید	مونث	اسیر	اوٹھا اوٹھکے بیٹھنے کی کہان تاب ہے اسے	قیدین نماز مین ہین قیام و قعود کی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
			باب کاف عربی	
کاجل	مذکر	ناسخ	ہجر جانان مین نہین ظلمت سے کم نور سحر	دیدۂ سیارہ و ثابت مین کاجل ہوگیا
کاٹ	مذکر	اسیر	بے یار چمن مین صفت گل ہون جگر چاک	شبنم مین مگر کاٹ ہی ہیرے کی کنی کا
کار	مذکر	نسیم	صلح کی امید پھر کل پر گئی	سہل ہوکر کار مشکل رہ گیا
کاروان	مذکر	ناسخ	جس جگہ ہی حسن عنقا قدردان پیدا ہوا	چاہ مین یوسف گرا تو کاروان پیدا ہوا
کاروبار	مذکر	مومن	بیکاری امید سے فرصت ہی رات دن	وہ کاروبار حسرت و حرمان نہین رہا
کاغذ	مذکر	مومن	نامہ رونے مین جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ	کہ بنا ہم کہر صفحۂ دریا کاغذ
کافور	مذکر	ناسخ	زیست بھر سوجھا نہ مجھ کو چارۂ سودائے عشق	بارے کافور جنون اب داغ کو مرہم ہوا
کاکل	مونث	وزیر	کاکل جو اوس کے شعلہ رخ سے گر گئی	کالی گھٹا مین صاف یہ بجلی چمک گئی
کال	مذکر	اسیر	ابر سے مژۂ تر کا نہ برسا جس سال	خاک کھیتون مین اوڑی قحط پڑا کال ہوا
کالبد	مذکر	ناسخ	شگفتہ مثل گل ہر فصل گل مین داغ ہوتے ہین	بنا ہی کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا
کام	مذکر	اختر	منہ پھر گیا رقیبون کا شیرینی ہاتھ سے	کس دن جبر تلخ کام ہوا ہی نبات کا
کام	مذکر	اسیر	مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہی منعمی	مصلحت سے کب کوئی خالی ہی کام ایک کا
کام	مذکر	مومن	کام دل رنج و بلا کو سونپا	تم کو لو ہم نے خدا کو سونپا
کان	مذکر	مومن	بھر دئے کان اوس سراپا ناز کے	خاک منہ مین تفرقہ انداز کے
کاہ	مونث	آتش	وہ کوہ ہون مین کہ کاہ ہی گران جس کو	وہ کاہ ہون کہ کوہ پہ جو بار ہوگئی
کائنات	مونث	اسیر	مآل کار ہی دو گز زمین کفن دس گز	بڑی بساط نہین کائنات اتنی ہی

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
کائنات	مونث	رند	رونا اگر یہی ہی تو طوفان آئیگا	اشکون مین کائنات بہہ گئی یہی ہی
کباب	مذکر	اسیر	وہ بخت کار ہون ساقی کہ کچھ مزہ نہ ملا	جلا دل اور جو لب تک کباب خام آیا
کبک	مذکر	آتش	چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال	پاؤن مین موچ آگئی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا
کبوتر	مذکر	ناسخ	مرغ دل تب سے آپ کا ہی صید	جب کبوتر اوڑاتے تھے پر کا
کتاب	مونث	آتش	حجت ہی بہر مذہب عشق ایک ایک داغ	سینہ مرا کتاب ہی علم الکلام کی
کٹار	مذکر	گویا	خون بہا اوس سے مانگیے تو کہے	کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا
کدو	مذکر	وزیر	سما گئے مرے سینے مین مثل دل شیشے	تمہارے محتسبو ہاتھ کیا کدو آیا
کرامات	مونث	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی	خیر خم کی ہے ساقی تری خیرات گئی
کرامات	مونث	رند	فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد	معجزہ عشق کا تھا اوس کی کرامات تھی
کربلا	مونث	رند	مرتے تھے یون نہ تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی
کرگدن	مذکر	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی	اپنے قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہی
کرن	مونث	ناسخ	چمکی چمک رہی ہی زیادہ ستارون سے	پاپوش مین لگاؤ کرن آفتاب کی
کروٹ	مونث	ظفر	ترے بیمار کا یہ حال ہی اب ناتوانی سے	کہ کروٹ اے مسیحا زمان پھیری نہین جاتی
کڑک	مونث	ظفر	کان مین جب مرے نالے کی کڑک جاتی ہی	ابر مین رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہی
کشت	مونث	اسیر	آب و تاب تیغ نے دل کی [illegible]	کشت دہقان مل کے برق و سیل نے برباد کی
کشف اللغات	مونث	اسیر	جلد تن سے کھلے غوامض روح	یہی کشف اللغات اپنی ہی
کف	مذکر	اختر	یہین اعجاز کیا واہ مسیحا جہان	ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا

لفظ	جنس	استاد	نظیر (شعر)	
کف پا	مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلا تھا صوت ہلال یار سے	سامنے خورشید کے اوس نے کف پا کر دیا
کف پا	مونث	مومن	آج ہم رنگ حنا ہے گریہ	مل دون آنکھیں کف پا سے تیری
کفک	مونث	ظفر	ہے نافہ کوئی گرداب بلا اور کہ اس رنگ میں ہے	ہے سلسلہ میں شمع ضیا یا کوئی کفک پر پستی ہے
کفن	مذکر	ناسخ	دے دوپٹہ تو اپنا ململ کا	ناتوان ہون کفن بھی ہو ہلکا
کل	مونث	ظفر	آدمی کہتے ہیں جس کو ایک پتلا کل کا ہے	پھر کہاں کل اوس کو گر کل ہو ذرا بگڑی ہوئی
کل	مونث	امانت	نہ پوچھا آپ کو ساعد جو ملا کر بانہیں	کلائی ہاتھ میں لے کر مرے دل کو کل آئی ہے
کلام	مذکر	اسیر	لے زبان وہ بنے ہیں جو نطق کلام اللہ کا	سب کلاموں سے ہے بالاتر کلام اللہ کا
کلک	مونث	صوفی	زندان سے جو ہوتی ہے رہائی	یون کلک بیان پہ ہے آئی
کلہ	مونث	صبا	منعکس آتشی شیشہ ہو روئی پر جس کی	کلہ فقرہ تہ ململ ہما جلتی ہے
کلید	مونث	اسیر	دہان یار کے مضمون چھپینگے کیا ہم سے	زبان کلید ہے قفل در معانی کی
کمان	مونث	ناسخ	لاکھوں ہی گوشہ گیر ترے ابرو خون کے	ہر چند یہ کمان ہے بے تیر آپ کی
کمر	مونث	ناسخ	اس قدر پتلی کمر ہے اوس پری رخسار کی	کہتے ہیں پہچی سب اوس ہے سیر جسم یار کی
کمند	مونث	اسیر	ہزار کوس ہو محبوب دوڑ کر آئے	عجیب جذب کمند خیال رکھتی ہے
کمل	مذکر	سحر	روح کو ہوتا ہے منعم کے دوشالے سے عذاب	میر اکمل مرے تابوت پہ ڈالا ہوتا
کمل	مذکر	ناسخ	اٹھ جائیے یون بسر کرتا ہوں کوئی بار زمین	خاک کا بستر ہے کمل سایہ دیوار کا
کمیت	مذکر	آتش	ترے فیل فلک رفعت سے تھے وہ بس کہ وابستہ	کمیت خامہ مضمون سوار سے بہت بگڑا
کمین	مونث	مومن	اے حلقہ زلف دام واری ہے عبث	اے نازوادا کمین ہماری ہے عبث

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
کنار	مونث	مومن	خفقان الفتون سے ہم دم کی	طوق گردن کنار اب و غم کی
کُنج مرتبہ	مذکر	مومن	گور مین بھی جوش غم دل سے نہ نکلا ہا ہائے	آپ ہی مین ہم نہین جب کنج تنہائی ملا
کنکر	مذکر	ظفر	کیا کہون کیسا وہ گھبرا ہے مین بیٹھے بیٹھے	مین نے شب مین جو اوسکے کوئی کنکر پھینکا
کنوار پھل	مذکر	جان	کبھی نہ چھوون بھی کہے اپوچھا کہ تیرے سیب ذقن کا حال کیا ہی	یہی تھے اقرار تونے جس دم کنوار پھل تھا مرا اوتارا
کنوان	مذکر	آتش	ملاحت ذقن یار کا ہی ہر سو شور	عجیب لطف کا کھاری ہے یہ کنوان نکلا
کنول	مذکر	آتش	ہمیشہ جوش گریہ سے ہا پانی مین اے آتش	کبھی تازہ نہ لیکن اپنے اس دل کا کنول پایا
کوچ	مذکر	اسیر	یاران رفتہ سے کہو ٹھہرے ہوے چلین	اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا
کودک	مذکر	ظفر	کودک اشک کو دیتا ہی جو تو گھر سے نکال	تو گلے میرے وہ آ دیدہ تر پڑتا ہی
کوک	مونث	سحر	فزون تیر سے کوک کویل کی ہی	نہ پوچھو جو حالت مرے دل کی ہی
کوکب	مذکر	اسیر	ہوگا داخل اور قارون کے خزانے مین درم	پست ایسا ہی اگر کوکب مری تقدیر کا
کولھو	مذکر	آتش	شیرینی اون لبون کی لکھتا جو تو تو کولھو	پانی سے تجھ کو پتلا اے نیشکر نہ کرتا
کوہ	مذکر	ظفر	تمام بادہ کشی خاک مین ملی ساقی	پس اپنے حق مین اک کوہ ہی گران ٹوٹا
کھال	مونث	اسیر	آتش فروزی کیا کرتا ہی دم بازی سے رو	ہی شکم غماز کا یا کھال ہی حداد کی
کہرام	مذکر	مذمر	اکثر مشاعرے پہ ہوا بزم غم کا شک	کیا کیا مرے کلام پہ کہرام ہو چکا
کھرنڈ	مذکر	ناسخ	اگر ہو جیا ہا پہ چند یقین ہی ہو جا کا دم عین جلے	سنا جو ہو آفتاب محشر کھرنڈ ہی داغ آتشین کا
کہکشان	مونث	امانت	چھٹکی کسکے مانگ مین افشان وہ مہر وش بیج لا	ستارے ان کو دکھاتی ہی کہکشان سیدھی
کہگل	مونث	مصحفی	اومین یہ کوئی جائے تو کیا خاک خوشی سے لائے	بہتری ہی گہواروں مین ہی کہگل کئی دن سے

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
کھوج	مذکر	مومن	غرض نام و نشان سارا بتایا	دل گم گشتہ کا یون کھوج پایا
کھیت	مذکر	اختر	آئینے مین بخت دل اشکون سے بہتے مل گئے	کھیت لالے کا کنارِ جو نظر آیا مجھے
کھیت	مذکر	اسیر	کیا غم جلین جو حاسد مضمون کی روشنی سے	مشعل سے غول پہنچے کب کھیت چاندنی کا
کھیل (بمعنی ...)	مذکر	آتش	عشق نہفتہ ہوویگا اشکون سے آشکار	یہ طفل کھیل کھیلینگے افشای راز کا
کیچڑ	مونث	اختر	ترا ہی میکدہ خمخانہ عالم بنا سا غ	ارے خمار کیچڑ بھی یہان تلچھٹ کی بھر آئی ہے
کیف	مذکر	نسیم	بے ہوشیان نصیب ہین سامعین کو	کیف شراب ناب کے مرے ہر سخن مین تھا
کین	مونث	مومن	مری تعزیت مین نہ لا غیر کو	کہان تک ستم پیشہ کین ہو چکی
			باب کاف فارسی	
گات	مونث	آتش	جسنے باندھے ہو گاتی تجھے دیکھا پھر کا	دل ر باشی تھی مری جان تری گات نہ تھی
گال	مذکر	صبا	لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہے مینا	سبزہ خط سے وہ خوش رنگ ترا گال ہوا
گاو	مونث	امانت	تمھارے باغ کا سبزہ ہے کیا طراوت بخش	چرے یہ گھاس تو گاو زمین ہری ہو جائے
گاؤن	مذکر	آتش	لاشون کو عاشقون کے نہ اٹھوا گلی سے یار	بسنے کا پھر یہ گاؤن نہین جب اُجڑ گیا
گت (...)	مونث	امانت	ستارے ہین کبھی ہنستی ہے رنگ اون کو بنانے کی	پہن کر سرخ جوڑا گت بجاتے ہین ستانے کی
گذار	مذکر	اسیر	تکل کے جسم سے کرتے ہین استخوان تعظیم	کبھی کبھی جو ہمارا گذار ہوتا ہے
گذر	مذکر	مومن	اس حسن طیش پیچ ہوئی شکل ہے بنائی	صد شکر گذر غیر کا تا بام نہ ہوگا
گرد (...)	مونث	ناسخ	چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے	گرد اوڑی آہ جب تیری تجلی گاہ کی
گرداب	مذکر	ظفر	تجھ سے کیا چھپا ہے مین نہ روؤنگا کہ ہم آب آپ چرا اپنی	یہ دو آستین یار سے ہو یا گرداب پانی کا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
گردباد	مذکر	ناسخ	شعلوں نے صاف سے وچراغان بنادیا	اوٹھا جو گردباد ہماری غبار کا
گردن	مونث	آتش	اس قدر تنگ گریبان نہین زیبا پیارے	پھانسی دیتے اسے گردن ہی ہماری تیار
گردوغبار	مذکر	ظفر	ظالم جو تو نہ ہووے مدد تو جھاڑ دون	سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا
گردون بمعنی آسمان	مذکر	ناسخ	شامل مے کوئی ہوتا ہی اگر اے ناسخ	ساغر عمر کو گردون وہین بھر دیتا ہے
گزر	مذکر	اسیر	مرا مضمون نہ باندھے غیر اپنے شعر مین کہہ دو	نہین بیاکہ دستال مین ہو گزر ستم کا
گرگ	مذکر	ناسخ	تو وہ یوسف ہے کہ تجھ پہ کیا بشر دیوانے ہین	گرگ دیکھیگا تو کتا باولا ہو جائیگا
گروہ	مذکر	نسیم	کیا قوت بازو تھی نہ ہے ہمت قاتل	دیکھا تو کئی کوس گروہ شہدا تھا
گرہ	مونث	اسیر	عقدہ ہاے دام منقار سے کاٹے تو کیا	اک گرہ ہم نے نہ کھولی خاطر صیاد کی
گریبان	مذکر	اسیر	آزردہ کیون ہے جامے سے باہر ہو کس لیے	چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا
گز زمین	مذکر	اسیر	اس قدر مجھکو رہی اک سرو قامت کی تلاش	پھرتے پھرتے دشت مین گز زمین کا ہوگیا
گزک	مونث	صبا	بوسے آنکھون کے کباب گزک سے ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین
گزند	مذکر	وزیر	یہ تیرے افعی گیسو مین زہر ہے قاتل	پڑا جو سانپ کا سایہ اوسے گزند ہوا
گفتگو	مونث	آتش	پڑھا ہے ہم نے بھی قرآن قسم ہے قرآن کی	جواب ہی نہین رکھتی ہے گفتگو تیری
گل	مذکر	گویا	یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گل شمع محفل کا	ہوا گلگیر مین عالم جو منقار عنادل کا
گل	مذکر	ناسخ	عشق نے ہم کو دکھایا آج اعجاز خلیل	آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گل ہو گیا
گل	مذکر	نسیم	بہار غنچگی دیتا ہے جو دل خستہ ہوتا ہے	بس اتنا خندہ کی کھلاکے گل بستہ ہوتا ہے
گلاب	مذکر	ناسخ	ہوی یہ شیشے سے لذت شناسی ساقی	کہ ہے گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
گلاب	مذکر	امانت	غش آیا مجھ کو تو بولا چھڑک کے منہ کا عرق	ابھی یہ پھول سے تازہ گلاب نکلا ہی
گلخن	مذکر	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجران سے رہتا ہے	نہین ہوتا ہی یہ گلخن کبھی اے جان من ٹھنڈا
گلستان	مونث	آتش	تصویر کھینچی اوسکے رخ سرخ فام کی	اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی
گلشن	مذکر	وزیر	اپنے محبوب کا کوچہ ہے مسکن اپنا	بلبلو تم کو مبارک رہے گلشن اپنا
گلگون	مذکر	آتش	بوی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا
گلگیر	مذکر	اسیر	گردن پہ کیون وبال لیا سر کو کاٹ کر	تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا
گلو	مذکر	ناسخ	کیا پیون می ہجر ساقی مین کہ لگی جائیگی ڈاک	پس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائیگا
گلیم	مونث	آتش	نہ روز ہجر ہی کچھ خوب ہی نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدھی ہووے یا اولٹی
گمان	مذکر	رند	سحر تک ہجر کی شب کو لاکھ بار اوٹھ کر	گمان ہر مرتبہ گذرا ترے پاؤن کی آہٹ کا
گن	مذکر	ظفر	نام جس کا رہگیا کچھ اوس کا گن باقی رہا	ورنہ جو یہان سے گیا ساتھ اوسکے اوسکا گن گیا
گنبد	مذکر	مومن	طپش سے خاک مین بھی عاشق مدفون نہ ٹھہریگا	کہ گنبد قبر کا جون گنبد گردون نہ ٹھہریگا
گنبد	مذکر	اسیر	مر گیا تھا دیکھ کر کس چشم وحشی کو اسیر	قبر پر بھی گنبد آہو نظر آیا مجھے
گنج	مذکر	آتش	محبت ہوتی ہی معشوق کو بھی عشق کامل سے	زمین مین ساتھ قارون کے گڑا ہی گنج قارون کا
گنج شہیدان	مذکر	آتش	لاشئے وٹھوا کر نہ کراوس کو بھی اے قاتل اجاڑ	ہی فقط آباد اک گنج شہیدان رہگیا
گنگا	مونث	اسیر	ہم تو پیاسے رہے می غیر کو دی پیر مغان	الٹی اس شہر مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی
گنہ	مذکر	آتش	حسن کس روز ہم سے صاف ہوا	گنہ عشق کب معاف ہوا
گو	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو ہی مذکور کیا	گور بھی ملتی نہین دنیا مین اکثر ہمسر کی

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
گوش	مذکر	رند	آہ عاشق کان مین اوس کے نہین کرتی اثر	گوش گل فریاد سے بلبل کی کر ہونے لگا
گوشت	مذکر	اختر	نہ دانت مارو رقیبون کے منہ پہ جانے دو	اجی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہونٹون کا
گول	مونث	ظفر	جام و مینا و سبو سے تو بجھی اپنی نہ پیاس	ہم نے ساقی منہ سے اب بھر کر لگائی گول ہے
گون	مونث	ظفر	ہم کو جز بوسۂ لب مے گون	نہین صہبای خوش گوار کی گون
گوہر	مذکر	وزیر	عرق آلود رخ ہے چاندنی مین یون اک سے	کہ گویا گوہر اک دریائے نورانی مین ڈوبا ہے
گھات	مونث	آتش	کمر یار تھی از بس کہ نہایت نازک	سوجھتی بندش مضمون کی کوئی گھات نہ تھی
گھات	مونث	اسیر	پڑا ہون بستر غم پر فقط مریض نہین	مزاج پوچھنے آئین وہ گھات اتنی ہے
گھاس	مونث	امانت	جو حسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے	ترے دوپٹے کی گھاس اے صنم ہری ہو جائے
گھاس	مونث	اسیر	ملے دل دوا ہو کیا مرض اہل دید کی	بوٹی قبا کی گھاس نہین ہے فرید کی
گھاؤ	مذکر	ظفر	رکھتے ہین سیکڑون وہ سوزن مژگان لیکن	کوئی پوچھے کہ سیا آپنے گھاؤ کس کا
گھٹا	مونث	نسیم	ترشح آنسوؤن کا ہو رہا ہے	گھٹا اُمڈی ہوئی ہے چشم تر کی
گھر	مذکر	گویا	جی مرا تن سے سفر کر ہی گیا	وہ تو گھر مین رہے یہان گھر ہی گیا
گھر	مذکر	وزیر	صحرا مین پاون کے چبھے خار رکھتے ہین	ہے سب کے دل مین گھر ترے خانہ خراب کا
گھر	مذکر	صبا	اک بت سے چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل	یہ جان لے کہ آئینے کا گھر بدل گیا
گھر	مذکر	ناسخ	اجی یہ عرش معلی کے گوشوارے کا	گھر کہان سے تمھاری بلاق مین آیا
گھڑیال	مذکر	اسیر	سنا شب وصال صدا اس کے دل مرا	گھڑیال اوس کے واسطے گھڑیال ہو گیا
گھڑیال	مونث	ظفر	ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے	پوچھین گھڑیالی سے کیون گھڑیال ہم سی ہو گئی

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
گھمسان	مذکر	امانت	طبل وغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا	دونون طرف لڑائی کا سامان ہو گیا
گھمنڈ	مذکر	سحر	آخر ستم رسیدۂ ہجران نکل گیا	سارا گھمنڈ اے بت نادان نکل گیا
گھن	مذکر	اسیر	چاند سا رخ ہی تہ زلف تو بوسہ عطا ہو	کیجیے صدقے کی تدبیر گھن پڑتا آکر
گھن	مذکر	اسیر	پہلوان مانتے ہین دب کے تمھارا لوہا	ہاتھ تلوار کا پڑتا ہی کہ گھن پڑتا ہی
گھونٹ	مذکر	رند	فراق یار مین کوری کا کیا ہی او ساقی	جلن تیزاب کی ہوتی جو پیتا گھونٹ پانی کا
گھونگٹ	مذکر	مومن	پھر کس لیے گھونگٹ رخ روشن پہ لیا ہی	پھر کیون نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہی
گیاہ	مونث	اختر	کلیم عقل مین کم عقل اگر اوٹھاتے ہین	گیاہ خشک صحرائی مضامین جو کہ چلتی ہی
گیسو	مذکر	گویا	کھل گیا گیسو چمن مین کس بت گلفام کا	موج بوے گل مین عالم ہو گیا گل دام کا
گیند	مونث	ظفر	جی نزاکت سے کلائی کے دھڑکتا ہی مرا	ہاتھ مین گیند اوٹھا تم نے اوچھالی جو ہوا
			باب لام	
لات	مونث	صبا	رفتار سے کرتے رہو پامال تو کچھ	چلتی سر عشاق پہ ہے لات تمھاری
لاجورد	مذکر	آتش	کرتے مصوّر اوس کو تصویر خضر مین صرف	ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا
لاش	مونث	رند	آتش ہجر سے جل بھن کے موا جو عاشق	لاش اوس کی تہ مدفن بھی بھلستی ہو گی
لاگ	مونث	مومن	مہوشون سے لاگ سی دل کو	گرم رکھے اک آگ سی دل کو
لاف	مذکر	آتش	وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور	وہ زبان ہون جس سے لاف ہوا
لال	مذکر	وزیر	رنگین لب لعل کی صدا ہی	کیا خوب یہ لال بولتا ہی
لالچ	مذکر	ناسخ	حسن بھی کیا چیز ہی ذرا ہر ذرہ انصاف کر	اپنے بندون کو خدا دیتا ہی لالچ حور کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر (مصرع اول)	نظیر — شعر (مصرع ثانی)
لام	مذکر	اسیر	چڑھائی ہو ختن پر یا خطا پر دیکھیے کیا ہو	گئی ون سے بندھا ہی لام اوس زلف پریشان کا
لب	مذکر	مومن	منہ مین کیسا خم صہبا کے بھر آیا پانی	تیرے لب سے جو لب ساغر سرشار لگا
لباس	مذکر	ظفر	نہ ہوئین سوسن و نسرین خجل کیون کہ ہی زیبا	لباس اوس ماہ پیکر کا سیہ ایسا سپید ایسا
لپیٹ	مونث	اختر	گر آئی نہ بو الفت محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپیٹ قبر میہ میری اگر ایسی
لٹھہ	مذکر	نسیم	بولا وہ کہ یہ جو لٹھہ مرا ہی	موسے کا عصا ہی اژدہا ہی
لجام	مونث	رند	گردش ہی آسمان کو میری فلک کے ساتھہ	ہاتھہ آگئی ہی میرے لجام اوس کبود کی
لچک	مونث	ظفر	نوخیز کچین وہ غنچے ہین ہی نرم شکم اک خرمن گل	باریک کمر جون شاخ گل رکھتی ہی لچک پھر ویسی ہی
لحد	مونث	اسیر	غیرت کا ہی مقام زمانے کا انقلاب	تکیہ فقیر کا ہی لحد بادشاہ کی
لخت	مذکر	نسیم	ہٹتے ثابت قدم یاران ندا دوست ہوتے ہین	کہ اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا
لشکر	مذکر	آتش	اے پری شیفتہ ہوتے ترے جن و انسان	عشق بازون سے سلیمان کا لشکر ملتا
لعاب (بمعنی رال)	مذکر	ناسخ	شیرین سخنی ایسی کہان پائی کسی نے	چھوٹا ہی مرے منہ مین لعاب اوس کے دہان کا
لعاب (مکڑی کا)	مذکر	جان	نگوڑی بھنڈیان ایسی ہی یہ ہوتی ہین	کسی جتن سے پکاؤ لعاب ہٹتا ہی
لعل	مذکر	آتش	روا رکھہ کلفت ایام مین بھی قدر نیکون کی	پھٹے کپڑون مین بھی اون کو سمجھ لے لعل گودڑ کا
لعن	مونث	اختر	رو کیے سجدے نہ کر والیے ان ہاتھون سے	بر زبان لعن ہے لات و منات آتو نہی
لقب	مذکر	ناسخ	یہ اوس سے ہی عدو کا عالم کہ جس نے دیکھے ہوا وہ دم	نیام تیغ قضا ہی مسم لقب ہی قاتل کی آستین کا
لکیر	مونث	ظفر	جب لکیرین سی تری چین جبین کی کھچ گئین	سر پہ تلوارین مرے سو بغض و کین کی کھچ گئین
لگاوٹ	مونث	اسیر	سر جدا تن سے کسی و ذکر اے خنجر یار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہین اچھی ہی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
لگن	مذکر	آختر	شیشون مین مہدی ملی جا بجا حباب آسا ہین	آپ کے پاؤن تو نازک ہین لگن ٹہیرکے
لمبر	مذکر	اسیر	بہیجا جو ہم نے لکہ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بہی لکہا کہ ڈاک مین لمبر بدل گیا
لنگر	مذکر	اسیر	دہشت ہمین تلاطم دریای غم سے کیا	دل ہی جہاز صبر ہی لنگر جہاز کا
لو	مونث	اسیر	سوای کاہش جان اور کچھہ نہین حاصل	عبث ہی شمع سے لو تیری اے پتنگ لگی
لوا	مذکر	اختر	نوبت فتح وظفر سے سینہ کوٹ رہ گئے رقیب	اب لوای عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
لوٹ	مونث	صبا	کہتی ہی فوج آرزو دل سے	لوٹ قارون کے مال کی ہوتی
لوح	مذکر	اسیر	زر وہی اہل حق کو بہی دیتا ہی آبرو	لوح طلا سے صفحۂ قرآن چمک گیا
لوح	مونث	ناسخ	بہت اوس سیم تن کی مدح کے مضمون سوجہے ہین	مجھے درکار ہین لوحین پے تحریر چاندی کی
لوزینہ	مونث	اختر	حسن کی لو جب نظر آئی	عشق مین بوسے نیشکر آئی
لہر	مونث	ناسخ	شغل رونے کا ہی چیرے عشق مین اے جسن	رات دن بیٹہا گنا کرتا ہون لہرین آبکی
لہو	مذکر	صبا	محضر ہمارے خون کا ہوگا یہ حشر کو	اچہا ہوا لہو ترے دامن مین بہر گیا
لیل	مونث	اختر	جب محمد سا نبی گذرا تو دنیا ہی خاک	بیٹہیے دن ہے کہ وہ لیل وفات آپونہچی

باب میم

لفظ	جنس	استاد	شعر	
ماتم	مذکر	ناسخ	کیا کہین مرگ احبا مین جو ہم کو غم ہوا	گر موا دشمن کوئی اوس کا بہی اک ماتم ہوا
ماٹ	مذکر	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہی زیر آسمان	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجو	مذکر	جان	مسی خوب ابہرتی ہی کو کا تو ڈہونڈ لا	سوسن کو طاق مین نہین ماجو نظر پڑا
مار سانپ	مذکر	ناسخ	کاکل پیچان جانان کا اگر غم ہی یہی	سوکہ کر مار سیہ مانند مو ہو جایگا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
مار	مونث	ناسخ	نہین تلوار کی حاجت جو شمع دم صبح اوسے زرد ہے	زیادہ ہوتی ہی لو سے اے دل مار سونے کی
ماش	مذکر	جان	پھسا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہی	پری خانم نے پکے جن کو شیشے مین اوتارا ہی
مان	مذکر	ظفر	الطاف و کرم ذرون پہ رہتا ہی تمھارا	تم جانتے ذرہ بھی نہین مان کسی کا
مانگ	مونث	ظفر	مانگ کیا زلفون مین ظاہر ہی بت مغرور کی	صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی
مآل	مذکر	مومن	نلے کار نہ ہون یہ ڈر ہی اے کاش	ناکام مآل کار ہوتا
مال	مذکر	آتش	افسوس ہی انسان نہ ہو علم کا جو یا	وہ مال ہی یہ صرف سے جو کم نہین ہوتا
مال	مذکر	ظفر	کوئی ہستی سے نہ لے جنس جز اعمال نکو	کہ یہی مال سوی ملک عدم چڑھتا ہی
ماہ	مذکر	مومن	دل مین شوق رخ روشن نہ چھپیگا ہرگز	ماہ پردے مین کتان کے کوئی پنہان ہوگا
ماہتاب	مذکر	صبا	یہ وہ فلک ہی کہ جس کے سبب سے عالم مین	نہ ایک حال پہ دو روز ماہتاب چلے
مت	مونث	صبا	اولٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہاے کیسی تری مت اے بت عیار پھری
منت	مونث	نسیم	اے جان لڑکپن کی تری ست نہین جاتی	ہان سچ ہی کہ بگڑی ہوئی عادت نہین جاتی
متاع	مذکر	نسیم	کی گھر ریزی ہمارے آبلون نے ٹوٹ کر	تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا
متاع	مونث	ظفر	بلا غارتگری آتی ہی ظالم تیرے غمزے کو	متاع صبر و طاقت سب کی اک پل مین غارت کی
مثال	مونث	ناسخ	دی جو تیرے ہالے پیارے وی گیسو سے مثال	منہ ہی پیارا صبح کا گیسو ہی پیارا شام کا
مجال	مونث	ظفر	ہر ایک موے بدن پر مرے زبان گویا	مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے
محراب	مونث	صبا	صحت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہون	آگ لگ اوٹھتی ہی محراب دعا جلتی ہی
محرم	مونث	جان	وہ ہاتھ تھا پاے رات کو کی مجھ سے چاندخان	محرم کتان کی تم نے مری تار تار کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
محفل	مونث	ناسخ	جتنا ہی عیش اوقدر اوس کو نہین ثبات	برہم شتاب کیون نہ ہو محفل شراب کی
محک	مذکر	ناسخ	نفاق اوس سے نہان کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر	محک ہی اوس کا سنگ آستانہ نیک او ربد
محل	مذکر	نسیم	سلطان کا جو عہد نے خلل تھا	گھر والون کو خوف کا محل تھا
محل سرا	مونث	نسیم	دل بر نام ایک بیسوا تھی	اوس ماہ کی وہان محل سرا تھی
محمل	مذکر	نسیم	ولولے ہین نفس چند کے تا فرصت عمر	کچھ دنون مین نہ یہ لیلی نہ یہ محمل ہوگا
محن	مذکر	اختر	سختیان جور بتان کی نہ بیان کر اختر	رنج فولاد سے زیادہ ہین محن پتھر کے
مخمل	مذکر	اسیر	غافل مری طرف سے ہی شمشیر یار کی	جب دیکھیی ہی خواب مین مخمل حسام کا
مدّ	مذکر	اسیر	خط ہوا روشن جو لکھا عارض جانان کا صفو	دائرہ مہتاب شک کہکشان مد ہو گیا
مدّ	مونث	ناسخ	قاصد یہ کہیو غور سے عرضی کو دیکھیے	مدّ ہی شبیہ آپ کے زار و نزار کی ہا
مداد	مونث	اختر	مداد فکر یہان تک بھری ہی سینے مین	شبیہ یار کھچین پانچ سات اتنی ہی
مدارات	مونث	رند	نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	آٹھوین ساتوین کی مجھ سے ملاقات رہی
مدت	مونث	رند	قابل دید نہ دیکھین آنکھین	مدت اے نرگس شہلا گذری
مدد	مونث	ناسخ	ناسخ فلک نے خاک مین لے کر ملا دیا	اب چاہیے ہی مجھ کو مدد بوتراب کی
مدعا	مذکر	نسیم	جو مدعیون کا مدعا تھا	موقع وہ ملا تو کیا برا تھا
مراد	مونث	امانت	کھلیگا لالے کا تختہ سبھا مین اے یارو	نہال ہو کہ مراد اب تمھاری آتی ہی
مرض	مذکر	مومن	ظاہر آزار کچھ عرض نہ رہا	لاغری کے سوا مرض نہ رہا
مرغ	مذکر	ناسخ	رگ جان جانتا ہون مین ترے ہر موے مشکین کو	کہ مرغ روح دام کاکل پیچان مین پھنستا ہی

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
مرغ سلیمان	مذکر	آتش	عاشق اوس غیرت بلقیس کا ہون اے آتش	بام تک جب کے کبھی مرغ سلیمان آن گیا
مرقع	مذکر	اسیر	ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی	موسم گل مین مرقع دیکھ کر گلزار کا
مرگ	مونث	رند	مرگ عاشق آپ کو منظور او جانی ہوئی	دوستی کا ہی کو ٹھہری خصمی جانی ہوئی
مرہم	مذکر	ناسخ	سوزش اپنے داغ مین بھی ہی ننگ آفتاب	چاہیے جراح مرہم صبح کے کافور کا
مریخ	مذکر	آتش	لباس سرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا
مزاج	مذکر	صبا	آتے ہی فصل گل کے جنون ہو گیا ہمین	بدلی جو رت مزاج برابر بدل گیا
مزار	مذکر	وزیر	ناز نے دی نہ رخصت آگے او سے	دو قدم جب مرا مزار رہا
مزرع	مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کی برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
مژگان	مونث	ظفر	ہجوم اشک سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی	تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی
مژہ	مونث	ظفر	کیا کہون جب دم مژہ اوس فتنہ گر کی ہل گئی	نوک سی گویا جگر مین نشتر کی ہل گئی
مساس	مذکر	ناسخ	رہ گیا مین مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مستزاد	مذکر	اسیر	سرمگین آنکھ کی تعریف مین مصرع لکھ کر	مستزاد اور لگا دیتے ہین دنبالے کا
مسجد	مونث	ناسخ	تصور رہو بت سیمین بدن کا بھی نمازون مین	ہوا واجب کوئی مسجد کرون تعمیر چاندی کی
مسند	مونث	اسیر	یاد آتے ہین اسیری مین فقیری کے مزے	بوریا خوب تھا مسند ہمین درکار نہ تھی
مشعل	مونث	امانت	فروغ شعلہ رخسار آتش ناک کیا کم تھا	دم رقص صنم مشعل زبردستی ہی روشن کی
مشق	مونث	اسیر	مشق کی یا الغت نے لف بحجو کام کی	ہو گیا قد جھکتے جھکتے صاف صورت لام کی
مُشک	مذکر	ناسخ	صبح تک بچتا نہین ممکن شب فرقت مین آج	میرے زخمون مین بھرا ہی مشک سارا شام کا

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
مشکت	مونث	دبیر	تیرون سے مشک چھد گئی مجھ نے گنا کی	پیاسی ہین بہن لے لو قسم اپنی پیاس کی
مشکل	مونث	رند	مصیبت محبت مین اے دل پڑیگی	ابھی سہل ہے آگے مشکل پڑیگی
مغز	مذکر	صبا	اوس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا
مقدر	مذکر	اسیر	مقدر استراحت کا مکان دیتا تو ہم لیتے	زمین گور سے جانان آسمان دیتا تو ہم لیتے
مقیش	مذکر	مومن	آنچل وہ ہے کہ مقیش کہان جھمرتا تھا	کب دوپٹہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	مونث	رند	ترک کرنی تجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی	گنہ عشق کی میرے یہ مکافات نہ تھی
مکتب	مذکر	دبیر	جز شیر اور کچھ نہین ان کی غذا ابھی	نے گھٹنیون چلے ہین نہ مکتب ہے ابھی
مکر	مذکر	اسیر	اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہے	مکر ان شیرون سے ہوسکتا ہے کب روباہ کا
مگس	مونث	ظفر	خال سیاہ کب لب شیرین پہ ہے ترے	شکر سے ہے جا کے مگس یہ لگی ہوئی
ملال	مذکر	نسیم	نہ گھورئیے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا	رقیب دل مین سمجھ لو اگر ملال ہوا
ملائک	مذکر	اختر	ہو گیا بندہ ملائک بھی ترے انداز کا	کیا بیان کیجے خداوند دو عالم ناز کا
ملبوس	مذکر	مومن	یہ آب و رنگ کہان لعل اور زمرد کو	مگر دیا ہے گل و سبزہ نے انھین ملبوس
مَلک	مذکر	اسیر	ممسک مین نہین جان تلک اپنی نکلوا دون	مہمان ملک الموت کے گھر نہین آتا
مُلک	مذکر	ناسخ	گھر اپنا حادثون سے جو برباد ہو گیا	اندوہ غم سے ملک دل آباد ہو گیا
مَن	مذکر	نسیم	منہ کھول کے سانپ اک نکالا	اوس کالے نے من زمین پہ ڈالا
منبر	مذکر	آتش	بادشاہ حسن نے اے یار بنایا ہے تجھے	خطبہ پڑھتا ہون ترا مین جو ہے منبر ملتا
منتر	مذکر	اسیر	کیا ہاتھ مین اوس افعی گیسو کو لگاؤن	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا

شعر	نظیر	استاد	تذکیر	لفظ
چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا	تیز دندان طمع رہتے ہیں چشم یار پر	اسیر	مذکر	منجن
یہ مندیل اک دن اوچھل جائیگی	نہ جایا کرو بزم رندان میں اے شیخ	رند	مونث	مندیل
منزل مقصود ملے قصد سفر ملتی نہیں	چاہیے بہر تلاش یار از خود رفتگی	صبا	مونث	منزل
کسی راہ سے طے نہ منزل ہوئی	بہتر طریقے سے کیے اختیار	صبا	مونث	منزل
زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے	رکھنا قدم اے دل رہ وحشت میں سمجھ کر	امانت	مونث	منزل
کہ بلبل کی قفس میں ہوگئی منقار سونے کی	زر گل کے تصور میں بڑی ہے اس قدر نالان	ناسخ	مونث	منقار
اے جنون لے دن پھر جنگل میں منگل ہوگیا	آیا اپنے پاس وہ ماہ وہ ہفتہ شہر سے	صبا	مذکر	منگل
آگ بھڑکی مینہ اگر دم بھر کھلا	سوز دل کا کیا کرے باران اشک	غالب	مذکر	مینہ
لو منہ اوس پردہ نشین کا کیا	مرگ نے ہجران میں چھپایا ہے منہ	مومن	مذکر	مُنہ
اے شب ہجر تیرا کالا منہ	چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ	مومن	مذکر	مُنہ
غرغرہ مے سے کیا منہ جو ہمارا آیا	نہ گئی قلقل مینا کی مرض میں تقلید	اسیر	مذکر	مُنہ
کرے بخیہ رفو زخم جگر کو منہ ہے سوزن کا	وہ زخمی ہوں کہ غم سے گریبان چاک کرلیتے	اسیر	مذکر	مُنہ
اے پری در نجف میں مو نظر آیا مجھے	تیرے دندان میں دکھائی دی مسی کی لکیر	آتش	مذکر	مو
تو نشتر سا بدن پر میرے ہر مو بن کے نکلیگا	رہیگی گر خلش دل میں یونہی نشتر مژگان کی	ظفر	مذکر	مو
غش میں کوئی سنگھاوے موباف کسی کا	مشک و گلاب سے کیا آئے گا ہوش ہم کو	اسیر	مذکر	باف
اب آئی موت بخت نارسا کی	غم مقصد رسی تا نزع او ہم	مومن	مونث	موت
کسی کے ہاتھ کب آتا ہے موتی میرے نہ کا	لگائیں افسر میں نے اسلاف کی کہاں ہیں	اسیر	مذکر	موتی

[illegible]	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
موج	مونث	ناسخ	وہ اشک بار ہون کہ مری چشم تر کو ہاے	تا رنگ کے بدلے ملی موج آب کی
مور	مذکر	صبا	دیدۂ غور مین اعلی ہوے ادنی ادنی	ایک اک مور بھی ہے تبے مین سلیمان نکلا
مورچال	مونث	ناسخ	کیا کم ہین کچھ مژہ کی صفین میرے قتل کو	قائم جو فوج خطا نے صنم مورچال کی
مورچھل	مذکر	ناسخ	جو کہ ادنی ہین خوشامد سے وہ اعلی ہوتے ہین	مورچھل افسر پہ ہوتا ہی دم طاؤس کا
موسم	مذکر	آتش	زوال حسن ہی عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین	بہار باغ ہوتی ہی خزان موسم ہی پت جھڑ کا
مول	مذکر	آتش	دل بیچتے ہین عاشق بے تاب لیجیے	قیمت وہی جو مول ہو مال فرید کا
موم	مذکر	آتش	سخن سخت مین سنتا ہون لب شیرین سے	عہد مین اپنے نہین موم عسل مین ہوتا
مہتاب	مونث	امانت	دکھلائیگی اوج اپنا جو اوس رخ کی تجلی	چھوٹیگی رخ بدر پہ مہتاب غضب کی
مہر	مذکر	اسیر	ساقی سے یہ پوچھتا ہی قاضی	کیا مہر ہی دختر عنب کا
مہر	مذکر	اسیر	حسن کا جلوہ وہ پٹے مین چھپاتے ہو عبث	مہر روشن چار پردون مین نہان رہتا نہین
مہر	مونث	صبا	عذاب حشر کہان پرسش گناہ کہان	ذرہ جو مہر تری اے فلک جناب ہوئی
مہر	مونث	اسیر	بہت دشوار ہی بوسہ ملے اوس سوے روشن کا	لگے کیا ہاتھ یہ دولت کہ اوس پر مہر ہی تل کی
مہک	مونث	ظفر	شمشیر مہ تاک غضب بالون کی مہک لیسی ہی	جوڑے کی گندا وٹ قہر خدا بالون کی مہک کھڑی ہی
مہ نخشب	مذکر	اسیر	وکھیا چمک خال کی ہی واہ لب چاہ ذقن	چاہ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا
می	مونث	ظفر	جگہ اچھی ہی کیفیت کی ہم کو می پلا اچھی	کہ ہی ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی
میان	مذکر	ناسخ	ہی تصور مجھ کو ہر دم ابروے خم دار کا	دل نہین گویا بغل مین میان ہی تلوار کا
میدان	مذکر	ناسخ	ہجر مین چٹکی جو غنچے ہوئی آوار تفنگ	صحن گلزار ہی میدان صف آرائی کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
میدان	مذکر	اسیر	کربلا مین نہ ہوے ہم دم ہیکار اسیر	ورنہ کیا لشکر کفار سے میدان ہوتا
میزان	مونث	اسیر	موزون کمال تیری طبیعت ہی اے قمر	تل بیٹھنے کو چاہیے میزان حساب کی
میل	مذکر	ناسخ	دل ہمارا اس قدر سوزش طلب وا نہ ہی	شمع سے بھاگے جو اوس مین میل ہو کافور کا
میل	مذکر	ظفر	ملایا خون نے مرے اشکون مین عشق نے میرے	الٰہی آگ کا پانی سے کیون کہ میل دیا
میم	مذکر	ناسخ	معانی قل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ	براے قافیہ رکھا ہی مین نے میم احمد کا
مینا	مذکر	اسیر	پرتو پڑا ہی جب سے اوس چشم نرگسی کا	لبریز می ہی مینا سونے کی آرسی کا
مینا	مذکر	وزیر	قہر تھا محفل سے جانا ساقی گلفام کا	شیشے کیا اوڑ اوڑ گیا مینا بھی رنگ جام کا
			باب نون	
ناخن	مذکر	اسیر	زخم بدن نے شکر ہی اتنا تو خون دیا	رنگین حنا سے ناخن شمشیر ہو گیا
نار	مونث	صبا	آفتاب حشر بھی داغ جگر سے سرد ہی	آتش دل سے ذرہ نار سقر ملتی نہین
ناز	مذکر	مومن	یہ غمزۂ فتنہ گر نہ ہونگے	یہ ناز نہ ہونگے پر نہ ہونگے
ناسور	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا	سینے مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا
ناف	مونث	اسیر	دامن کا بوجھ اوٹھ نہ سکا نازکی سے یار	بل آگیا کمر مین تری ناف ٹل گئی
ناقوس	مذکر	آتش	دریا مین غسل کے لیے اوترا جو وہ صنم	ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
ناک	مونث	آتش	بینی یار سے دعوی ہی گل زنبق کو	بے حیائی سے مگر ناک نہین کٹتی ہی
ناگ	مذکر	ناسخ	مشابہ اے پری یہ وہی جو تیری زلف پیچان سے	نہین ہی تاو جان بھی جس کو کالا ناگ ڈستا ہی
نال	مذکر	سحر	جی چھوٹتا ہی کوہ الم سخت گران ہی	رستم سے بھی یہ نال اوٹھایا نہین جاتا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
نام	مذکر	نسیم	تشفی کے لیے احباب کہہ دیتے ہین خاطر سے	نہ لیگا نام بھولے سے بھی یار خوبرو میرا
نان	مونث	آتش	نعمت فقر ہی موجود ہے جسے غنیت ہو	آب شیرین مین ہے نان نمکین تھوڑی سی
ناوک	مذکر	نسیم	سرمے کا جو دنبالہ تری آنکھ مین دیکھا	اک ناوک پران کے پس آہو نظر آیا
نبات	مونث	اختر	دھکے دلواتی ہے شیرینی ہنسی اے نوشاہ	کھائیے کھلائیے مصری و نبات آپ نہ بھی
نباہ	مونث	مومن	مین بھی کچھ خوش نہین وفا کر کے	تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی
نبض	مونث	آتش	گرم جوشی سے تپ عشق کی کیون کر بچتا	نبض اول ہی سے ڈوبتی ترے بیمار کی تھی
نثر	مونث	اسیر	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفی دیکھی
نجم (ستارہ)	مذکر	نسیم	ٹھیکے یہ پوہیج کے تحت ٹھہرا	مرکز یہ وہ نجم تحت ٹھہرا
نخچیر	مذکر	غالب	تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دون	کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا
نخل	مذکر	مومن	ہر اک جوان کا پیری مین قد جھکا جو	یہ نخل پست ہوا جس قدر بلند ہوا
ندا	مونث	ناسخ	جو کعبے سے باہر مین آنے لگی	ندا مجھ کو اوس دم یہ ہاتف نے دی
نذر	مونث	غالب	غالب گر اس سفر مین مجھے ساتھ لے چلین	حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی
نرخ (نسبت)	مذکر	ناسخ	نقد آمرزش فقط کیا دو مجھے کچھ اور بھی	تم ہو جو مشتری یہان نرخ عصیان بڑھ گیا
نرد	مونث	اسیر	چاہے جو زندگی تو نہو یار سے جدا	چوپڑ مین جگ جو پھوٹ گیا نرد مر گئی
نردبان	مونث	آتش	دکھلاتی سیر آنکھون کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان بھی
نرگس	مونث	اسیر	صنعت رکھتے ہین ازل سے تری آنکھون کے مریض	خاک سے لے کے عصا نرگس شہلا نکلی
نزاع	مونث	اسیر	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیون نزاعین تم مین ہین اے گبر و مسلمان پڑ گئین

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
نسر طائر	مذکر	ناسخ	اور طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہان	نسر طائر خط مرا اوس ماہ کو لیکر گیا
نسیم	مونث	اسیر	وہ باد پا ہی ترا گرم رو کہ چار قدم	نسیم ساتھ چلے کیا مجال رکھتی ہی
نشان (علم)	مذکر	اسیر	حواس خمسہ عاشق کی نالے سنتے ہی جمعیت	پریشان فوج ہو جس دم نشان گرے جا لشکر کا
نشان	مذکر	مومن	خبر نہین کہ اوسے کیا ہوا پر اوس در کے	نشان پا نظر آتا ہی نامہ بر کا سا
نشتر	مذکر	غالب	گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کھاؤن فریب	آستین مین دشنہ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا
نشست	مونث	رند	راستہ چھوڑ کے اوس کوچے سے بھاگینگے غیر	جب نشست آٹھ پہر ہونے لگی یارون کی
نشو و نما	مذکر	ناسخ	خط کو روی یار پر نشو و نما ہوتا نہین	سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین
نشو و نما	مونث	صبا	چشم پر آب سے ہی نشو و نما ساون کی	نفس سرد نے باندھی ہی ہوا ساون کی
نشہ	مذکر	اسیر	خیال نرگس مہ گون جو وقت خواب رہا	تمام رات سے مجھے نشۂ شراب رہا
نصیب	مذکر	نسیم	رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور	بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
نظر	مونث	اسیر	اونھین تو کب نظر التفات اتنی ہی	ہمین تو اون سے محبت ہی بات اتنی ہی
نظر (بد)	مونث	رند	افراط حسن مین نظر آتی ہی کچھ کمی	تجھ کو نظر کسی کی مرے دل ربا لگی
نظر	مونث	صبا	آنکھ سے آنکھ آج کل کیون اے قمر ملتی نہین	دل کبھی ملتا نہین جب تک نظر ملتی نہین
نعش	مونث	اسیر	تا قیامت کوئی ایذا نہ ہوا اے کنج مزار	بطن مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا
نعل	مذکر	اسیر	فلک نے سر پہ سینے پر رکھ کے ماہ نو بنایا ہی	گرا تھا جو زمین پر ٹوٹ کر نعل اوس کے توسن کا
نقاب	مذکر	غالب	منہ نہ کھلنے پر ہی وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	زلف سے بڑھ کر نقاب اوس شوخ کے منہ پر کھلا
نقاب	مونث	امانت	چھپے سے اپنے وہ رخ جو اوس نے نقاب کی	رنگت سفید شب کو ہوئی ماہتاب کی

لغات	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
نقد	مونث	سالک	لٹا لباس تلک آبرو بھی ہان کھوئی	گرہ مین کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی
نقش	مذکر	آباد	عوض عاشق کے خون کا بعد مردن عشق لیتا ہی	بنی خسرو پہ جب نقش حیات کوہکن بگڑا
نقش سجدہ	مذکر	سالک	تو جس طرف سے گذرے جھکتے ہین سر ہزارون	بنا ہی نقش سجدہ تیرے نشان پا کا
نقش قدم	مذکر	ناسخ	پر رعب مین کوچہ قاتل کی ہی ایسی	ٹھہرے نہ جہان نقش قدم رہگذری کا
نقصان	مذکر	ناسخ	نہین ہی معتقد میرا اگر حاسد تو کیا غم ہی	ہوا نے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا
نقل	مذکر	نسیم	ایک صورت پر رہی صورت نہ مانند خیال	جب ہوئی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
نقیب	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجھا مین	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نگ	مذکر	ناسخ	ہی گلشن جو بی وہ پریرو سلیمان	خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیق شجری کا
نگار	مذکر	نسیم	نقشے سے وہی نگار پایا	قسمت کا لکھا سا آگے آیا
نگر	مذکر	رند	ہی جو منظور ادھر ہو اب ادھر کی بنیاد	اوجڑی جاتی ہی یہ بستی وہ نگر بستا ہی
نگہ	مونث	اسیر	کیا ہی قتل مگر مڑ کے دیکھتے ہین مجھے	ابھی تلک نگہ التفات اتنی ہی
نگین	مذکر	آتش	کس لعل آتشین کا ہی دل اپنا شیفتہ	جس پر ہمارا نام کھدا وہ نگین جلا
نم	مذکر	مومن	چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تب ہجر نے کہ رات	روتے تھے زار زار اور آنکھون مین نم نہ تھا
نماز	مونث	اسیر	طاعت مین ہی یاد خط شب گون	پڑھتا ہون نماز مین گہن کی
نمک	مذکر	رند	کین عاشقون سے اپنے ترش رو بیان سب	شیرین لبون کے چہرون سے آخر نمک گیا
نمک	مذکر	غالب	زخم پر چھڑکین کہان طفلان بے پروا نمک	کیا مزہ ہوتا اگر پتھر مین بھی ہوتا نمک
نمکدان	مذکر	مومن	نالے سبب کیون کے لب زخم پہ افغان ہوگا	شور محشر سے بھرا اوس کا نمکدان ہوگا

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
نمود	مونث	ناسخ	گوہر گوش صنم کی آب کا ہی یہ اثر	سبزۂ خط نے جو گالون پر نمود آغاز کی
ننگ	مذکر	مومن	منہ کو آیا سو ناصحون سے نے کہا	پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا
نوبت	مونث	اختر	نقارچی بھی ہجر مین میرے رقیب ہین	نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک بجی نہین
نوبت	مونث	آتش	خوش تماشی وہ نہین جامۂ عریانی کی	اس مین کب نوبت پیوند و رفو آتی ہی
نور	مذکر	ناسخ	شب تاریک ہی پر نور گلیون مین ستا ہے	ہوا ثابت یہی کاشانۂ جانان کا رستا ہے
نورتن	مذکر	امانت	پکھراج دار زرد ہو فیروزۂ فلک	دیکھے جو نورتن کبھی بازوے یار کا
نوروز	مذکر	اسیر	ستائیگی بہت اب کے برس ہم کو شب فرقت	سنا ہی خرم کے پشت فیل پر نوروز آیا ہے
نوک	مونث	امانت	جب اوسکے کان چھیدے بالے پن مین شانہ اون نے	تو دم ناکون مین لائی عاشقون کے نوک سوزن کی
نوک	مونث	اسیر	تیز صفحے پر کھچی اوس سے مژگان کی شبیہ	نوک رہجائے الٰہی خامۂ بہزاد کی
نون	مذکر	وزیر	چشم و ابرو کو بنایا ایک جا استاد نے	صاد کے قابل ہی یہ تحریر اوس سے نون ہوا
نہال	مذکر	ناسخ	ہی فیض خاکنشینون سے سربلندون کو	کہ سبزہ پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہے
نہایت	مونث	سالک	جور و ستم کی اون کے جو غایت نہین رہی	یہان بھی مری وفا کو نہایت نہین رہی
نہر	مونث	اسیر	جاری یہ نہر فیض ہوئی کس امیر کی	ہی موتیون کی آب مین کشتی فقیر کی
نہین	مونث	مومن	کہو مرگ سے ہان نوازش کسے	کہ اوس سے زیادہ نہین ہو چکی
نَے	مونث	وزیر	شعلۂ آواز سے جھڑتی جو ہین چنگاریان	نی بنائی تو نے کیا منقار سے موسیقار کی
نیّر	مذکر	سالک	دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہی روشنی	روشن رہے یہ نیر بخت جوان ترا
نیر اعظم	مذکر	اسیر	چندے بدن مین رہ کے مرا دم نکل گیا	آ گرہن مین نیر اعظم نکل گیا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
نیرنگ	مذکر	صبا	ڈھیر دیکھے گل رخون کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے
نیش	مذکر	ناسخ	ترک لذت کر دلا پونہچے نہ تا تجھ کو گزند	نوش تو پیچھے ہی پہلے نیش ہی زنبور کا
نی شکر	مذکر	آتش	چاشنی دونون کی چکھی ہی جو حق پوچھیے	اون لب شیرین سے شیرین نی شکر کوئی نہ تھا
نیل	مذکر	آتش	کہا بلبل نے جب توڑا گل سوسن کو گلچین نے	الٰہی خیر کیجو نیل خسار چمن بگڑا
نیل	مذکر	مومن	کیا رو فون خیرہ چشمی بخت سیاہ کو	وہان شغل سرمہ ہی ابھی یہان نیل دُمّل بھی
نیلام	مذکر	اسیر	رخت تن میر اقضا کے ہاتھ بیچا عشق نے	جیسے ہو نیلام باقی دار کی املاک کا
نیلوفر	مذکر	ظفر	خال مشکین آتش رخسار پر پیدا ہوا	چشمہ خورشید مین بھی نیلوفر پیدا ہوا
نیند	مونث	مومن	کیا بخت عدو فسانہ خوان تھے	کیون نیند شب محن نہ آئی ہے
			باب واو	
وار	مذکر	ظفر	زخمی کو اپنے آپ سسکتا نہ چھوڑیے	اک اوس پہ وار کیجیے اور اپنے ہاتھ کا
وبا	مونث	رند	ہزارون مر گئے اوس پہ سسکتے ہین لاکھون	عجیب روگ ہی یارب یہ کیا وبا آئی
وبال	مذکر	ظفر	آگیا زلف کے سودے مین جو کاکل کا خیال	تیرہ بختون کے ترے جی کو وبال اور لگا
وجہ	مونث	صبا	وجہ حرمت کلال کی ہوتی	دختر رز حلال کی ہوتی
ورد	مذکر	اسیر	مغفرت مین شک کیا ہی ہر دم ہی ہونٹون پہ	ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا
ورق	مذکر	وزیر	یوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے	وہ ہی ورق غلام کا یہ آفتاب کا
ورم	مذکر	ناسخ	رہنے دے اے آسمان یون ہین مجھے نزار و زار	فربہی جب تجھ سے چاہونگا ورم ہو جائیگا
وضو	مذکر	وزیر	نہلائے خون سے ہم ہاتھ جان سے دھولیے	یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
وضع	مونث	ظفر	ہے ترے ابروے خمیدہ پہ	وضع شمشیر کی کہی جاتی
وضع	مونث	رند	کر گئی دیکھیے کس کس کو سیدھا	یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی
وطن	مذکر	نسیم	اشک دیدہ ہیں ہیں کیا خانہ ویرانی کی طرح	گر پڑے جس جا وہیں اپنا وطن ہو جائیگا
وفا	مونث	مومن	جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا	کہ تو نے کس توقع پر وفا کی
وقت	مذکر	نسیم	فصل گل آئی زمانہ ہے جنون کے جوش کا	ہمت اے ساقی یہی ہے وقت نوشانوش کا
وہم	مذکر	مومن	تھے بے گناہ جرأت پابوس تھی ضرور	کیا کرتے وہم خجلت جلاد آگیا
			باب ہای ہوز	
ہاتھ	مذکر	مومن	حال دل یار کو لکھون کیون کر	ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا
ہاتھ	مذکر	اسیر	سن کے نام آئے اکھاڑے میں تمہارے ہم بھی	چھوڑ دے ہاتھ ادھر بھی تو کوئی بالک کا
ہار	مذکر	رند	تم جلاتے جاتے کس لیے پھر آئے خیر ہے	چنپا کلی کہ موتیون کا ہار رہ گیا
ہان	مونث	ظفر	وعدہ وصل سے انکار کرے ہے وہ ظفر	منہ سے اوس بت کے خدا جانے کب ہان ہوگی
ہتیار	مذکر	اختر	محفل میں حال پوچھ کے بلوایا کیجیے	دھوکے مین اپنے یار کے ہتیار ہو گیا
ہٹ	مونث	نسیم	ہٹ اوس نے جو کی تو ہاتھ مارا	شیشہ ہوا چور چور سارا
ہجر	مذکر	رند	کر چکے جلد میرا کام تمام	دیر کیون ہجر یار کرتا ہے
ہجوم	مذکر	وزیر	جس طرف نکلا ہجوم عاشقاں ہو جائیگا	ساتھ اوس یوسف لقا کے کاروان ہو جائیگا
ہدف	مذکر	ظفر	ناوک اندازی مژگان کو تری دیکھ کے آج	دل کی چھاتی پہ ہے ظالم ہدف تیر بنا
ہرن	مذکر	آتش	کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت میں دیوانہ	تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
ہٹرک	مونث	ظفر	باولا دولت دنیا کی ہی خواہش مین حریص	سگ دیوانہ سے یہ کوئی ہٹرک جاتی ہی
ہست و بود	مونث	رند	دیکھی نہ سیر آ کے عدم سے وجود کی	دن ہو کے پھر آ گئے یون ہست و بود کی
ہلال	مذکر	ناسخ	یہ رنگ سینہ خراشی مین اب ہی ناخن کا	کہ جیسے سرخ شفق مین ہلال رہتا ہی
ہل چل	مونث	امانت	ہل چل مرے اشکون سے زمانے مین پڑی ہی	جھالے ہین بھادون کے یہ ساون کی جھڑی ہی
ہما	مذکر	وزیر	ہو کے مایوس سگ یار پھریگا جو ترے	استخوان میرے ہما کھا کے پشیمان ہو گا
ہنر	مذکر	آتش	دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی عزیز	عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا
ہنگام	مذکر	صبا	چمن کو دیکھ کر رہ رہ کے دل مین جوش آتا ہی	خدا چاہے تو پھر ہنگام نوشانوش آتا ہی
ہوا	مونث	غالب	بھوکے نہین ہین سیر گلستان کے ہم ولے	کیون کر نہ کھائیے کہ ہوا ہی بہار کی
ہوا	مونث	آتش	عاشق کے سر کے ساتھ ہی سودا کو جائیے	مومن نہ تھا وہ جس کو ہوائے جنان نہ تھی
ہوادار	مذکر	صبا	بائے منعمو سامان سوا ہی یہ نہ بھولو	اوڑ جائیگا اک روز ہوادار تمھارا
ہو حق	مونث	آتش	مدت العمر ہی اک چشم زدن کا وقفہ	کر لین ہو حق یہ خرابات نشین تھوڑی سی
ہوس	مونث	رند	حور کے واسطے کرتا ہون تمنائے بہشت	آدمی ہون ہوس رو سے نکو آتی ہی
ہوش	مذکر	وزیر	رخ سے سرکی زلف ہوش ماہ انور اوڑ گیا	کھل گئے ہنسنے مین دندان رنگ اختر اوڑ گیا
ہونٹ	مذکر	ظفر	گذرتے ہین تجھے اظہار مدعا کے گمان	مرا جو ہونٹ بھی ہلے بدگمان ہلتا ہی
ہونس	مونث	ظفر	یہ کس کی ہونس وصل کو اک بار کھا گئی	بیماری فراق سے مجھے یار کھا گئی
ہیجان	مذکر	ناسخ	تیرے گیسو مین نے دیکھے جوش سودا ہو گیا	رو دے آتش ناک سے ہیجان صفرا ہو گیا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
			باب یای تحتانی	
یا حرف ندا	مونث	سالک	اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر
یاد	مونث	ناسخ	صحرا مین دیکھتا ہون جو شوخی غزال کی	آتی ہی یاد اک صنم خرد سال کی
یاسمین	مونث	آتش	اون عذارون کی جو باتی ہے صباحت آتش	یاسمین باغ مین پھولی نہ سمائی ہوتی
یاقوت	مذکر	ظفر	ظفر اوس کے لب رنگین سے ہم تو کام رکھتے ہین	کہان کا لعل رمانی ہی یاقوت یمن کس کا
ید بیضا	مذکر	مومن	ازبسکہ ثبت نامہ ہی سوز تپ درون	قاصد کا ہاتھ ہی ید بیضا کلیم کا
یرقان	مذکر	آتش	خاک پا تو نہ اوس عیسی نفس کی چھڑکی	باغبان نرگس بیمار کا یرقان نہ گیا
یقین	مذکر	ناسخ	محو ایسا چاہیے عاشق خیال دوست مین	غیر اگر بولے یقین ہو یار کی آواز کا
یم بمعنی دریا	مذکر	آباد	یاد بحر حسن مین رونے کی جس دم آئی لہر	موج زن ہر ایک تار آستین سے یم ہوا
یمن بمعنی برکت	مذکر	رشک	اوڑ گیا طائر بہار چمن	دیکھیے یمن آشیان میرا

الحمد للہ الذی یرفع آیۃ عن التانیث والتذکیر والصلوۃ والسلام علی رسولہ البشیر والنذیر کہ اندنون یہ رسالہ نئے بدائع تذکیر و تانیث کا دستور العمل حسب فرمایش جناب مصنف صاحب کے بحکم النقل کالاصل مطبع مصطفائی لکھنؤ واقع محمود نگر ماہ محرم ١٢٩٠ہجری مین اس احقر امیدوار رحمت خدای واجد محمد عبد الواحد کے اہتمام سے چھپ کر تمام ہوا پسندیدہ خواطر خاص و عام ہو فقط تحریر شمس الدین

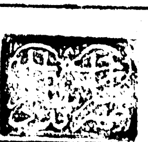

اشتہار

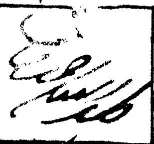

چونکہ مصنف نے اس کتاب کی رجسٹری اپنے نام کرائی ہی اپنے مہر و دستخط اسکے نیچے اس غرض سے کیے ہین کہ جو کتاب بدون اسکے ہو وہ چوری کی سمجھین پس بموجب قانون بستم ١٨٤٧ء کوئی شخص بغیر اجازت اسکے چھاپنے اور بیچنے کا مجاز نہین